ਗਉੜੀ ਸੁਖਮਨੀ ਮਃ ੫ ॥

5گوڑی سُکھمنی محلہ

5:گاوڑی کھمنی م

ਸਲੋਕੁ

سلوک

شلوک

ੴ ਸਤਿਗੁਰ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ॥

اِک اونکار ستگُرپرساد

واہے گرو ایک ہے، جسے سچے گرو کی مہربانی سے پایا جا سکتا ہے۔

ਆਦਿ ਗੁਰਏ ਨਮਹ ॥

آدگُرے نمہ

میں پہلے گرو کو سلام کرتا ہوں۔

ਜੁਗਾਦਿ ਗੁਰਏ ਨਮਹ ॥

جُگاد گُرے نمہ

میں پہلے زمانے کے گرو کو سلام کرتا ہوں۔

ਸਤਿਗੁਰਏ ਨਮਹ ॥

ستگُرے نمہ

میں سچے گرو کو سلام کرتا ہوں۔

ਗੁਰਦੇਵਏ ਨਮਹ ॥੧॥

1سری گُردیوے نمہ۔

میں شری گرودیو جی کو سلام کرتا ہوں۔

ਸਟਪਦੀ ॥

اسٹپدی

اشٹپدی

ਸਿਮਰਉ ਸਿਮਰਿ ਸਿਮਰਿ ਸੁਖੁ ਪਾਵਉ ॥

سِمرو سِمر سِمر سُکھ پاوو

روح پرور کے نام کا ذکر کرو اور ذکر کرکے خوشی حاصل کرو۔

ਕਲਿ ਕਲੇਸ ਤਨ ਮਾਹਿ ਮਿਟਾਵਉ ॥

کل کلیَس تن ماہِ مِٹاوو

اس جسم میں جو دکھ اور غم ہیں ، انھیں مٹا لو۔

ਸਿਮਰਉ ਜਾਸੁ ਬਿਸੁੰਭਰ ਏਕੈ ॥

سِمرو جاس بسُنبھر ایکے

صرف ایک جہان کے پرورش کرنے والے رب کی تسبیح بیان کرو۔

ਨਾਮੁ ਜਪਤ ਅਗਨਤ ਅਨੇਕੈ ॥

نام جپت اگنت انیکے

بے شمار لوگ رب کے مختلف ناموں کا ذکر کرتے ہیں۔

ਬੇਦ ਪੁਰਾਨ ਸਿੰਮ੍ਰਿਤਿ ਸੁਧਾਖੵਰ ॥

بےد پُران سِمرت سُدھاکھر

مقدس حروف والے وید، پران اور یادداشتیں

ਕੀਨੇ ਰਾਮ ਨਾਮ ਇਕ ਆਖੵਰ ॥

کینے رام نام اِک آکھر

رب کے نام کے ایک حرف کی تخلیق ہے۔

ਕਿਨਕਾ ਏਕ ਜਿਸੁ ਜੀਅ ਬਸਾਵੈ ॥ਤਾ ਕੀ ਮਹਿਮਾ ਗਨੀ ਨ ਆਵੈ ॥

کِنکا ایک جِس جِیئہ بساوَے۔ تا کی مہما گنی نہ آوَے

جس کے دل میں رام کا نام تھوڑا سا بھی رہتا ہے، اس کی شان بیان نہیں کی جا سکتی۔

ਕਾਂਖੀ ਏਕੈ ਦਰਸ ਤੁਹਾਰੋ ॥ਨਾਨਕ ਉਨ ਸੰਗਿ ਮੋਹਿ ਉਧਾਰੋ ॥੧॥

1۔ کانکھی ایکے دَرس تُہارو ۔ نانک اُن سنگ موہِ اُدھارو

اے رب ! جو لوگ تیرے دیدار کے متمنی ہیں، ان کی صحبت میں رکھ کر مجھ نانک کو بھی کامیاب کر دے۔

ਸੁਖਮਨੀ ਸੁਖ ਅੰਮ੍ਰਿਤ ਪ੍ਰਭ ਨਾਮੁ ॥

سُکھمنی سُکھ امِرت پربھ نام

دلوں کو اطمینان بخشنے والے رب کے خوشی کے چہرہ کا نام امرت نام ہے۔

ਭਗਤ ਜਨਾ ਕੈ ਮਨਿ ਬਿਸ੍ਰਾਮ ॥ ਰਹਾਉ ॥

بھگت جنا کے من بِسرام ۔ رہاؤ

جس کا عقیدت مندوں کے دل میں ٹھکانہ ہوتا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਗਰਭਿ ਨ ਬਸੈ ॥

پربھ کے سِمرن گربھ نہ بسے

رب کو یاد کرنے سے روح بوجھل نہیں ہوتی۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਦੂਖੁ ਜਮੁ ਨਸੈ ॥

پربھ کے سِمرن دُوکھ جم نسے

رب کو یاد کرنے سے دکھ اور موت کا ڈر دور ہو جاتا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਕਾਲੁ ਪਰਹਰੈ ॥

پربھ کے سِمرن کال پرہرے

رب کا ذکر کرنے سے قحط بھی دور ہو جاتا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਦੁਸਮਨੁ ਟਰੈ ॥

پربھ کے سِمرن دُسمن ٹرے

رب کا ذکر کرنے سے دشمن ٹل جاتا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਸਿਮਰਤ ਕਛੁ ਬਿਘਨੁ ਨ ਲਾਗੈ ॥

پربھ سِمرت کچھ بِگھن نہ لاگے

رب کو یاد کرنے سے کوئی خلل نہیں پڑتا۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਅਨਦਿਨੁ ਜਾਗੈ ॥

پربھ کے سِمرن اندِن جاگے

رب کا ذکر کرنے سے آدمی رات دن بیدار رہتا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਭਉ ਨ ਬਿਆਪੈ ॥

پربھ کے سِمرن بھوَ نہ بِیاپے

رب کا ذکر کرنے سے خوف متاثر نہیں کرتا۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਦੁਖੁ ਨ ਸੰਤਾਪੈ ॥

پربھ کے سِمرن دُکھ نہ سنتاپے

رب کو یاد کرنے سے دکھ، تکلیف متاثر نہیں کرتی۔

ਪ੍ਰਭ ਕਾ ਸਿਮਰਨੁ ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ॥

پربھ سِمرن سادھ کے سنگ

واہے گرو کو یاد کرنے سے سنتوں کی صحبت حاصل ہوتی ہے۔

ਸਰਬ ਨਿਧਾਨ ਨਾਨਕ ਹਰਿ ਰੰਗਿ ॥੨॥

2۔ پربھ سرب نِدھان نانک ہر رنگ

اے نانک ! تمام خزانے واہے گرو کی مہربانی سے ہیں۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਰਿਧਿ ਸਿਧਿ ਨਉ ਨਿਧਿ ॥

پربھ کے سِمرن رِدھ سِدھ نوَ ندھ

رب کے ذکر میں خوشحالی، کامیابی اور نو خزانے ہیں۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਗਿਆਨੁ ਧਿਆਨੁ ਤਤੁ ਬੁਧਿ ॥

پربھ کے سِمرن گیان دھیان تت بُدھ

رب کا ذکر کرنے سے ہی آدمی علم، مراقبہ، الٰہی بصیرت اور عقل کا جوہر حاصل کرتا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਜਪ ਤਪ ਪੂਜਾ ॥

پربھ کے سِمرن جپ تپ پُوجا

رب کی یاد ہی ذکر، توبہ اور عبادت ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਬਿਨਸੈ ਦੂਜਾ ॥

پربھ کے سِمرن بنسے دُوجا

رب کا ذکر کرنے سے بد عملی دور ہو جاتی ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਤੀਰਥ ਇਸਨਾਨੀ ॥

پربھ کے سِمرن تیرتھ اِسنانی

رب کا ذکر کرنے سے غسل زیارت کا پھل حاصل ہو جاتا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਦਰਗਹ ਮਾਨੀ ॥

پربھ کے سِمرن درگہہ مانی

رب کا ذکر کرنے سے مخلوق اس کے دربار میں عزت و احترام حاصل کر لیتی ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਹੋਇ ਸੁ ਭਲਾ ॥

پربھ کے سِمرن ہوئے سو بھلا

رب کا ذکر کرنے سے مخلوق کو اس کی مرضی اچھی لگتی ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਸੁਫਲ ਫਲਾ ॥

پربھ کے سِمرن سُپھل پھلا

رب کا ذکر کرنے سے انسان کی پیدائش کا مقصد پورا ہوجاتا ہے

ਸੇ ਸਿਮਰਹਿ ਜਿਨ ਆਪਿ ਸਿਮਰਾਏ ॥

سے سِمرِہ جن آپ سِمرائے

اسے صرف وہی انسان یاد کرتے ہیں جنہیں وہ خود ذکر کی توفیق دیتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਤਾ ਕੈ ਲਾਗਉ ਪਾਏ ॥੩॥

3نانک تا کے لاگو پائے۔

اے نانک ! میں ان ذکر کرنے والے عظیم آدمیوں کے قدم چھوتا ہوں۔

ਪ੍ਰਭ ਕਾ ਸਿਮਰਨੁ ਸਭ ਤੇ ਊਚਾ ॥

پربھ کا سِمرن سبھ تے اُوچا

رب کا ذکر سب سے اونچی چیز ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਉਧਰੇ ਮੂਚਾ ॥

پربھ کے سِمرن اُدھرے مُوچا

رب کا ذکر کرنے سے بہت سے انسان نجات پاتے ہیں۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਤ੍ਰਿਸਨਾ ਬੁਝੈ ॥

پربھ کے سِمرن ترِسنا بُجھے

رب کا ذکر کرنے سے حرص و ہوس مٹ جاتی ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਸਭੁ ਕਿਛੁ ਸੁਝੈ ॥

پربھ کے سِمرن سبھ کُچھ سُجھے

رب کا ذکر کرنے سے ہر چیز کی سمجھ پیدا ہو جاتی ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਨਾਹੀ ਜਮ ਤ੍ਰਾਸਾ ॥

پربھ کے سِمرن ناہی جم تراسا

رب کا ذکر کرنے سے یم (موت) کا خوف دور ہو جاتا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਪੂਰਨ ਆਸਾ ॥

پربھ کے سِمرن پُورن آسا

رب کا ذکر کرنے سے عزم و ارادے پورے ہوتے ہیں۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਮਨ ਕੀ ਮਲੁ ਜਾਇ ॥

پربھ کے سِمرن من کی مل جائے

رب کا ذکر کرنے سے دل کا زنگ دور ہو جاتا ہے۔

ਅੰਮ੍ਰਿਤ ਨਾਮੁ ਰਿਦ ਮਾਹਿ ਸਮਾਇ ॥

امِرت نام رِد ماہِ سمائے

اور بھگوان کا امرت نام دل میں سما جاتا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਜੀ ਬਸਹਿ ਸਾਧ ਕੀ ਰਸਨਾ ॥

پربھ جی بسے سادھ کی رسنا

قابل عبادت رب اپنے سنتوں کی زبان پر رہتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਜਨ ਕਾ ਦਾਸਨਿ ਦਸਨਾ ॥੪॥

4۔ نانک جن کا داسن دسنا

4 اے نانک ! میں مریدوں کے خادموں کا خادم ہوں۔

ਪ੍ਰਭ ਕਉ ਸਿਮਰਹਿ ਸੇ ਧਨਵੰਤੇ ॥

پربھ کو سِمرہِ سے دھنونتے

جو رب کا ذکر کرتے ہیں، ایسے لوگ ہی اصل غنی ہوتے ہیں۔

ਪ੍ਰਭ ਕਉ ਸਿਮਰਹਿ ਸੇ ਪਤਿਵੰਤੇ ॥

پربھ کو سِمرہِ سے پتونتے

جو رب کا ذکر کرتے ہیں، وہی لوگ اصل عزت والے ہیں۔

ਪ੍ਰਭ ਕਉ ਸਿਮਰਹਿ ਸੇ ਜਨ ਪਰਵਾਨ ॥

ربھ کو سِمرہِ سے جن پروان

جو لوگ رب کو یاد کرتے ہیں، وہ رب کے دربار میں مقبول ہوتے ہیں۔

ਪ੍ਰਭ ਕਉ ਸਿਮਰਹਿ ਸੇ ਪੁਰਖ ਪ੍ਰਧਾਨ ॥

پربھ کو سِمرہِ سے پُرکھ پردھان

جو لوگ رب کا ذکر کرتے ہیں، وہ جہان میں مشہور ہو جاتے ہیں۔

ਪ੍ਰਭ ਕਉ ਸਿਮਰਹਿ ਸਿ ਬੇਮੁਹਤਾਜੇ ॥

پربھ کو سِمرہِ سے بے محتاجے

۔ جو لوگ رب کا ذکر کرتے ہیں، وہ کسی کے محتاج نہیں رہتے

ਪ੍ਰਭ ਕਉ ਸਿਮਰਹਿ ਸਿ ਸਰਬ ਕੇ ਰਾਜੇ ॥

پربھ کو سِمرہِ سے سرب کے راجے

جو انسان رب کا ذکر کرتے ہیں، وہ ہر چیز کے مالک ہیں۔

ਪ੍ਰਭ ਕਉ ਸਿਮਰਹਿ ਸੇ ਸੁਖਵਾਸੀ ॥

پربھ کو سِمرہِ سے سُکھواسی

جو انسان رب کا ذکر کرتے ہیں، وہ خوشحالی میں رہتے ہیں۔

ਪ੍ਰਭ ਕਉ ਸਿਮਰਹਿ ਸਦਾ ਅਬਿਨਾਸੀ ॥

پربھ کو سِمرہِ سدا ابناسی

جو انسان رب کا ذکر کرتے ہیں، وہ امر ہوجاتے ہیں۔

ਸਿਮਰਨ ਤੇ ਲਾਗੇ ਜਿਨ ਆਪਿ ਦਇਆਲਾ ॥

سِمرن تے لاگے جِن آپ دئیالا

جن پر واہے گرو مہربان ہوتا ہے، صرف وہی لوگ رب کا ذکر کرتے ہیں۔

ਨਾਨਕ ਜਨ ਕੀ ਮੰਗੈ ਰਵਾਲਾ ॥੫॥

5نانک جن کی منگے رَوالا۔

اے نانک ! میں رب کے بندوں کے قدموں کی دھول مانگتا ہوں۔

ਪ੍ਰਭ ਕਉ ਸਿਮਰਹਿ ਸੇ ਪਰਉਪਕਾਰੀ ॥

پربھ کو سِمرہِ سے پراُپکاری

جو لوگ رب کا ذکر کرتے ہیں، ایسے لوگ فائدہ پہنچانے والے بن جاتے ہیں۔

ਪ੍ਰਭ ਕਉ ਸਿਮਰਹਿ ਤਿਨ ਸਦ ਬਲਿਹਾਰੀ ॥

پربھ کو سمرہِ تِن سدبلہاری

جو لوگ رب کا ذکر کرتے ہیں، میں ان پر ہمیشہ ہی قربان جاتا ہوں۔

ਪ੍ਰਭ ਕਉ ਸਿਮਰਹਿ ਸੇ ਮੁਖ ਸੁਹਾਵੇ ॥

پربھ کو سِمرہِ سے مُکھ سُہاوے

جو لوگ رب کا ذکر کرتے ہیں، ان کے چہرے نورانی ہوجاتے ہیں۔۔

ਪ੍ਰਭ ਕਉ ਸਿਮਰਹਿ ਤਿਨ ਸੁਖਿ ਬਿਹਾਵੈ ॥

پربھ کو سِمرہِ تِن سُوکھ بِہاوے

جو لوگ رب کا ذکر کرتے ہیں، وہ اپنی زندگی خوشحالی کے ساتھ گزارتے ہیں۔

ਪ੍ਰਭ ਕਉ ਸਿਮਰਹਿ ਤਿਨ ਆਤਮੁ ਜੀਤਾ ॥

پربھ کو سِمرہِ تِن آتم جیتا

جو لوگ رب کا ذکر کرتے ہیں، وہ اپنے نفس پر قابو پا لیتے ہیں۔

ਪ੍ਰਭ ਕਉ ਸਿਮਰਹਿ ਤਿਨ ਨਿਰਮਲ ਰੀਤਾ ॥

پربھ کو سِمرہِ تِن نِرمل ریتا

جو لوگ رب کا ذکر کرتے ہیں، ان کی زندگی اطمینان سے گزرتی ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕਉ ਸਿਮਰਹਿ ਤਿਨ ਅਨਦ ਘਨੇਰੇ ॥

پربھ کو سِمرہِ تِن اند گھنیرے

جو لوگ رب کا ذکر کرتے ہیں، انہیں بہت زیادہ خوشیاں اور نعمتیں حاصل ہوتی ہیں۔

ਪ੍ਰਭ ਕਉ ਸਿਮਰਹਿ ਬਸਹਿ ਹਰਿ ਨੇਰੇ ॥

پبھ کو سِمرہِ بسہہ ہرنیرے

جو لوگ رب کا ذکر کرتے ہیں، وہ واہے گرو کے قریب رہتے ہیں

ਸੰਤ ਕ੍ਰਿਪਾ ਤੇ ਅਨਦਿਨੁ ਜਾਗਿ ॥

سنت کِرپا تے اندِن جاگ

سنتوں کی مہربانی سے وہ دن رات بیدار رہتے ہیں۔

ਨਾਨਕ ਸਿਮਰਨੁ ਪੂਰੈ ਭਾਗਿ ॥੬॥

6 نانکؒ سِمرن پُرےَ بھاگ۔

اے نانک ! رب کے ذکر کی توفیق تقدیر سے ہی حاصل ہوتی ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਕਾਰਜ ਪੂਰੇ ॥

پربھ کےَ سِمرن کارج پُورے

رب کا ذکر کرنے سے تمام کام پورے ہو جاتے ہیں۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਕਬਹੁ ਨ ਝੂਰੈ ॥

پربھ کے سِمرن کبہو نہ جھُورے

رب کا ذکر کرنے سے انسان کبھی پریشانیوں میں نہیں گھرتا۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਹਰਿ ਗੁਨ ਬਾਨੀ ॥

پربھ کے سِمرن ہر گُن بانی

رب کے ذکر کے ذریعے انسان بھگوان کی حمد وثنا بیان کرتا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਸਹਜਿ ਸਮਾਨੀ ॥

پربھ کے سِمرن سہج سمانی

رب کے ذکر کے ذریعے انسان آسانی سے واہے گرو کی یادوں میں غرق ہو جاتا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਨਿਹਚਲ ਆਸਨੁ ॥

پربھ کے سِمرن نہچل آسن

رب کے ذکر کے ذریعے وہ ایک مستحکم مقام حاصل کرلیتا ہے.

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਕਮਲ ਬਿਗਾਸਨੁ ॥

پربھ کے سِمرن کمل بِگاسن

رب کے ذکر کے ذریعے انسان کا دل کمل کی طرح کھل جاتا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਅਨਹਦ ਝੁਨਕਾਰ ॥

پربھ کے سِمرن انہد جھُنکار

رب کے ذکر کے ذریعے الہامی گیت گونجتا ہے۔

ਸੁਖੁ ਪ੍ਰਭ ਸਿਮਰਨ ਕਾ ਅੰਤੁ ਨ ਪਾਰ ॥

سُکھ پربھ سِمرن کا انت نہ پار

رب کے ذکر کے ذریعے ملنے والی خوشی کی کوئی حد یا انتہا نہیں۔

ਸਿਮਰਹਿ ਸੇ ਜਨ ਜਿਨ ਕਉ ਪ੍ਰਭ ਮਇਆ ॥

سِمرہِ سے جن جِن کو پربھ مئیا

جن انسانوں پر رب کی مہربانی ہوتی ہے وہ اس کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔

ਨਾਨਕ ਤਿਨ ਜਨ ਸਰਨੀ ਪਇਆ ॥੭॥

7۔ نانکؑ تِن جن سرنی پیئیا

اے نانک ! (کوئی قسمت والا ہی) ان رب کا ذکر کرنے والوں کی پناہ لیتا ہے۔

ਹਰਿ ਸਿਮਰਨੁ ਕਰਿ ਭਗਤ ਪ੍ਰਗਟਾਏ ॥

ہر سِمرن کر بھگت پرگٹائے

بھگوان کا ذکر کر کے بندے دنیا میں لوگوں کے درمیان مقبول ہو جاتے ہیں۔

ਹਰਿ ਸਿਮਰਨਿ ਲਗਿ ਬੇਦ ਉਪਾਏ ॥

ہر سِمرن لگ بید اُوپائے

بھگوان کے ذکر میں ہی شامل ہو کر وید (وغیرہ مذہبی صحیفے) بنے ہیں۔

ਹਰਿ ਸਿਮਰਨਿ ਭਏ ਸਿਧ ਜਤੀ ਦਾਤੇ ॥

ہر سِمرن بھئے سِدھ جتی داتے

بھگوان کے ذکر کے ذریعے ہی انسان سادھو، راہب اور سخی بن جاتے ہیں۔

ਹਰਿ ਸਿਮਰਨਿ ਨੀਚ ਚਹੁ ਕੁੰਟ ਜਾਤੇ ॥

ہر سِمرن نِیچ چَوہ کُنٹ جاتے

بھگوان کے ذکر کے ذریعے گنہ گار لوگ چاروں سمتوں میں مشہور ہو گئے۔

ਹਰਿ ਸਿਮਰਨਿ ਧਾਰੀ ਸਭ ਧਰਨਾ ॥

ہر سِمرن دھاری سبھ دھرنا

بھگوان کا ذکر ہی ساری زمین کو تھامے ہوئے ہے۔

ਸਿਮਰਿ ਸਿਮਰਿ ਹਰਿ ਕਾਰਨ ਕਰਨਾ ॥

سمر سِمر ہر کارن کرنا

اے متلاشی ! دنیا کے رب واہے گرو کو ہمیشہ یاد کرتے رہو۔

ਹਰਿ ਸਿਮਰਨਿ ਕੀਓ ਸਗਲ ਅਕਾਰਾ ॥

ہر سِمرن کِیو سگل آکارا

رب نے اپنے ذکر کے ذریعے دنیا کی تخلیق کی ہے۔

ਹਰਿ ਸਿਮਰਨ ਮਹਿ ਆਪਿ ਨਿਰੰਕਾਰਾ ॥

ہر سِمرن مہہ آپ نِرنکارا

جہاں رب کا ذکر ہوتا ہے، اس جگہ پر خود واہے گرو موجود ہوتا ہے۔

ਕਰਿ ਕਿਰਪਾ ਜਿਸੁ ਆਪਿ ਬੁਝਾਇਆ ॥

کر کِرپا جِس آپ بُجھائیا

اے نانک ! بھگوان جسے مہربانی کرکے ذکر کی سمجھ عطا کرتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਗੁਰਮੁਖਿ ਹਰਿ ਸਿਮਰਨੁ ਤਿਨਿ ਪਾਇਆ ॥੮॥੧॥

نانک گُرمُکھ ہر سِمرن تِن پائیا۔8۔1

گرو کے واسطے سے اسے آدمی کو بھگوان کے ذکر کی توفیق مل جاتی ہے

ਸਲੋਕੁ ॥

سلوک

شلوک۔

ਦੀਨ ਦਰਦ ਦੁਖ ਭੰਜਨਾ ਘਟਿ ਘਟਿ ਨਾਥ ਅਨਾਥ ॥

دین درد دُکھ بھنجنا گھٹ گھٹ ناتھ اناتھ

اے مصیبت زدوں کے دکھ درد ختم کرنے والے رب ! اے ہر ایک جسم میں سمانے والے واہے گرو ! اے یتیموں کا مددگار۔

ਸਰਣਿ ਤੁਮ੍ਾਰੀ ਆਇਓ ਨਾਨਕ ਕੇ ਪ੍ਰਭ ਸਾਥ ॥੧॥

سرن تُمھاری آئیو نانک کے پربھ ساتھ ۔1

میں تیری پناہ میں آیا ہوں، آپ میرے رب (نانک کے) ساتھ ہو۔

ਅਸਟਪਦੀ ॥

اسٹپدی

اشٹپدی

ਜਹ ਮਾਤ ਪਿਤਾ ਸੁਤ ਮੀਤ ਨ ਭਾਈ ॥

جہہ مات پِتا سُت میت نہ بھائی

جہاں ماں، باپ، بیٹا، دوست اور بھائی کوئی (مددگار) نہیں۔

ਮਨ ਊਹਾ ਨਾਮੁ ਤੇਰੈ ਸੰਗਿ ਸਹਾਈ ॥

من اُوہا نام تیرے سنگ سہائی

وہاں اے میرے دل ! واہے گرو کا نام تیرا مددگار ہوگا۔

ਜਹ ਮਹਾ ਭਇਆਨ ਦੂਤ ਜਮ ਦਲੈ ॥

جہہ مہا بھئیان دُوت جم دَلے

جہاں بڑا بھیانک موت کا فرشتہ تجھے کچلے گا،

ਤਹ ਕੇਵਲ ਨਾਮੁ ਸੰਗਿ ਤੇਰੈ ਚਲੈ ॥

تہہ کیول نام سنگ تیرے چلے

وہاں صرف رب کا نام ہی تیرے ساتھ جائے گا۔

ਜਹ ਮੁਸਕਲ ਹੋਵੈ ਅਤਿ ਭਾਰੀ ॥

جہہ مُسکل ہووے ات بھاری

جہاں بہت بھاری مشکل ہوگی،

ਹਰਿ ਕੋ ਨਾਮੁ ਖਿਨ ਮਾਹਿ ਉਧਾਰੀ ॥

ہر کو نام کِھن ماہِ اُدھاری

وہاں واہے گرو کا نام ایک لمحے میں ہی تیری حفاظت کرے گا۔

ਅਨਿਕ ਪੁਨਹਚਰਨ ਕਰਤ ਨਹੀ ਤਰੈ ॥

اِنک پُنہچرن کرت نہیں ترے

بہت سے مذہبی اعمال کرنے سے بھی انسان گناہوں سے بچ نہیں پاتا۔

ਹਰਿ ਕੋ ਨਾਮੁ ਕੋਟਿ ਪਾਪ ਪਰਹਰੈ ॥

ہر کو نام کوٹ پاپ پرہرے

لیکن واہے گرو کا نام کروڑوں گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

ਗੁਰਮੁਖਿ ਨਾਮੁ ਜਪਹੁ ਮਨ ਮੇਰੇ ॥

گُرمُکھ نام جپوہ من میرے

اے میرے دل ! گرو کی صحبت میں رہ کر رب کے نام کا ذکر کر۔

ਨਾਨਕ ਪਾਵਹੁ ਸੂਖ ਘਨੇਰੇ ॥੧॥

نانک پاوہ سُوکھ گھنیرے۔1

اے نانک ! اسے تجھے بہت خوشی حاصل ہوگی۔

ਸਗਲ ਸ੍ਰਿਸਟਿ ਕੋ ਰਾਜਾ ਦੁਖੀਆ ॥

سگل سرِسٹ کو راجا دُکھیا

ساری دنیا کا بادشاہ (بن کر بھی آدمی) دکھی ہوتا ہے۔

ਹਰਿ ਕਾ ਨਾਮੁ ਜਪਤ ਹੋਇ ਸੁਖੀਆ ॥

ہر کا نام جپت ہوئے سُکھیا

لیکن واہے گرو کے نام کا ذکر کرنے سے انسان خوش ہوجاتا ہے۔

ਲਾਖ ਕਰੋਰੀ ਬੰਧੁ ਨ ਪਰੈ ॥

لاکھ کروری بندھ نہ پرے

(چاہے آدمی لاکھوں ، کروڑوں بندشوں میں پھنسا ہو، (لیکن

ਹਰਿ ਕਾ ਨਾਮੁ ਜਪਤ ਨਿਸਤਰੈ ॥

ہر کا نام جپت نِسترے

رب کے نام کا ذکر کرنے سے وہ نجات پالیتا ہے۔

ਅਨਿਕ ਮਾਇਆ ਰੰਗ ਤਿਖ ਨ ਬੁਝਾਵੈ ॥

انِک مائیا رنگ تِکھ نہ بجُھاوے

(مال و دولت کی بہتات بھی انسان کی حرص کو مٹا نہیں سکتی۔ (لیکن

ਹਰਿ ਕਾ ਨਾਮੁ ਜਪਤ ਆਘਾਵੈ ॥

ہا کا نام جپت آگھاوے

واہے گرو کے نام کا ذکر کرنے سے وہ مطمئن ہو جاتا ہے۔

ਜਿਹ ਮਾਰਗਿ ਇਹੁ ਜਾਤ ਇਕੇਲਾ ॥

جہہ مارگ ایہہ جات اِکیلا

جس (موت کے) راستے پر مخلوق اکیلی جاتی ہے،

ਤਹ ਹਰਿ ਨਾਮੁ ਸੰਗਿ ਹੋਤ ਸੁਹੇਲਾ ॥

تہہ ہر نام سنگ ہوت سُہیلا

وہاں واہے گرو کا نام مددگار ہوتا ہے۔

ਐਸਾ ਨਾਮੁ ਮਨ ਸਦਾ ਧਿਆਈਐ ॥

ایسا نام من سدا دھیائیے

اے میرے دل ! ایسے نام کا ہمیشہ ذکر کرو،

ਨਾਨਕ ਗੁਰਮੁਖਿ ਪਰਮ ਗਤਿ ਪਾਈਐ ॥੨॥

2نانک گرُمُکھ پرم گت پائیے۔

اے نانک ! گرو کی پناہ میں نام کا ذکر کرنے سے، نجات حاصل ہوجاتی ہے۔

ਛੂਟਤ ਨਹੀ ਕੋਟਿ ਲਖ ਬਾਹੀ ॥

چھُوٹت ناہی کوٹ لکھ باہی

جہاں لاکھوں کروڑوں ہتھیاروں کے ہوتے ہوئے بھی انسان فلاح نہیں پا سکتا،

ਨਾਮੁ ਜਪਤ ਤਹ ਪਾਰਿ ਪਰਾਹੀ ॥

نام جپت تہہ پار پراہی

وہاں ذکر کرنے سے آدمی کی نجات ہوجاتی ہے۔

ਅਨਿਕ ਬਿਘਨ ਜਹ ਆਇ ਸੰਘਾਰੈ ॥

اَنِک بِگھن جہہ آئے سنگھارے

جہاں مختلف رکاوٹیں (مصیبتیں) آکر انسان کوتباہ کرتی ہیں،

ਹਰਿ ਕਾ ਨਾਮੁ ਤਤਕਾਲ ਉਧਾਰੈ ॥

ہر کانام تتکال اُدھارے

وہاں پروردگار کا نام فوراً اس کی حفاظت کرتا ہے۔

ਅਨਿਕ ਜੋਨਿ ਜਨਮੈ ਮਰਿ ਜਾਮ ॥

اَنِک جون جنمےَ مر جام

جو شخص کئی رحموں میں جنم لیتا ہے اور مرتا رہتا ہے،

ਨਾਮੁ ਜਪਤ ਪਾਵੈ ਬਿਸ੍ਰਾਮ ॥

نام جپت پاوے بسرام

وہ رب کے نام کا ذکر کر کے آرام حاصل کرتا ہے۔

ਹਉ ਮੈਲਾ ਮਲੁ ਕਬਹੁ ਨ ਧੋਵੈ ॥

ہَوں میَلا مل کبہُو نہ دھووے

گناہوں سے آلودہ مخلوق اس گندگی کو کبھی دھو نہیں سکتی،

ਹਰਿ ਕਾ ਨਾਮੁ ਕੋਟਿ ਪਾਪ ਖੋਵੈ ॥

ہر کا نام کوٹ پاپ کھووے

لیکن) واہے گرو کا نام کروڑوں گناہوں کو دھو دیتا ہے۔)

ਐਸਾ ਨਾਮੁ ਜਪਹੁ ਮਨ ਰੰਗਿ ॥

ایسا نام جپہُ من رنگ

اے میرے دل ! واہے گرو کے اسے نام کو شوق سے یاد کرو۔

ਨਾਨਕ ਪਾਈਐ ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ॥੩॥

3 نانک پائیَے سادھ کے سنگ۔

اے نانک ! واہے گرو کا نام اولیاء کی صحبت میں ہی حاصل ہوتا ہے۔

ਜਿਹ ਮਾਰਗ ਕੇ ਗਨੇ ਜਾਹਿ ਨ ਕੋਸਾ ॥

جِہہ مارگ کے گنے جاہِ نہ کوسا

جس (زندگی کے) راستے کی لعنت وغیرہ کو شمار نہیں کیا جا سکتا،

ਹਰਿ ਕਾ ਨਾਮੁ ਊਹਾ ਸੰਗਿ ਤੋਸਾ ॥

ہر کا نام اُوہا سنگ توسا

واہے گرو کا نام وہاں تیرے ساتھ قیمتی سرمایہ ہو گا۔

ਜਿਹ ਪੈਡੈ ਮਹਾ ਅੰਧ ਗੁਬਾਰਾ ॥

جِہہ پینڈے مہا اندھ گُبارا

جس راستے میں گھٹا ٹوپ اندھیرا ہے،

ਹਰਿ ਕਾ ਨਾਮੁ ਸੰਗਿ ਉਜੀਆਰਾ ॥

ہر کا نام سنگ اُجیارہ

یہاں واہے گرو کا نام تیرے ساتھ چراغ ہو گا۔

ਜਹਾ ਪੰਥਿ ਤੇਰਾ ਕੋ ਨ ਸਿਞਾਨੂ ॥

جہا پنتھ تیرا کو نہ سیجانُو

جس راستے پر تیرا کوئی جانکار نہیں،

ਹਰਿ ਕਾ ਨਾਮੁ ਤਹ ਨਾਲਿ ਪਛਾਨੂ ॥

ہر کا نام تہہ نال پچھانُوں

وہاں واہے گرو کا نام تجھے پہچاننے والا ہو گا۔

ਜਹ ਮਹਾ ਭਇਆਨ ਤਪਤਿ ਬਹੁ ਘਾਮ ॥

جہہ مہا بھئیان تپت بُہہ گھام

جہاں سخت خطرناک گرمی اور سخت دھوپ ہے،

ਤਹ ਹਰਿ ਕੇ ਨਾਮ ਕੀ ਤੁਮ ਊਪਰਿ ਛਾਮ ॥

تہہ ہر کے نام کی تُم اُوپر چھام

وہاں واہے گرو کے نام کا تجھ پر سایہ ہو گا۔

ਜਹਾ ਤ੍ਰਿਖਾ ਮਨ ਤੁਝੁ ਆਕਰਖੈ ॥

جہا تِرکھا من تُجھ آکرکھے

اے انسان ! جہاں (دولت کی) حرص تجھے کھینچتی ہے،

ਤਹ ਨਾਨਕ ਹਰਿ ਹਰਿ ਅੰਮ੍ਰਿਤੁ ਬਰਖੈ ॥੪॥

4 تہہ نانک ہرہر امِرت برکھےَ۔

وہاں اے نانک ! ہری پریشور کے نام کے امرت کی بارش ہوتی ہے۔

ਭਗਤ ਜਨਾ ਕੀ ਬਰਤਨਿ ਨਾਮੁ ॥

بھگت جنا کی برتن نام

واہے گرو کا نام عقیدت مندوں کے لیے قابل عمل مواد ہے۔

ਸੰਤ ਜਨਾ ਕੈ ਮਨਿ ਬਿਸ੍ਰਾਮੁ ॥

سنت جنا کےَ من بِسرام

واہے گرو کا نام سنتوں کے دلوں کو خوشی و اطمینان بخشتا ہے۔

ਹਰਿ ਕਾ ਨਾਮੁ ਦਾਸ ਕੀ ਓਟ ॥

ہر کا نام داس لی اَوٹ

واہے گرو کا نام اس کے بندے کا سہارا ہے۔

ਹਰਿ ਕੈ ਨਾਮਿ ਉਧਰੇ ਜਨ ਕੋਟਿ ॥

ہر کےَ نام اُدھرے اُدھرے جن کوٹ

واہے گرو کے نام کے ذریعے کروڑوں مخلوقات کا بھلا ہوگیا ہے۔

ਹਰਿ ਜਸੁ ਕਰਤ ਸੰਤ ਦਿਨੁ ਰਾਤਿ ॥

ہرجس کرت سنت دِن رات

سنت لوگ دن رات ہری کی تعریف کرتے رہتے ہیں۔

ਹਰਿ ਹਰਿ ਅਉਖਧੁ ਸਾਧ ਕਮਾਤਿ ॥

ہرہر اوکھد سادھ کمات

سنت لوگ ہری پریشور کا نام اپنی دوا کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

ਹਰਿ ਜਨ ਕੈ ਹਰਿ ਨਾਮੁ ਨਿਧਾਨੁ ॥

ہر جن کے ہر نام نِدھان

واہے گرو کا نام واہے گرو کے بندے کا خزانہ ہے۔

ਪਾਰਬ੍ਰਹਮਿ ਜਨ ਕੀਨੋ ਦਾਨ ॥

پاربرہم جن کِینو دان

واہے گرو نے اسے یہ عطیہ دیا ہے۔

ਮਨ ਤਨ ਰੰਗਿ ਰਤੇ ਰੰਗ ਏਕੈ ॥

من تن رنگ رتے رنگ ایکے

جو دل اور جسم ایک واہے گرو کی محبت میں رنگے ہوئے ہیں۔

ਨਾਨਕ ਜਨ ਕੈ ਬਿਰਤਿ ਬਿਬੇਕੈ ॥੫॥

5نانک جن کے بِرت بیکے۔

اے نانک ! ان بندوں کی فطرت علم والی ہوئی ہے۔

ਹਰਿ ਕਾ ਨਾਮੁ ਜਨ ਕਉ ਮੁਕਤਿ ਜੁਗਤਿ ॥

ہر کا نام جن کو مُکت جُگت

بھگوان کا نام ہی عقیدت مند کے لیے نجات کا سبب ہے۔

ਹਰਿ ਕੈ ਨਾਮਿ ਜਨ ਕਉ ਤ੍ਰਿਪਤਿ ਭੁਗਤਿ ॥

ہر کے نام جن کو ترِپت بھُگت

بھگوان کے بندے کی غذا اس کا نام ہوتی جس سے وہ مطمئن ہو جاتا ہے۔

ਹਰਿ ਕਾ ਨਾਮੁ ਜਨ ਕਾ ਰੂਪ ਰੰਗੁ ॥

ہر کا نام جن کا رُوپ رنگ

بھگوان کا نام اس کے بندے کی خوبصورتی اور خوشی ہے۔

ਹਰਿ ਨਾਮੁ ਜਪਤ ਕਬ ਪਰੈ ਨ ਭੰਗੁ ॥

ہر نام جپت کب پرَے نہ بھنگ

بھگوان کے نام کا ذکر کرنے سے انسان پر کبھی مصیبت نہیں پڑتی۔

ਹਰਿ ਕਾ ਨਾਮੁ ਜਨ ਕੀ ਵਡਿਆਈ ॥

پربھ ہر کا نام جن کی وڈیائی

بھگوان کا نام اس کے بندے کے لیے عزت و وقار ہے۔

ਹਰਿ ਕੈ ਨਾਮਿ ਜਨ ਸੋਭਾ ਪਾਈ ॥

ہر کے نام جن سوبھا پائی

بھگوان کے نام کے ذریعے اس کے بندے کو دنیا میں عزت حاصل ہوتی ہے۔

ਹਰਿ ਕਾ ਨਾਮੁ ਜਨ ਕਉ ਭੋਗ ਜੋਗ ॥

ہر کا نام جن کو بَھوگ جوگ

بھگوان کا نام ہی عقیدت مند کے لیے سہارا (وسیلہ) اور اہل و عیال کی روٹی روزی ہے۔

ਹਰਿ ਨਾਮੁ ਜਪਤ ਕਛੁ ਨਾਹਿ ਬਿਓਗੁ ॥

پربھ ہر نام جپت کچھ ناہِ بیوگ

بھگوان کے نام کا ذکر کرنے سے اسے کوئی دکھ اور پریشانی نہیں ہوتی۔

ਜਨੁ ਰਾਤਾ ਹਰਿ ਨਾਮ ਕੀ ਸੇਵਾ ॥

جن راتا ہر نام کی سیوا

بھگوان کا بندہ اس کے نام کی خدمت میں ہی مشغول رہتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਪੂਜੈ ਹਰਿ ਹਰਿ ਦੇਵਾ ॥੬॥

6 نانک پُوجے ہر ہر دیوا۔

اے نانک! (بندہ ہمیشہ) رب واہے گرو پریشور کی ہی عبادت کرتا ہے۔

ਹਰਿ ਹਰਿ ਜਨ ਕੈ ਮਾਲੁ ਖਜੀਨਾ ॥

ہر ہر جن کے مال کھجینا

ہری پریشور کا نام بندے کے لیے دولت کا خزانہ ہے۔

ਹਰਿ ਧਨੁ ਜਨ ਕਉ ਆਪਿ ਪ੍ਰਭਿ ਦੀਨਾ ॥

ہر دھن جن کو آپ پربھ دِینہ

ہری نام کی دولت رب نے خود اپنے بندے کو دی ہے۔

ਹਰਿ ਹਰਿ ਜਨ ਕੈ ਓਟ ਸਤਾਣੀ ॥

ہر ہر جن کے اوٹ سِتانی

ہری پریشور کا نام اس کے بندے کا مضبوط وسیلہ ہے۔

ਰਿ ਪ੍ਰਤਾਪਿ ਜਨ ਅਵਰ ਨ ਜਾਣੀ ॥

ہر پرتاپ جن اوَر نہ جانی

ہری کی طاقت کے علاوہ بندہ کسی دوسرے کو نہیں جانتا۔

ਓਤਿ ਪੋਤਿ ਜਨ ਹਰਿ ਰਸਿ ਰਾਤੇ ॥

اوت پوت جن ہر رس راتے

تانے بانے کی طرح رب کا بندہ ہری کے ذکر میں مشغول رہتا ہے۔

ਸੁੰਨ ਸਮਾਧਿ ਨਾਮ ਰਸ ਮਾਤੇ ॥

سُن سمادھ نام رس ماتے

تنہا سمادھی میں مدفون وہ نام کی مٹھاس میں مست رہتا ہے۔

ਆਠ ਪਹਰ ਜਨੁ ਹਰਿ ਹਰਿ ਜਪੈ ॥

آٹھ پہر جن ہر ہر جپے

بھکت دن کے آٹھوں پہر ہری پریشور کے نام کا ہی ذکر کرتا رہتا ہے۔

ਹਰਿ ਕਾ ਭਗਤੁ ਪ੍ਰਗਟ ਨਹੀ ਛਪੈ ॥

ہر کا بھگت پرگٹ نہیں چھپے

ہری کا بھکت دنیا میں مقبول ہو جاتا ہے، چھپا نہیں رہتا۔

ਹਰਿ ਕੀ ਭਗਤਿ ਮੁਕਤਿ ਬਹੁ ਕਰੇ ॥

ہر کی بھگت مُکت بہہ کرے

بھگوان کی عبادت بہت سو کو نجات عطا کرتی ہے۔

ਨਾਨਕ ਜਨ ਸੰਗਿ ਕੇਤੇ ਤਰੇ ॥੭॥

7۔ نانک جن سنگ کیتے ترے

اے نانک ! بھکتوں کی صحبت میں کتنے ہی کائنات کے سمندر سے پار ہو جاتے ہیں؟

ਪਾਰਜਾਤੁ ਇਹੁ ਹਰਿ ਕੋ ਨਾਮ ॥

پارجات اِہ ہر کو نام

ہری کا نام ہی نجات کا درخت ہے۔

ਕਾਮਧੇਨ ਹਰਿ ਹਰਿ ਗੁਣ ਗਾਮ ॥

کامدھین ہر ہر گُن گام

ہری پریشور کے نام کی تعریف کرنا ہی مصیبتوں کا مداوا ہے۔

ਸਭ ਤੇ ਊਤਮ ਹਰਿ ਕੀ ਕਥਾ ॥

سبھ تے اُوتم ہر کی کتھا

ہری کا ذکر سب سے بہتر ہے۔

ਨਾਮੁ ਸੁਨਤ ਦਰਦ ਦੁਖ ਲਥਾ ॥

نام سُنت درد دُکھ لتھا

بھگوان کا نام سننے سے دکھ درد دور ہو جاتے ہیں۔

ਨਾਮ ਕੀ ਮਹਿਮਾ ਸੰਤ ਰਿਦ ਵਸੈ ॥

نام کی مہما سنت رِد وسےَ

نام کی عظمت سنتوں کے دل میں ہوتی ہے۔

ਸੰਤ ਪ੍ਰਤਾਪਿ ਦੁਰਤੁ ਸਭੁ ਨਸੈ ॥

سنت پرتاپ دُرت سب نسےَ

سنتوں کی قوت حاصل ہونے سے تمام گناہ مٹ جاتے ہیں۔

ਸੰਤ ਕਾ ਸੰਗੁ ਵਡਭਾਗੀ ਪਾਈਐ ॥

سنت کا سنگھ وڈبھاگی پائیے

سنتوں کی صحبت قسمت سے ہی حاصل ہوتی ہے۔

ਸੰਤ ਕੀ ਸੇਵਾ ਨਾਮੁ ਧਿਆਈਐ ॥

سنت کی سیوا نام دھیائیے

سنتوں کی خدمت سے نام یاد کیا جاتا ہے

ਨਾਮ ਤੁਲਿ ਕਛੁ ਅਵਰੁ ਨ ਹੋਇ ॥

نام تُل کچھ اُور نہ ہوئے

واہے گرو کے نام کے برابر کوئی دوسرا نہیں۔

ਨਾਨਕ ਗੁਰਮੁਖਿ ਨਾਮੁ ਪਾਵੈ ਜਨੁ ਕੋਇ ॥੮॥੨॥

2۔8 نانک گُرمُکھ نام پاوےَ جن کوئے۔

اے نانک ! کوئی نایاب صحبت یافتہ ہی نام کو حاصل کرتا ہے۔

ਸਲੋਕੁ ॥

سلوک

شلوک

ਬਹੁ ਸਾਸਤ੍ਰ ਬਹੁ ਸਿਮ੍ਰਿਤੀ ਪੇਖੇ ਸਰਬ ਢਢੋਲਿ ॥

بہُ ساستر بہُ سِمرتی پیکھے سرب ڈھندھول

بہت سارے صحیفے اور بہت سی یادداشتیں دیکھی ہیں اور ان سب کو (اچھی طرح) تلاش کیا ہے۔

ਪੂਜਸਿ ਨਾਹੀ ਹਰਿ ਹਰੇ ਨਾਨਕ ਨਾਮ ਅਮੋਲ ॥੧॥

پُوجس ناہی ہر ہرے نانک نام امول ۔1

(لیکن) یہ واہے گرو کے نام کی برابری نہیں کر سکتے۔ اے نانک ! ہری پریشور کا نام انمول ہے۔)

ਅਸਟਪਦੀ ॥

اسٹپدی

اشٹپدی

ਜਾਪ ਤਾਪ ਗਿਆਨ ਸਭਿ ਧਿਆਨ ॥

جاپ تاپ گیان سبھ دھیان

ذکر مجاہدہ، تمام علوم اور مراقبہ،

ਖਟ ਸਾਸਤ੍ਰ ਸਿਮ੍ਰਿਤਿ ਵਖਿਆਨ ॥

کھٹ ساستر سِمرت وکھیان

چھ: صحیفوں کی کتابیں اور یادداشتوں کی تفصیل،

ਜੋਗ ਅਭਿਆਸ ਕਰਮ ਧ੍ਰਮ ਕਿਰਿਆ ॥

جوگ ابھیاس کرم دھرم کِریا

یوگا کا ذریعہ اور مذہبی رسومات کا ادا کرنا،

ਸਗਲ ਤਿਆਗਿ ਬਨ ਮਧੇ ਫਿਰਿਆ ॥

سگل تیاگ بن مدھے پھِریا

ہر ایک چیز کو چھوڑ دینا اور جنگل میں بھٹکنا،

ਅਨਿਕ ਪ੍ਰਕਾਰ ਕੀਏ ਬਹੁ ਜਤਨਾ ॥

اِنک پرکار کیے بہہُ جتنا

مختلف طرح کی بہت کوششیں کرے،

ਪੁੰਨ ਦਾਨ ਹੋਮੇ ਬਹੁ ਰਤਨਾ ॥

پُن دان ہومے بہہ رتنا

صدقہ خیرات گھریلو پوجا اور بہت زیادہ خرچ کرنا،

ਸਰੀਰੁ ਕਟਾਇ ਹੋਮੈ ਕਰਿ ਰਾਤੀ ॥

سریر کٹائے ہومے کر راتی

جسم کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں کاٹنا اور ان کی آگ میں بلی دینا،

ਵਰਤ ਨੇਮ ਕਰੈ ਬਹੁ ਭਾਤੀ ॥

ورت نیم کرےَ بہہُ بھاتی

مختلف قسموں کے روزے اور حکموں کی پابندی کرنا،

ਨਹੀ ਤੁਲਿ ਰਾਮ ਨਾਮ ਬੀਚਾਰ ॥

نہیں تُل رام نام بیچار

لیکن یہ سبھی رام کے نام کی پوجا کرنے کے برابر نہیں ہیں۔

ਨਾਨਕ ਗੁਰਮੁਖਿ ਨਾਮੁ ਜਪੀਐ ਇਕ ਬਾਰ ॥੧॥

1۔ نانک گُرمُکھ نام جپیئے اِک بار

اے نانک ! (چاہیے) یہ نام ایک بار ہی گرو کی پناہ میں پڑھا جائے۔

ਨਉ ਖੰਡ ਪ੍ਰਿਥਮੀ ਫਿਰੈ ਚਿਰੁ ਜੀਵੈ ॥

نَو کھنڈ پرِتھمی پھِرے چِر جیوے

انسان چاہے زمین کے نو حصوں پر سفر کرے، طویل عرصے (لمبی عمر) تک جیتا رہے،

ਮਹਾ ਉਦਾਸੁ ਤਪੀਸਰੁ ਥੀਵੈ ॥

مہا اُداس تپیسر تھیوے

وہ بڑا مطمئن اور سنیاسی ہو جائے اور

ਅਗਨਿ ਮਾਹਿ ਹੋਮਤ ਪਰਾਨ ॥

اگن ماہِ ہومت پران

اپنے جسم کو آگ میں چھوڑ دے،

ਕਨਿਕ ਅਸ੍ਵ ਹੈਵਰ ਭੂਮਿ ਦਾਨ ॥

کِنِک اسو ہےَور بھوم دان

وہ سونا، گھوڑے اور زمین خیرات کردے،

ਨਿਉਲੀ ਕਰਮ ਕਰੈ ਬਹੁ ਆਸਨ ॥

نئیولی کرم کرے بہہُ آسن

وہ آنتوں کی گردش (یوگا کی شکل میں بیٹھنا) اور بہت ساری یوگا کی نشستیں کرے،

ਜੈਨ ਮਾਰਗ ਸੰਜਮ ਅਤਿ ਸਾਧਨ ॥

جَین مارگ سنجم اتے سادھن

وہ جینیوں کے راستے پر چل کر بہت کٹھن عمل اور مجاہدے کریں،

ਨਿਮਖ ਨਿਮਖ ਕਰਿ ਸਰੀਰੁ ਕਟਾਵੈ ॥

نِمکھ نِمکھ کر سریر کٹاوے

وہ اپنے جسم کو چھوٹا چھوٹا کرکے کاٹ دے،

ਤਉ ਭੀ ਹਉਮੈ ਮੈਲੁ ਨ ਜਾਵੈ ॥

تو بھی ہومے مَیل نہ جاوے

تو بھی اس کی اکڑ ختم نہیں ہوتی۔

ਹਰਿ ਕੇ ਨਾਮ ਸਮਸਰਿ ਕਛੁ ਨਾਹਿ ॥

ہر کے نام سمسر کچھ ناہِ

بھگوان کے نام کے برابر کوئی چیز نہیں

ਨਾਨਕ ਗੁਰਮੁਖਿ ਨਾਮੁ ਜਪਤ ਗਤਿ ਪਾਹਿ ॥੨॥

2 نانک گُرمُکھ نام جپت گت پاہِ۔

اے نانک ! گرو کے ذریعے بھگوان کے نام کا ذکر کرنے سے انسان کو کامیابی مل جاتی ہے۔

ਮਨ ਕਾਮਨਾ ਤੀਰਥ ਦੇਹ ਛੁਟੈ ॥

من کامنا تیرتھ دِہ چھُٹے

کچھ لوگوں کی خواہش ہوتی ہے کہ کسی زیارت گاہ پر جان قربان کر دے

ਗਰਬੁ ਗੁਮਾਨੁ ਨ ਮਨ ਤੇ ਹੁਟੈ ॥

گرب گُمان نہ من تے ہُٹے

لیکن (پھر بھی) آدمی کا غرور و گھمنڈ ذہن سے دور نہیں ہے۔

ਸੋਚ ਕਰੈ ਦਿਨਸੁ ਅਰੁ ਰਾਤਿ ॥

سوچ کرے دِنس ار رات

چاہے آدمی دن رات پاک رہتا ہے۔

ਮਨ ਕੀ ਮੈਲੁ ਨ ਤਨ ਤੇ ਜਾਤਿ ॥

من کی مَیل نہ تن تے جست

لیکن نفس کی ناپاکی اس کے جسم سے دور نہیں ہوتی۔

ਇਸੁ ਦੇਹੀ ਕਉ ਬਹੁ ਸਾਧਨਾ ਕਰੈ ॥

اِس دیہی کو بہُہ سادھنا کرے

چاہے آدمی اپنے جسم میں نفس کو قابو کرنے کی مشق کرتا ہے،

ਮਨ ਤੇ ਕਬਹੂ ਨ ਬਿਖਿਆ ਟਰੈ ॥

من تے کبہُو نہ بِکھیا ٹرے

پھر بھی دولت کی بری بیماری اس کے نفس کو نہیں چھوڑتی۔

ਜਲਿ ਧੋਵੈ ਬਹੁ ਦੇਹ ਅਨੀਤਿ ॥

جِیت دھووے بہہ دیہہ انیت

چاہے آدمی اس فانی جسم کو کئی بار پانی سے صاف کرتا ہے۔

ਸੁਧ ਕਹਾ ਹੋਇ ਕਾਚੀ ਭੀਤਿ ॥

سُدھ کہا ہوئے کاچی بھیت

تو بھی (یہ جسم نما) کچی دیوار کہیں پاک ہو سکتی ہے؟

ਮਨ ਹਰਿ ਕੇ ਨਾਮ ਕੀ ਮਹਿਮਾ ਊਚ ॥

من ہر کے نام کی مہما اُوچ

اے میرے دل ! ہری کے نام کی عظمت بہت بلند ہے۔

ਨਾਨਕ ਨਾਮਿ ਉਧਰੇ ਪਤਿਤ ਬਹੁ ਮੂਚ ॥੩॥

3 ۔ نانک نام اُدھرے پتت بہہ مُوچ

3۔ اے نانک ! (رب کے) نام سے بہت سارے گنہگار نجات پا گئے ہیں۔

ਬਹੁਤੁ ਸਿਆਣਪ ਜਮ ਕਾ ਭਉ ਬਿਆਪੈ ॥

بہُت سیانپ جم کا بھہ بیاپے

زیادہ چالاکی کی وجہ سے آدمی کو موت کا ڈر دبوچ لیتا ہے۔

ਅਨਿਕ ਜਤਨ ਕਰਿ ਤ੍ਰਿਸਨ ਨਾ ਧ੍ਰਾਪੈ ॥

انِكْ جتن کر ترِسن نہ دھراپے

بہت کوشش کرنے سے بھی لالچ ختم نہیں ہوتی۔

ਭੇਖ ਅਨੇਕ ਅਗਨਿ ਨਹੀ ਬੁਝੈ ॥

بھیکھ انیكْ اگن نہیں بُجھے

بہت سے مذہبی بھیس بدلنے سے (لالچ کی) آگ نہیں بجھتی۔

ਕੋਟਿ ਉਪਾਵ ਦਰਗਹ ਨਹੀ ਸਿਝੈ ॥

کوٹ اُپاو درگہہ نہیں سجھے

ایسی) کروڑوں تدبیروں سے بھی انسان رب کے دربار میں نجات نہیں پاتا۔)

ਛੂਟਸਿ ਨਾਹੀ ਊਭ ਪਇਆਲਿ ॥

چھُوٹس ناہی اُوبھ پئیال

وہ چاہے آسمان میں چلے جائیں یا پاتال میں چلے جائیں، ان کی نجات نہیں ہوتی،

ਮੋਹਿ ਬਿਆਪਹਿ ਮਾਇਆ ਜਾਲਿ ॥

موہِ بیاپے مائیا جال

جو لوگ لالچ کی وجہ سے مال کے جال میں پھنستے ہیں۔

ਅਵਰ ਕਰਤੂਤਿ ਸਗਲੀ ਜਮੁ ਡਾਨੈ ॥

اور کرتوت سگلی جم ڈانے

انسان کے دوسرے سب کرتوتوں پر یمراج انھیں سزا دیتا ہے۔

ਗੋਵਿੰਦ ਭਜਨ ਬਿਨੁ ਤਿਲੁ ਨਹੀ ਮਾਨੈ ॥

گووند بھجن بِن تِل نہیں مانے

لیکن) وا ہے گرو کی پوجا کے بغیر موت ذرا بھی پروا نہیں کرتی۔)

ਹਰਿ ਕਾ ਨਾਮੁ ਜਪਤ ਦੁਖੁ ਜਾਇ ॥

ہر کا نا جپت دُکھ جائے

بھگوان کے نام کا ذکر کرنے سے ہر طرح کے دکھ دور ہو جاتے ہیں۔

ਨਾਨਕ ਬੋਲੈ ਸਹਜਿ ਸੁਭਾਇ ॥੪॥

4 نانک بولے سہج سُبھائے۔

نانک ! فطری مزاج یہی بولتا ہے۔

ਚਾਰਿ ਪਦਾਰਥ ਜੇ ਕੋ ਮਾਗੈ ॥

چار پدارتھ جے کو ماگے

اگر کوئی آدمی چار مادوں: دھرم, ارتھ، کام، آزادی؛ کا خواہش مند ہو۔

ਸਾਧ ਜਨਾ ਕੀ ਸੇਵਾ ਲਾਗੈ ॥

سادھ جنا کی سیوا لاگے جنا کی سیوا لاگے

تو اسے سنتوں کی خدمت میں لگنا چاہیے۔

ਜੇ ਕੋ ਆਪੁਨਾ ਦੂਖੁ ਮਿਟਾਵੈ ॥

جے کو آپنا دُوکھ مِٹاوے

اگر کوئی آدمی اپنا دکھ مٹانا چاہتا ہے تو

ਹਰਿ ਹਰਿ ਨਾਮੁ ਰਿਦੈ ਸਦ ਗਾਵੈ ॥

ہر ہر نام رِدے سد گاوے

اسے اپنے دل میں ہری پریشور کا نام ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے۔

ਜੇ ਕੋ ਅਪੁਨੀ ਸੋਭਾ ਲੋਰੈ ॥

جے کو اپنی سوبھا لورے

اگر کوئی آدمی اپنی شان چاہتا ہو تو

ਸਾਧਸੰਗਿ ਇਹ ਹਉਮੈ ਛੋਰੈ ॥

سادھ سنگ اِہ ہومے چھورے

وہ سنتوں کی صحبت میں رہ کر اس گھمنڈ کو چھوڑ دے۔

ਜੇ ਕੋ ਜਨਮ ਮਰਣ ਤੇ ਡਰੈ ॥

جے کو جنم مرن تے ڈرے

اگر کوئی آدمی پیدائش اور موت کے دکھ سے ڈرتا ہے،

ਸਾਧ ਜਨਾ ਕੀ ਸਰਨੀ ਪਰੈ ॥

سادھ جنا کی سرنی پرے

تو اسے سنتوں کی پناہ لینا چاہیے۔

ਜਿਸੁ ਜਨ ਕਉ ਪ੍ਰਭ ਦਰਸ ਪਿਆਸਾ ॥

جِس جن کو پربھ درس پیاسا

جس آدمی کو واہے گرو کے دیدار کی سخت خواہش ہے،

ਨਾਨਕ ਤਾ ਕੈ ਬਲਿ ਬਲਿ ਜਾਸਾ ॥੫॥

نانک تا کے بل بل جاسا ۔ 5

اے نانک ! میں اس پر ہمیشہ قربان ہوں۔

ਸਗਲ ਪੁਰਖ ਮਹਿ ਪੁਰਖੁ ਪ੍ਰਧਾਨੁ ॥

سگل پُرکھ مہہ پُرکھ پردھان

تمام مردوں میں وہی مرد غالب ہے۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਜਾ ਕਾ ਮਿਟੈ ਅਭਿਮਾਨੁ ॥

سادھ سنگ جاکا مٹے ابھمان

جس آدمی کا صحبت میں رہ کر تکبر مٹ جاتا ہے۔

ਆਪਸ ਕਉ ਜੋ ਜਾਣੈ ਨੀਚਾ ॥

آپس کو جو جانے نیچا

جو آدمی اپنے آپ کو ادنیٰ (عاجز) سمجھتا ہے،

ਸੋਊ ਗਨੀਐ ਸਭ ਤੇ ਊਚਾ ॥

سوؤ گنیے سبھ تے اُوچا

وہ سب سے بھلا (اونچا) سمجھا جاتا ہے۔

ਜਾ ਕਾ ਮਨੁ ਹੋਇ ਸਗਲ ਕੀ ਰੀਨਾ ॥

جا کا من ہوئے سگل کی رینہ

جس آدمی کا نفس سب کے قدموں کی دھول بن جاتا ہے،

ਹਰਿ ਨਾਮੁ ਤਿਨਿ ਘਟਿ ਘਟਿ ਚੀਨਾ ॥

ہر ہر نام گھٹ گھٹ چینا

وہ ہری پریشور کے نام کو ہر دل میں دیکھتا ہے۔

ਮਨ ਅਪੁਨੇ ਤੇ ਬੁਰਾ ਮਿਟਾਨਾ॥

من اپنے تے بُرا مِٹانا

جو اپنے دل سے برائی کو مٹا دیتا ہے،

ਪੇਖੈ ਸਗਲ ਸ੍ਰਿਸਟਿ ਸਾਜਨਾ ॥

پےکھے سگل سرِسٹ ساجنا

وہ سارے جہان کو اپنا دوست سمجھتا ہے۔

ਸੂਖ ਦੂਖ ਜਨ ਸਮ ਦ੍ਰਿਸਟੇਤਾ ॥

سُوکھ دُوکھ جن سم درِسٹیتا

اے نانک! جو آدمی خوشی اور غم کو ایک جیسا سمجھتا ہے،

ਨਾਨਕ ਪਾਪ ਪੁੰਨ ਨਹੀ ਲੇਪਾ ॥੬॥

6 ۔ نانک پاپ پُن نہیں لیپا

وہ گناہ اور نیکی سے پاک رہتا ہے۔

ਨਿਰਧਨ ਕਉ ਧਨੁ ਤੇਰੋ ਨਾਉ ॥

نِردھن کو دھن تیرو ناؤ

اے ناتھ ! غریبوں کے لیے تیرا نام ہی دھن دولت ہے۔

ਨਿਥਾਵੇ ਕਉ ਨਾਉ ਤੇਰਾ ਥਾਉ ॥

نِتھاوے کو ناؤ تیرا تھاؤ

بے سہارا کے لیے تیرا نام ہی سہارا ہے۔

ਨਿਮਾਨੇ ਕਉ ਪ੍ਰਭ ਤੇਰੋ ਮਾਨੁ ॥

نِمانے کو پربھ تیرو مان

اے رب ! دھتکارے ہوؤں کی تو عزت ہے۔

ਸਗਲ ਘਟਾ ਕਉ ਦੇਵਹੁ ਦਾਨੁ ॥

سگل گھٹا کو دیوہُ دان

تو ہی تمام جانداروں کو دینے والا ہے۔

ਕਰਨ ਕਰਾਵਨਹਾਰ ਸੁਆਮੀ ॥

کرن کراونہار سوامی

اے دنیا کے مالک ! تم خود ہی سب کچھ کرتے اور خود ہی ذی روحوں سے کرواتے ہو۔

ਸਗਲ ਘਟਾ ਕੇ ਅੰਤਰਜਾਮੀ ॥

سگل گھٹا کے انترجامی

تو بڑا عالم الغیب ہے۔

ਅਪਨੀ ਗਤਿ ਮਿਤਿ ਜਾਨਹੁ ਆਪੇ ॥

اپنی گت مِت جانہُ آپے

اے آقا ! اپنی رفتار اور اپنی حدود تم خود ہی جانتے ہو۔

ਆਪਨ ਸੰਗਿ ਆਪਿ ਪ੍ਰਭ ਰਾਤੇ ॥

آپن سنگ آپ پربھ راتے

اے رب ! اپنے آپ سے تم خود ہی رنگے ہوئے ہو۔

ਤੁਮ੍ਰੀ ਉਸਤਤਿ ਤੁਮ ਤੇ ਹੋਇ ॥

تُمہری اُستت تُم تے ہوئے

اے واہے گرو ! اپنی تعریف صرف تم ہی کر سکتے ہیں۔

ਨਾਨਕ ਅਵਰੁ ਨ ਜਾਨਸਿ ਕੋਇ ॥੭॥

7 نانک اَور نہ جانس کوئے۔

اے نانک ! کوئی دوسرا تیری عظمت کو نہیں جانتا۔

ਸਰਬ ਧਰਮ ਮਹਿ ਸ੍ਰੇਸਟ ਧਰਮੁ ॥

سرب دھرم مہہ سریسٹ دھرم

تمام مذاہب میں سب سے بڑا مذہب یہ ہے کہ

ਹਰਿ ਕੋ ਨਾਮੁ ਜਪਿ ਨਿਰਮਲ ਕਰਮੁ ॥

ہر کو نام جپ نِرمل کرم

واہے گرو کے نام کا ذکر کرنا اور پاکیزہ اعمال کرنا۔

ਸਗਲ ਕ੍ਰਿਆ ਮਹਿ ਊਤਮ ਕਿਰਿਆ ॥

سگل کریا مِہہ اُوتم کِریا

تمام مذہبی اعمال میں سب سے اچھا عمل یہ ہے کہ

ਸਾਧਸੰਗਿ ਦੁਰਮਤਿ ਮਲੁ ਹਿਰਿਆ ॥

سادھسنگ دُرمت مل ہِریا

نیک صحبت میں رہ کر نادانی کی گندگی کو دھو پھینکنا۔

ਸਗਲ ਉਦਮ ਮਹਿ ਉਦਮੁ ਭਲਾ ॥

سگل اُدم مہہ اُدم بھلا

تمام کوششوں میں بہتر کوشش یہی ہے کہ

ਹਰਿ ਕਾ ਨਾਮੁ ਜਪਹੁ ਜੀਅ ਸਦਾ ॥

ہر کا نام جپہُ جئیِہ سدا

ہمیشہ دل میں ہری کے نام کا ذکر کرتے رہو۔

ਸਗਲ ਬਾਨੀ ਮਹਿ ਅੰਮ੍ਰਿਤ ਬਾਨੀ ॥

سگل بانی مہہ امرِت بانی

تمام صداؤں میں صدائے امرت یہ ہے کہ

ਹਰਿ ਕੋ ਜਸੁ ਸੁਨਿ ਰਸਨ ਬਖਾਨੀ ॥

ہر کو جس سُن رسن بکھانی

واہے گرو کی عظمت کو سنو اور اس کو زبان سے بولو۔

ਸਗਲ ਥਾਨ ਤੇ ਓਹੁ ਊਤਮ ਥਾਨੁ ॥

سگل تھان تے اوہ اُوتم تھان

اے نانک ! وہ جگہ سب جگہوں میں بہترین ہے،

ਨਾਨਕ ਜਿਹ ਘਟਿ ਵਸੈ ਹਰਿ ਨਾਮੁ ॥੮॥੩॥

3۔8 ۔ نانک جِہہ گھٹ وسے ہر نام

جس میں بھگوان کا نام رہتا ہے۔

ਸਲੋਕੁ ॥

سلوک

شلوک

ਨਿਰਗੁਨੀਆਰ ਇਆਨਿਆ ਸੋ ਪ੍ਰਭੁ ਸਦਾ ਸਮਾਲਿ ॥

نِرگُنیار اِیانیا سو پربھ سدا سمال

اے حقیر اور بے وقوف مخلوق ! اس واہے گرو کو ہمیشہ یاد رکھ۔

ਜਿਨਿ ਕੀਆ ਤਿਸੁ ਚੀਤਿ ਰਖੁ ਨਾਨਕ ਨਿਬਹੀ ਨਾਲਿ ॥੧॥

1 جِن کیا تِس چیت رکھ نانک نِبہی نال۔

۔1 اے نانک ! جس نے تجھے پیدا کیا ہے، اس کو اپنے دل میں بسا، صرف واہے گرو ہی تیرا ساتھ دے گا۔

ਅਸਟਪਦੀ ॥

اسٹپدی

اشٹپدی۔

ਰਮਈਆ ਕੇ ਗੁਨ ਚੇਤਿ ਪਰਾਨੀ ॥

رمئیا کے گُن چیت پرانی

اے فانی مخلوق ! سب جگہ موجود رام کی صفات بیان کر

ਕਵਨ ਮੂਲ ਤੇ ਕਵਨ ਦ੍ਰਿਸਟਾਨੀ ॥

کَون مُول تے کَول دِرسٹانی

تیری کیا اصل ہے اور تو کیسا دکھائی دیتا ہے۔

ਜਿਨਿ ਤੂੰ ਸਾਜਿ ਸਵਾਰਿ ਸੀਗਾਰਿਆ ॥

جِن تُوں ساج سوار سِیگاریا

جس نے تجھے پیدا کیا، سنوارا اور عزت والا بنایا ہے،

ਗਰਭ ਅਗਨਿ ਮਹਿ ਜਿਨਹਿ ਉਬਾਰਿਆ ॥

گربھ اگن مہہ جِنہہ اُباریا

جس نے تیری رحم کی آگ میں حفاظت کی ہے،

ਬਾਰ ਬਿਵਸਥਾ ਤੁਝਹਿ ਪਿਆਰੈ ਦੂਧ ॥

بار بِوستھا تُجھے پیارے دُودھ

جس نے تجھے بچپن میں پینے کے لیے دودھ دیا ہے،

ਭਰਿ ਜੋਬਨ ਭੋਜਨ ਸੁਖ ਸੂਧ ॥

بھر جوبن بھوجن سُکھ سُودھ

جس نے تجھے جوانی میں رزق، خوشی اور سمجھ دی۔

ਬਿਰਧਿ ਭਇਆ ਊਪਰਿ ਸਾਕ ਸੈਨ ॥

بِردھ بھئیا اُوپر ساک سَین

اور جس نے جب تو بوڑھا ہوا، تو سگے رشتے دار اور دوست

ਮੁਖਿ ਅਪਿਆਉ ਬੈਠ ਕਉ ਦੈਨ ॥

مُکھ ائیاؤ بَیٹھ کو دَین

بیٹھے ہی منہ میں کھانا ڈالنے کے لیے- تیری خدمت کے لیے دیے ہیں۔

ਇਹੁ ਨਿਰਗੁਨੁ ਗੁਨੁ ਕਛੂ ਨ ਬੂਝੈ ॥

ایہہ نِرگُن گُن کچھُو نہ بُوجھَے

یہ نا شکرا آدمی کیے ہوئے احسانات کی کچھ بھی قدر نہیں کرتا۔

ਬਖਸਿ ਲੇਹੁ ਤਉ ਨਾਨਕ ਸੀਝੈ ॥੧॥

بخش لیہو تو نانک سیجھَے۔1

نانک کا بیان ہے کہ اے واہے گرو ! اگر تو اس کو معاف کر دے تو ہی وہ نجات حاصل کر سکتا ہے۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਧਰ ਊਪਰਿ ਸੁਖਿ ਬਸਹਿ ॥

جیہہ پرساد دھر اُوپر سُکھ بسہہ

اے مخلوق !) جس کی مہربانی سے تو زمین پر خوش ح ال رہتا ہے)

ਸੁਤ ਭ੍ਰਾਤ ਮੀਤ ਬਨਿਤਾ ਸੰਗਿ ਹਸਹਿ ॥

سُت بھرات میت بِنتا سنگ ہسہہ

اور اپنے بیٹے، بھائی، دوست اور بیوی کے ساتھ ہنستا کھیلتا ہے،

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਪੀਵਹਿ ਸੀਤਲ ਜਲਾ ॥

جہہ پرساد پیوہِ سیتل جلا

جس کی مہربانی سے تو ٹھنڈا پانی پیتا ہے۔

ਸੁਖਦਾਈ ਪਵਨੁ ਪਾਵਕੁ ਅਮੁਲਾ ॥

سکھدائی پوَن پاوک اُملا

اور تجھے خوش کرنے والی آرام دہ ہوا اور انمول آگ ملی ہے،

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਭੋਗਹਿ ਸਭਿ ਰਸਾ ॥

جہہ پرساد بھوگہہ سبھ رسا

جس کی مہربانی سے تم تمام لذتیں حاصل کرتے ہیں۔

ਸਗਲ ਸਮਗ੍ਰੀ ਸੰਗਿ ਸਾਥਿ ਬਸਾ ॥

سگل سمگری سنگ ساتھ بسا

اور تمام چیزوں کے ساتھ تم رہتے ہو،

ਦੀਨੇ ਹਸਤ ਪਾਵ ਕਰਨ ਨੇਤ੍ਰ ਰਸਨਾ ॥

دینے ہست پاو کرن نیتر رسنا

جس نے تجھے ہاتھ پیر، کان، آنکھ اور زبان عطا کی ہے،

ਤਿਸਹਿ ਤਿਆਗਿ ਅਵਰ ਸੰਗਿ ਰਚਨਾ ॥

تسِہہ تیاگ اوَر سنگ رچنا

.اے مخلوق !) تم اس واہے گرو کو بھلا کر دوسروں کے ساتھ محبت کرتے ہو)

ਐਸੇ ਦੋਖ ਮੂੜ ਅੰਧ ਬਿਆਪੇ ॥

ایَسے دوکھ مُوڑ اندھ بیاپے

ایسے عیوب نادان بے وقوفوں میں پائے جاتے ہیں۔

ਨਾਨਕ ਕਾਢਿ ਲੇਹੁ ਪ੍ਰਭ ਆਪੇ ॥੨॥

2 نانک کاڈھ لیہو پربھ آپے۔

نانک کا بیان ہے کہ اے رب ! ان کی تم خود ہی حفاظت کرو۔

ਆਦਿ ਅੰਤਿ ਜੋ ਰਾਖਨਹਾਰੁ ॥

آد انت جو راکھنہار

جو پرماتما ابتدا سے انتہا تک (ولادت سے موت تک) سب کا محافظ ہے،

ਤਿਸ ਸਿਉ ਪ੍ਰੀਤਿ ਨ ਕਰੈ ਗਵਾਰੁ ॥

تِس سِیو پریت نہ کرے گوار

احمق آدمی اس سے محبت نہیں کرتا۔

ਜਾ ਕੀ ਸੇਵਾ ਨਵ ਨਿਧਿ ਪਾਵੈ ॥

جا کی سیوا نَو نِدھ پاوے

جس کی خدمت سے اس کو نو خزانے ملتے ہیں

ਤਾ ਸਿਉ ਮੂੜਾ ਮਨੁ ਨਹੀ ਲਾਵੈ ॥

تا سِیو مُوڑا من نہیں لاوے

اسے بے وقوف مخلوق اپنے دل سے نہیں لگاتی۔

ਜੋ ਠਾਕੁਰੁ ਸਦ ਸਦਾ ਹਜੂਰੇ ॥

جو ٹھاکُر سد سدا ہجُورے

جو آقا ہمیشہ سے ہی قریب ہے،

ਤਾ ਕਉ ਅੰਧਾ ਜਾਨਤ ਦੂਰੇ ॥

تا کو اندھا جانت دُورے

اس کو جاہل مخلوق دور سمجھتی ہے۔

ਜਾ ਕੀ ਟਹਲ ਪਾਵੈ ਦਰਗਹ ਮਾਨੁ ॥

جا کی ٹہل پاوےَ درگہہ مان

جس کی عقیدت مندانہ خدمت سے رب کے دربار میں عزت حاصل ہوتی ہے۔

ਤਿਸਹਿ ਬਿਸਾਰੈ ਮੁਗਧੁ ਅਜਾਨੁ ॥

تِسہہ بِسارےَ مُگدھ اجان

احمق اور نادان آدمی اس واہے گرو کو بھلا دیتا ہے۔

ਸਦਾ ਸਦਾ ਇਹੁ ਭੂਲਨਹਾਰੁ ॥

سدا سدا ایہہ بھُولنہار

فانی مخلوق ہمیشہ بھول چوک کرتی رہتی ہے۔

ਨਾਨਕ ਰਾਖਨਹਾਰੁ ਅਪਾਰੁ ॥੩॥

نانک راکھنہار اپار۔3

اے نانک ! صرف ابدی واہے گرو ہی محافظ ہے۔

ਰਤਨੁ ਤਿਆਗਿ ਕਉਡੀ ਸੰਗਿ ਰਚੈ ॥

رتن تیاگ کوڈی سنگ رچےَ

نام اور جوہر کو چھوڑ کر آدمی دولت نامی کوڑی میں خوش رہتا ہے۔

ਸਾਚੁ ਛੋਡਿ ਝੂਠ ਸੰਗਿ ਮਚੈ ॥

ساچ چھوڑ جھُوٹھ سنگ مچے

وہ سچائی کو چھوڑ کر جھوٹ کے ساتھ خوش رہتا ہے۔

ਜੋ ਛਡਨਾ ਸੁ ਅਸਥਿਰੁ ਕਰਿ ਮਾਨੈ ॥

جو چھڈنا سو استھِر کر مانے

جس دنیا کی چیزوں کو اسے چھوڑ جانا ہے، اس کو وہ ہمیشہ باقی رہنے والا سمجھتا ہے۔

ਜੋ ਹੋਵਨੁ ਸੋ ਦੂਰਿ ਪਰਾਨੈ ॥

جو ہوون سو دُور پرانے

جو کچھ ہونا ہے اس کو وہ دور سمجھتا ہے۔

ਛੋਡਿ ਜਾਇ ਤਿਸ ਕਾ ਸ੍ਰਮੁ ਕਰੈ ॥

چھَوڑ جائے تِس کا سرم کرے

جسے اسے چھوڑ جانا ہے، اس کے لیے وہ تکلیف اٹھاتا ہے۔

ਸੰਗਿ ਸਹਾਈ ਤਿਸੁ ਪਰਹਰੈ ॥

سنگ سہائی تِس پرہرے

وہ اس مددگار (رب) کو چھوڑتا ہے، جو ہمیشہ اس کے ساتھ ہے۔

ਚੰਦਨ ਲੇਪੁ ਉਤਾਰੈ ਧੋਇ ॥ਗਰਧਬ ਪ੍ਰੀਤਿ ਭਸਮ ਸੰਗਿ ਹੋਇ ॥

چندن لیپ اُوتارے دھوئے۔ گردھب پریت بھسم سنگ ہوئے

وہ چندن کے لیپ کو دھوکر اتار دیتا ہے۔ گدھے کو صرف جلا ہوا (راکھ) پسند ہے۔

ਅੰਧ ਕੂਪ ਮਹਿ ਪਤਿਤ ਬਿਕਰਾਲ ॥

اندھ کُوپ مہہ پتت بِکرال

آدمی ڈراؤنے اندھیرے کنویں میں گرا پڑا ہے۔

ਨਾਨਕ ਕਾਢਿ ਲੇਹੁ ਪ੍ਰਭ ਦਇਆਲ ॥੪॥

4 نانک کاڈ لیھو پربھ دئیال۔

نانک کی دعا ہے کہ اے دریائے رحمت واہے گرو ! انھیں تم اندھیرے کنویں سے باہر نکال لاؤ۔

ਕਰਤੂਤਿ ਪਸੂ ਕੀ ਮਾਨਸ ਜਾਤਿ ॥

کرتُوت پسُو کی مانس جات

ذات انسان کی ہے لیکن اعمال جانوروں والے ہیں۔

ਲੋਕ ਪਚਾਰਾ ਕਰੈ ਦਿਨੁ ਰਾਤਿ ॥

لوک پچارا کرے دِن رات

انسان دن رات لوگوں کے سامنے دکھاوا کرتا رہتا ہے۔

ਬਾਹਰਿ ਭੇਖ ਅੰਤਰਿ ਮਲੁ ਮਾਇਆ ॥

باہر بھیکھ انتر مل مائیا

ظاہری (جسم میں) وہ مذہبی لباس پہنتا ہے لیکن اس کے نفس میں دولت کا میل ہے۔

ਛਪਸਿ ਨਾਹਿ ਕਛੁ ਕਰੈ ਛਪਾਇਆ ॥

چھپس ناہِ کچھ کرے چھپائیا

جتنا دل چاہے وہ چھپائے لیکن اپنی اصلیت کو چھپا نہیں سکتا۔

ਬਾਹਰਿ ਗਿਆਨ ਧਿਆਨ ਇਸਨਾਨ ॥

باہر گیان دھیان اِسنان

وہ علم، مراقبہ اور غسل کرنے کا دکھاوا کرتا ہے۔

ਅੰਤਰਿ ਬਿਆਪੈ ਲੋਭੁ ਸੁਆਨੁ ॥

انتر بیاپے لوبھ سُوآن

لیکن اس کے نفس پر لالچ کا کتا دباؤ ڈال رہا ہے۔

ਅੰਤਰਿ ਅਗਨਿ ਬਾਹਰਿ ਤਨੁ ਸੁਆਹ ॥

انتر اگن باہر سوآہ

اس کے باطن میں حرص کی آگ موجود ہے اور ظاہر میں زہد و بے رغبتی اپنائے ہوئے ہے۔

ਗਲਿ ਪਾਥਰ ਕੈਸੇ ਤਰੈ ਅਥਾਹ ॥

گل پاتھر کیسے ترَے اتھاہ

اپنی گردن میں ہوس کا پتھر ڈال کر وہ انتہائی گہرے سمندر سے کیسے پار ہو سکتا ہے؟

ਜਾ ਕੈ ਅੰਤਰਿ ਬਸੈ ਪ੍ਰਭੁ ਆਪਿ ॥

جا کے انتر بسے پربھ آپ

اے نانک ! جس کے دل میں واہے گرو خود رہتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਤੇ ਜਨ ਸਹਜਿ ਸਮਾਤਿ ॥੫॥

5 ۔ نانک تے جن سہج سمات

اسے آدمی کو آسانی سے رب کا وصال حاصل ہو جاتا ہے۔

ਸੁਨਿ ਅੰਧਾ ਕੈਸੇ ਮਾਰਗੁ ਪਾਵੈ ॥

سُن اندھا کیسے مارگ پاوے

صرف سننے سے ہی اندھا آدمی کس طرح راستہ ڈھونڈ سکتا ہے؟

ਕਰੁ ਗਹਿ ਲੇਹੁ ਓੜਿ ਨਿਬਹਾਵੈ ॥

کر گہہ لیہو اوڑ نِبھاوے

اس کا ہاتھ پکڑ لو (تاکہ یہ) آخر تک محبت کو نباہ سکے۔

ਕਹਾ ਬੁਝਾਰਤਿ ਬੂਝੈ ਡੋਰਾ ॥

کہا بُجھارت بُوجھے ڈورا

بہرا آدمی بات کس طرح سمجھ سکتا ہے؟

ਨਿਸਿ ਕਹੀਐ ਤਉ ਸਮਝੈ ਭੋਰਾ ॥

نِس کہیۓ تو سمجھے بھوَرا

جب ہم رات کہتے ہیں، تو وہ دن سمجھتا ہے۔

ਕਹਾ ਬਿਸਨਪਦ ਗਾਵੈ ਗੁੰਗ ॥

کہا بِسنپد گاوے گُنگ

گونگا آدمی کس طرح بسنپد گا سکتا ہے؟

ਜਤਨ ਕਰੈ ਤਉ ਭੀ ਸੁਰ ਭੰਗ ॥

جتن کرے تو بھی سُر بھنگ

اگر وہ کوشش بھی کرے، تو بھی اس کی آواز ٹوٹ جاتی ہے۔

ਕਹ ਪਿੰਗੁਲ ਪਰਬਤ ਪਰ ਭਵਨ ॥

کہہ پِنگل پربت پر بھوَن

لنگڑا کس طرح پہاڑ پر چکر کاٹ سکتا ہے؟

ਨਹੀ ਹੋਤ ਊਹਾ ਉਸੁ ਗਵਨ ॥

نہی ہوت اُوہا اُس گوَن

اس کا وہاں جانا ممکن نہیں۔

ਕਰਤਾਰ ਕਰੁਣਾ ਮੈ ਦੀਨੁ ਬੇਨਤੀ ਕਰੈ ॥

کرتار کرنا میں دین بینتی کرے

اے نانک ! اے مہربان ! اے مدبر کائنات ! (یہ) عاجز بندہ دعا کرتا ہے کہ

ਨਾਨਕ ਤੁਮਰੀ ਕਿਰਪਾ ਤਰੈ ॥੬॥

6 نانک تُمری کِرپا ترے۔

تیری مہربانی سے ہی مخلوق کائنات کے سمندر سے پار ہو سکتی ہے۔

ਸੰਗਿ ਸਹਾਈ ਸੁ ਆਵੈ ਨ ਚੀਤਿ ॥

سنگ سہائی سو آوےَ نہ چیت

جو پرماتما مخلوق کا ساتھی اور مددگار ہے، وہ اسے اپنے ذہن میں یاد نہیں کرتا۔

ਜੋ ਬੈਰਾਈ ਤਾ ਸਿਉ ਪ੍ਰੀਤਿ ॥

جو بیرائی تا سِیو پریت

بلکہ وہ اس سے پیار کرتا ہے، جو اس کا دشمن ہے۔

ਬਲੂਆ ਕੇ ਗ੍ਰਿਹ ਭੀਤਰਿ ਬਸੈ ॥

بلوا کے گریہہ بھیتر بسےَ

وہ بالو (ریت) کے گھر میں ہی رہتا ہے۔

ਅਨਦ ਕੇਲ ਮਾਇਆ ਰੰਗਿ ਰਸੈ ॥

اند مائیا رنگ رسےَ

وہ عیاشی کے کھیلوں اور دولت کے رنگوں (خوشی) سے مزے لیتا ہے۔

ਦ੍ਰਿੜੁ ਕਰਿ ਮਾਨੈ ਮਨਹਿ ਪ੍ਰਤੀਤਿ ॥

دِرڑ کر مانےَ منہہ پرتیت

وہ ان رنگیلیوں کو دل میں مضبوط بھروسہ سمجھتا ہے۔

ਕਾਲੁ ਨ ਆਵੈ ਮੂੜੇ ਚੀਤਿ ॥

کال نہ آوےَ مُوڑے چیت

لیکن احمق انسان اپنے دل میں کال (موت) کو یاد ہی نہیں کرتا۔

ਬੈਰ ਬਿਰੋਧ ਕਾਮ ਕ੍ਰੋਧ ਮੋਹ ॥

بَیر بِرودھ کام کرودھ موہ

دشمنی، مخالفت، ہوس، غصہ، حرص،

ਝੂਠ ਬਿਕਾਰ ਮਹਾ ਲੋਭ ਧ੍ਰੋਹ ॥

جھُوٹھ بِکار مہا لوبھ دھروہ

جھوٹ، گناہ، لالچ اور خیانت کا

ਇਆਹੂ ਜੁਗਤਿ ਬਿਹਾਨੇ ਕਈ ਜਨਮ ॥

اِیاہو جُگت بِہانے کئی جنم

چالوں میں آدمی نے زندگی کے کئی دور گزار دیے ہیں۔

ਨਾਨਕ ਰਾਖਿ ਲੇਹੁ ਆਪਨ ਕਰਿ ਕਰਮ ॥੭॥

7 ۔ نانک راکھ لیہو آپن کر کرم

نانک کی درخواست ہے کہ اے رب ! اپنی رحمت کی چادر پہن کر مخلوق کو کائنات کے سمندر سے بچالے۔

ਤੂ ਠਾਕੁਰੁ ਤੁਮ ਪਹਿ ਅਰਦਾਸਿ ॥

تُو ٹھاکر تُم پہ ارداس

اے واہے گرو !) تو ہمارا آقا ہے اور ہماری تجھ سے ہی دعا ہے۔)

ਜੀਉ ਪਿੰਡੁ ਸਭੁ ਤੇਰੀ ਰਾਸਿ ॥

جیوپِنڈ سبھ تیری راس

یہ روح اور جسم سب تیری ہی پونجی ہے۔

ਤੁਮ ਮਾਤ ਪਿਤਾ ਹਮ ਬਾਰਿਕ ਤੇਰੇ ॥

تُم مات پِتا ہم بارِک تیرے

تم ہمارے ماں باپ ہو اور ہم تیرے بچے ہیں۔

ਤੁਮਰੀ ਕ੍ਰਿਪਾ ਮਹਿ ਸੂਖ ਘਨੇਰੇ ॥

تُمری کِرپا مہہ سُوکھ گھنیرے

تیری مہربانی میں بہت ساری خوشیاں ہیں۔

ਕੋਇ ਨ ਜਾਨੈ ਤੁਮਰਾ ਅੰਤੁ ॥

کوئے جانے تُمرا انت

اے رب ! تیری انتہاء کوئی بھی نہیں جانتا۔

ਊਚੇ ਤੇ ਊਚਾ ਭਗਵੰਤ ॥

اُوچے تے اُوچا بھگونت

تو سب سے اعلی بھگوان ہے۔

ਸਗਲ ਸਮਗ੍ਰੀ ਤੁਮਰੈ ਸੂਤ੍ਰਿ ਧਾਰੀ ॥

سگل سمگری تُمرے سُوتر دھاری

سارا جہان تیرے سوتر (دھاگے) میں پرویا ہوا ہے۔

ਤੁਮ ਤੇ ਹੋਇ ਸੁ ਆਗਿਆਕਾਰੀ ॥

تُم تے ہوئے سو آگیا کاری

جو کچھ (مخلوق) تجھ سے پیدا ہوئی ہے، وہ تیری فرماں بردار ہے۔

ਤੁਮਰੀ ਗਤਿ ਮਿਤਿ ਤੁਮ ਹੀ ਜਾਨੀ ॥

تُمری گت مِت تُم ہی جانی

تیری رفتار اور حد کو صرف تو ہی جانتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਦਾਸ ਸਦਾ ਕੁਰਬਾਨੀ ॥੮॥੪॥

نانک داس سدا قُربانی۔ 8۔4

اے نانک ! تیرا عقیدت مند ہمیشہ ہی تجھ پر قربان جاتا ہے۔

ਸਲੋਕੁ ॥

سلوک

شلوک

ਦੇਨਹਾਰੁ ਪ੍ਰਭ ਛੋਡਿ ਕੈ ਲਾਗਹਿ ਆਨ ਸੁਆਇ ॥

دین ہار پربھ چھوڈ کے لاگے آن سو آئے

(نوازنے والے رب کو چھوڑ کر مخلوق دوسری مزے مزے کی چیزوں میں لگتی ہے، (لیکن

ਨਾਨਕ ਕਹੂ ਨ ਸੀਝਈ ਬਿਨੁ ਨਾਵੈ ਪਤਿ ਜਾਇ ॥੧॥

1 ـ نانک کہُو نہ سیجھئی بِن ناوے پت جائے

اے نانک ! ایسی مخلوق کبھی کامیاب نہیں ہوتی کیونکہ رب کے نام کے بغیر عزت و عظمت نہیں رہتی۔

ਅਸਟਪਦੀ ॥

اسٹپدی

اشٹپدی۔

ਦਸ ਬਸਤੂ ਲੇ ਪਾਛੈ ਪਾਵੈ ॥

دس بستُو لے پاچھے پاوے

انسان (واہے گرو سے) دس چیزیں لے کر پیچھے سنبھال لیتا ہے۔

ਏਕ ਬਸਤੁ ਕਾਰਨਿ ਬਿਖੋਟਿ ਗਵਾਵੈ ॥

ایک بست کارن بِکھوٹ گواوے

(لیکن) ایک چیز کی خاطر وہ اپنا ایمان گنوا لیتا ہے۔)

ਏਕ ਭੀ ਨ ਦੇਇ ਦਸ ਭੀ ਹਿਰਿ ਲੇਇ ॥

ایک بھی نہ دے دس بھی ہِر لے

اگر رب ایک چیز بھی نہ دیوے اور دس بھی چھین لے

ਤਉ ਮੂੜਾ ਕਹੁ ਕਹਾ ਕਰੇਇ ॥

تو مُوڑا کہو کہا کرے

توبتاؤ یہ بے وقوف کیا کر سکتا ہے؟

ਜਿਸੁ ਠਾਕੁਰ ਸਿਉ ਨਾਹੀ ਚਾਰਾ ॥

جِس ٹھاکُر سِیو ناہی

جس آقا کے سامنے کوئی زور نہیں چل سکتا،

ਤਾ ਕਉ ਕੀਜੈ ਸਦ ਨਮਸਕਾਰਾ ॥

تا کو کیجے سد نمسکارا

اس کے سامنے ہمیشہ جھکنا چاہیے۔

ਜਾ ਕੈ ਮਨਿ ਲਾਗਾ ਪ੍ਰਭੁ ਮੀਠਾ ॥

جا کے من لاگا پربھ میٹھا

جس کے دل کو رب محبوب لگتا ہے

ਸਰਬ ਸੂਖ ਤਾਹੂ ਮਨਿ ਵੂਠਾ ॥

سرب سُوکھ تاہو من وُوٹھا

ساری خوشیاں اس کے دل میں رہتی ہیں۔

ਜਿਸੁ ਜਨ ਅਪਨਾ ਹੁਕਮੁ ਮਨਾਇਆ ॥

جِس جن اپنا حُکم منائیا

اے نانک ! جس آدمی سے پریشور اپنے حکم کو پورا کرواتا ہے،

ਸਰਬ ਥੋਕ ਨਾਨਕ ਤਿਨਿ ਪਾਇਆ ॥੧॥

1 ۔ سرب تھوک نانک تِن پائیا

دنیا کی تمام چیزیں اس نے پا لی ہیں۔

ਅਗਨਤ ਸਾਹੁ ਅਪਨੀ ਦੇ ਰਾਸਿ ॥

اگنت ساہُ اپنی دے راس

غنی رب ذی روحوں کو (چیزیوں کی) بے شمار پونجی عطا کرتا ہے۔

ਖਾਤ ਪੀਤ ਬਰਤੈ ਅਨਦ ਉਲਾਸਿ ॥

کھات پیت برتَے اند اُلاس

مخلوق اس کو مزے اور خوشی سے کھاتی،پیتی اور استعمال کرتی ہے۔

ਅਪੁਨੀ ਅਮਾਨ ਕਛੁ ਬਹੁਰਿ ਸਾਹੁ ਲੇਇ ॥

اپنی امان کچھ بہُر ساہُ لے

اگر غنی رب اپنی عطا میں سے کچھ واپس لے لے،

ਅਗਿਆਨੀ ਮਨਿ ਰੋਸੁ ਕਰੇਇ ॥

اگیانی من رَوس کرے

تو بے وقوف آدمی اپنے دل میں غصہ کرتا ہے۔

ਅਪਨੀ ਪਰਤੀਤਿ ਆਪ ਹੀ ਖੋਵੈ ॥

اپنی پرتیت آپ ہی کھووَے

اس طرح وہ اپنا بھروسہ خود ہی کھو دیتا ہے۔

ਬਹੁਰਿ ਉਸ ਕਾ ਬਿਸ੍ਵਾਸੁ ਨ ਹੋਵੈ ॥

بہُر اُس کا بِسواس نہ ہووَے

رب دوبارہ اس پر بھروسہ نہیں کرتا۔

ਜਿਸ ਕੀ ਬਸਤੁ ਤਿਸੁ ਆਗੈ ਰਾਖੈ ॥

جِس کی بست تِس آگےَ راکھَے

جس کی چیز ہے، اس کے سامنے (خود ہی خوشی سے) رکھ دینا چاہئے

ਪ੍ਰਭ ਕੀ ਆਗਿਆ ਮਾਨੈ ਮਾਥੈ ॥

پربھ کی آگیا مانےَ ماتھےَ

اور رب کا حکم اس کے لیے خوشی سے ماننے لائق ہے۔

ਉਸ ਤੇ ਚਉਗੁਨ ਕਰੈ ਨਿਹਾਲੁ ॥

اُس تے چوگُن کرے نِہال

رب اسے پہلے سے چار گنا زیادہ شکر گزار بنا دیتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਸਾਹਿਬੁ ਸਦਾ ਦਇਆਲੁ ॥੨॥

نانک صاحب سدا دئیال 2۔

اے نانک ! واہے گرو ہمیشہ سے ہی مہربان ہے۔

ਅਨਿਕ ਭਾਤਿ ਮਾਇਆ ਕੇ ਹੇਤ ॥ਸਰਪਰ ਹੋਵਤ ਜਾਨੁ ਅਨੇਤ ॥

اِنک بھات مائیا کے ہیَت ۔ سرپر ہووَت جان انیت

دولت کے جا پھندے مختلف طرح کے ہیں، لیکن یہ تمام اخیر میں فنا ہو جانے والے سمجھو۔

ਬਿਰਖ ਕੀ ਛਾਇਆ ਸਿਉ ਰੰਗੁ ਲਾਵੈ ॥

بِرکھ کی چھائیا سِئیو رنگ لاوے

آدمی درخت کے سایے کو پسند کرتا ہے۔ (لیکن)

ਓਹ ਬਿਨਸੈ ਉਹੁ ਮਨਿ ਪਛੁਤਾਵੈ ॥

اوہ بنسے اوہ من پچھتاوے

جب وہ فنا ہوتا ہے، تو وہ اپنے دل میں پچھتاوا کرتا ہے۔

ਜੋ ਦੀਸੈ ਸੋ ਚਾਲਨਹਾਰੁ ॥

جو دِسے سو چالنہار

دکھائی دینے والا جہان عارضی ہے،

ਲਪਟਿ ਰਹਿਓ ਤਹ ਅੰਧ ਅੰਧਾਰੁ ॥

لپٹ رہئیو تہہ اندھ اندھار

اس دنیا کو جاہل انسان اپنا سمجھ بیٹھا ہے۔

ਬਟਾਊ ਸਿਉ ਜੋ ਲਾਵੈ ਨੇਹ ॥

بٹاؤُ سِؤ جو لاوے نیہہ

جو بھی آدمی مسافر سے محبت کرتا ہے،

ਤਾ ਕਉ ਹਾਥਿ ਨ ਆਵੈ ਕੇਹ ॥

تا کو ہاتھ نہ آوے کہہ

آخر کار اس کے ہاتھ کچھ نہیں آتا۔

ਮਨ ਹਰਿ ਕੇ ਨਾਮ ਕੀ ਪ੍ਰੀਤਿ ਸੁਖਦਾਈ ॥

من ہر کے نام کی پریت سُکھدائی

اے میرے دل ! رب کے نام کی محبت سکون بخش ہے۔

ਕਰਿ ਕਿਰਪਾ ਨਾਨਕ ਆਪਿ ਲਏ ਲਾਈ ॥੩॥

3 کر کِرپا نانک آپ لئے لائی۔

اے نانک ! واہے گرو ان کو اپنے ساتھ لگاتا ہے، جن پر وہ مہربانی کرتا ہے۔

ਮਿਥਿਆ ਤਨੁ ਧਨੁ ਕੁਟੰਬੁ ਸਬਾਇਆ ॥

مِتھیا تن دھن کُٹنب سبائیا

یہ جسم، مال و دولت اور خاندان سب جھوٹا ہے۔

ਮਿਥਿਆ ਹਉਮੈ ਮਮਤਾ ਮਾਇਆ ॥

مِتھیا ہومے ممتا مائیا

غرور، ممتا اور دولت بھی جھوٹے ہیں۔

ਮਿਥਿਆ ਰਾਜ ਜੋਬਨ ਧਨ ਮਾਲ ॥

مِتھئیا راج جوبن دھن مال

ریاست، جوانی، مال اور جائیداد سب سراب ہیں۔

ਮਿਥਿਆ ਕਾਮ ਕ੍ਰੋਧ ਬਿਕਰਾਲ ॥

مِتھیا کام کرودھ بِکرال

حرص و ہوس اور سخت غصہ سب فانی ہیں۔

ਮਿਥਿਆ ਰਥ ਹਸਤੀ ਅਸ੍ਵ ਬਸਤ੍ਰਾ ॥

مِتھیا رتھ ہستی اسوَ بسترا

خوب صورت رتھ، ہاتھی، گھوڑے اور بہترین لباس یہ سب فانی (جھوٹے) ہیں۔

ਮਿਥਿਆ ਰੰਗ ਸੰਗਿ ਮਾਇਆ ਪੇਖਿ ਹਸਤਾ ॥

مِتھیا رنگ سنگ مائیاپیکھ ہستا

دھن دولت جمع کرنے کی محبت، جسے دیکھ کر آدمی ہنستا ہے، یہ بھی باطل ہے۔

ਮਿਥਿਆ ਧ੍ਰੋਹ ਮੋਹ ਅਭਿਮਾਨੁ ॥

مِتھیا دھرو موہ ابھمان

دھوکہ، دنیاوی لگاؤ اور گھمنڈ بھی عارضی ہیں۔

ਮਿਥਿਆ ਆਪਸ ਊਪਰਿ ਕਰਤ ਗੁਮਾਨੁ ॥

مِتھیا آپس اوُپر کرت گُمان

اپنے اوپر گھمنڈ کرنا جھوٹ ہے۔

ਅਸਥਿਰੁ ਭਗਤਿ ਸਾਧ ਕੀ ਸਰਨ ॥

استھِر بھگت سادھ کی سرن

واہے گرو کی عبادت اور سنتوں کی پناہ یقینی ہے۔

ਨਾਨਕ ਜਪਿ ਜਪਿ ਜੀਵੈ ਹਰਿ ਕੇ ਚਰਨ ॥੪॥

4 نانک جپ جپ جِیوے ہر کے چرن۔

اے نانک ! بھگوان کے قدموں میں پڑ کر ہی مخلوق حقیقی زندگی جیتی ہے۔

ਮਿਥਿਆ ਸ੍ਰਵਨ ਪਰ ਨਿੰਦਾ ਸੁਨਹਿ ॥

مِتھیا سروَن پرنندا سُنیہہ

انسان کے وہ کان جھوٹے ہیں جو دوسروں کی برائی سنتے ہیں۔

ਮਿਥਿਆ ਹਸਤ ਪਰ ਦਰਬ ਕਉ ਹਿਰਹਿ ॥

مِتھیا ہست پر درب کو ہِریھ

۔ وہ ہاتھ بھی جھوٹے ہیں جو دوسروں کا پیسہ چراتے ہیں

ਮਿਥਿਆ ਨੇਤ੍ਰ ਪੇਖਤ ਪਰ ਤ੍ਰਿਅ ਰੂਪਾਦ ॥

مِتھیا نیتر پیکھت پر تریا رُوپاد

وہ آنکھیں جھوٹی ہیں، جو اجنبی عورت کا حسن دیکھتی ہیں۔

ਮਿਥਿਆ ਰਸਨਾ ਭੋਜਨ ਅਨ ਸ੍ਵਾਦ ॥

مِتھیا رسنا بھوجن ان سواد

وہ زبان بھی جھوٹی ہے جو پکوان اور دوسری لذتیں حاصل ہوتی ہیں۔

ਮਿਥਿਆ ਚਰਨ ਪਰ ਬਿਕਾਰ ਕਉ ਧਾਵਹਿ ॥

مِتھیا چرن پر بِکار کو دھاوہِ

وہ پیر جھوٹے ہیں، جو دوسروں کا برا کرنے کے لیے دوڑتے ہیں۔

ਮਿਥਿਆ ਮਨ ਪਰ ਲੋਭ ਲੁਭਾਵਹਿ ॥

مِتھیا من پر لوبھ لُبھاوہِ

وہ نفس بھی جھوٹا ہے جو دوسرے کے مال پر نیت خراب کرتا ہے۔

ਮਿਥਿਆ ਤਨ ਨਹੀ ਪਰਉਪਕਾਰਾ ॥

مِتھیا تن نہیں پراوپکارا

وہ جسم جھوٹا ہے، جو رفاہی کام نہیں کرتا۔

ਮਿਥਿਆ ਬਾਸੁ ਲੇਤ ਬਿਕਾਰਾ ॥

مِتھیا باس لیت بِکارا

وہ ناک بے کار ہے، جو نفسانی لذتوں کی بدبو سونگھ رہی ہے۔

ਬਿਨੁ ਬੂਝੇ ਮਿਥਿਆ ਸਭ ਭਏ ॥

بِن بُوجھے مِتھیا سبھ بھئے

ایسی سمجھ کے بنا ہر عضو فانی ہے۔

ਸਫਲ ਦੇਹ ਨਾਨਕ ਹਰਿ ਹਰਿ ਨਾਮ ਲਏ ॥੫॥

سپھل دیہہ نانک ہر ہر نام لئے۔ 5

اے نانک ! وہ جسم کامیاب ہے، جو ہری پریشور کا نام لیتا رہتا ہے۔

ਬਿਰਥੀ ਸਾਕਤ ਕੀ ਆਰਜਾ ॥

بِرتھی ساکت کی آرجا

ضعیف انسان کی زندگی بے کار ہے۔

ਸਾਚ ਬਿਨਾ ਕਹ ਹੋਵਤ ਸੂਚਾ ॥

ساچ بِنا کہہ ہووت سُوچا

سچ کے بنا وہ کیسے پاک ہو سکتا ہے؟

ਬਿਰਥਾ ਨਾਮ ਬਿਨਾ ਤਨੁ ਅੰਧ ॥

بِرتھا نام بِنا تن اندھ

(نام کے بنا جاہل مرد کا جسم بےکار ہے۔ (کیوں کہ

ਮੁਖਿ ਆਵਤ ਤਾ ਕੈ ਦੁਰਗੰਧ ॥

مُکھ آوت تا کے دُرگند

ان کے منہ سے بدبو آتی ہے۔

ਬਿਨੁ ਸਿਮਰਨ ਦਿਨੁ ਰੈਨਿ ਬ੍ਰਿਥਾ ਬਿਹਾਇ ॥

بِن سِمرن دِن ریَن بِرتھا بِہائے

رب کے ذکر بنا دن اور راتیں بے کار گزر جاتے ہیں،

ਮੇਘ ਬਿਨਾ ਜਿਉ ਖੇਤੀ ਜਾਇ ॥

میگھ بِنا جیو کھیتی جائے

جس طرح بارش کے بنا فصل تباہ ہو جاتی ہے۔

ਗੋਬਿਦ ਭਜਨ ਬਿਨੁ ਬ੍ਰਿਥੇ ਸਭ ਕਾਮ ॥

گوبند بھجن بِن بِرتھے سبھ کام

گووند کے بھجن کے بنا تمام کام بے کار ہیں۔

ਜਿਉ ਕਿਰਪਨ ਕੇ ਨਿਰਾਰਥ ਦਾਮ ॥

جیو کِرپن کے نِرارتھ دام

جیسے کنجوس آدمی کی دولت بے کار ہے۔

ਧੰਨਿ ਧੰਨਿ ਤੇ ਜਨ ਜਿਹ ਘਟਿ ਬਸਿਓ ਹਰਿ ਨਾਉ ॥

دھن دھن تے جن جِہہ گھٹ بسیو ہر ناؤ

وہ انسان بڑا خوش نصیب ہے، جس کے دل میں رب کا نام رہتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਤਾ ਕੈ ਬਲਿ ਬਲਿ ਜਾਉ ॥੬॥

6 نانک تا کےَ بل بل جاؤ۔

اے نانک ! میں ان پر قربان جاتا ہوں۔

ਰਹਤ ਅਵਰ ਕਛੁ ਅਵਰ ਕਮਾਵਤ ॥

رہت اَور کچھ اَور کماوت

آدمی کہتا کچھ ہے اور کرتا بالکل ہی کچھ اور ہے۔

ਮਨਿ ਨਹੀ ਪ੍ਰੀਤਿ ਮੁਖਹੁ ਗੰਢ ਲਾਵਤ ॥

من نہیں پریت مُکھوہ گنڈ لاوت

اس کے دل میں (رب کے لیے) محبت نہیں لیکن منہ سے بے فائدہ باتیں کرتا ہے۔

ਜਾਨਨਹਾਰ ਪ੍ਰਭੂ ਪਰਬੀਨ ॥

جانہار پربھو پربین

سب کچھ جاننے والا رب بڑا ہوشیار ہے

ਬਾਹਰਿ ਭੇਖ ਨ ਕਾਹੂ ਭੀਨ ॥

باہر بھیکھ نہ کاہو بھین

وہ کبھی) کسی کی ظاہری صورت سے راضی نہیں ہوتا۔)

ਅਵਰ ਉਪਦੇਸੈ ਆਪਿ ਨ ਕਰੈ ॥

اَور اُپدسے آپ نہ کرے

جو دوسروں کو اچھی باتیں بتاتا ہے اور خود اس پر عمل نہیں کرتا،

ਆਵਤ ਜਾਵਤ ਜਨਮੈ ਮਰੈ ॥

آوت جاوت جنمے مَرے

وہ (دنیا میں) آتا جاتا اور جیتا مرتا رہتا ہے۔

ਜਿਸ ਕੈ ਅੰਤਰਿ ਬਸੈ ਨਿਰੰਕਾਰੁ ॥

جِس کے انتر بسے نِرنکار

جس آدمی کے دل میں شکل و صورت سے پاک رب رہتا ہے،

ਤਿਸ ਕੀ ਸੀਖ ਤਰੈ ਸੰਸਾਰੁ ॥

تِس کی سیکھ ترے سنسار

اس کی تبلیغ سے سارا جہان (آفتوں سے) بچ جاتا ہے۔

ਜੋ ਤੁਮ ਭਾਨੇ ਤਿਨ ਪ੍ਰਭੁ ਜਾਤਾ ॥

جو تُم بھانے تِن پربھ جاتا

اے رب ! جو تجھے اچھے لگتے ہیں، صرف وہی تجھے جان سکتے ہیں۔

ਨਾਨਕ ਉਨ ਜਨ ਚਰਨ ਪਰਾਤਾ ॥੭॥

7 ۔ نانک اُن جن چرن پراتا

اے نانک ! میں ایسے عقیدت مندوں کے قدم چومتا ہوں۔

ਕਰਉ ਬੇਨਤੀ ਪਾਰਬ੍ਰਹਮੁ ਸਭੁ ਜਾਨੈ ॥

کرو بینتی پاربرہم سبھ جانےَ

میں اس پربرہما کے سامنے دعا کرتا ہوں، جو سب کچھ جانتا ہے۔

ਅਪਨਾ ਕੀਆ ਆਪਹਿ ਮਾਨੈ ॥

اپنا کیا آپہہ مانے

اپنی پیدا کی ہوئی مخلوق کو وہ خود ہی عزت عطا کرتا ہے۔

ਆਪਹਿ ਆਪ ਆਪਿ ਕਰਤ ਨਿਬੇਰਾ ॥

آپہہ آپ آپ کرت نبیرا

واہے گرو خود ہی (مخلوق کے اعمال کے مطابق) انصاف کرتا ہے۔

ਕਿਸੈ ਦੂਰਿ ਜਨਾਵਤ ਕਿਸੈ ਬੁਝਾਵਤ ਨੇਰਾ ॥

کسے دُور جناوت کسے بُجھاوت نیرا

کسی کو یہ احساس عطا کرتا ہے کہ واہے گرو ہمارے قریب ہے اور کسی کو لگتا ہے کہ واہے گرو کہیں دور ہے۔

ਉਪਾਵ ਸਿਆਨਪ ਸਗਲ ਤੇ ਰਹਤ ॥

اُپاو سیانپ سگل تے رہت

تمام کوششوں اور چالاکیوں سے واہے گرو بالاتر ہے۔

ਸਭੁ ਕਛੁ ਜਾਨੈ ਆਤਮ ਕੀ ਰਹਤ ॥

سبھ کچھ جانے آتم کی رہت

(کیونکہ) وہ آدمی کے دل کی کیفیت کو اچھی طرح سمجھتا ہے۔)

ਜਿਸੁ ਭਾਵੈ ਤਿਸੁ ਲਏ ਲੜਿ ਲਾਇ ॥

جِس بھاوے تِس لئے لڑ لائے

وہ اس کو اپنے ساتھ ملا لیتا ہے، جو اس کو بھلا لگتا ہے۔

ਥਾਨ ਥਨੰਤਰਿ ਰਹਿਆ ਸਮਾਇ ॥

تھان تھننتر رہیا سمائے

رب تمام جگہوں اور جگہوں کی دوری پر چھایا ہوا ہے۔

ਸੋ ਸੇਵਕੁ ਜਿਸੁ ਕਿਰਪਾ ਕਰੀ ॥

سو سیوک جِس کِرپا کری

جس پر واہے گرو رحم کرتا ہے وہی اس کا بندہ ہے۔

ਨਿਮਖ ਨਿਮਖ ਜਪਿ ਨਾਨਕ ਹਰੀ ॥੮॥੫॥

نِمکھ نِمکھ جپ نانک ہری ۔8۔5

اے نانک ! لمحہ لمحہ ہری کا ذکر کرتے رہو۔

ਸਲੋਕੁ ॥

سلوک

سلوک

ਕਾਮ ਕ੍ਰੋਧ ਅਰੁ ਲੋਭ ਮੋਹ ਬਿਨਸਿ ਜਾਇ ਅਹੰਮੇਵ ॥

کام کرودھ ار لوبھ موہ بِنس جائے اہنمیو

اے واہے گرو ! میری ہوس، غصہ، لالچ، حرص اور گھمنڈ ختم ہو جائے۔

ਨਾਨਕ ਪ੍ਰਭ ਸਰਣਾਗਤੀ ਕਰਿ ਪ੍ਰਸਾਦੁ ਗੁਰਦੇਵ ॥੧॥

1 ۔ نانک پربھ سرناگتی کر پرساد

میں تیری پناہ میں آیا ہوں۔ اے گرودیو ! مجھ پر ایسی مہربانی کریں۔

ਅਸਟਪਦੀ ॥

اسٹپدی

اشٹپدی۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਛਤੀਹ ਅੰਮ੍ਰਿਤ ਖਾਹਿ ॥

جِہہ پرساد چھتی امرت کھاہِ

اے مخلوق !) جس کے فضل سے تو چھتیس قسم کے لذیذ پکوان کھاتا ہے،)

ਤਿਸੁ ਠਾਕੁਰ ਕਉ ਰਖੁ ਮਨ ਮਾਹਿ ॥

تِس ٹھاکُر کو رکھ من ماہِ

اس رب کو اپنے دل میں یاد کر۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਸੁਗੰਧਤ ਤਨਿ ਲਾਵਹਿ ॥

جِہہ پرساد سُگندھت تن لاوہہ

جس کے فضل سے تم اپنے جسم پر خوشبو لگاتے ہو

ਤਿਸ ਕਉ ਸਿਮਰਤ ਪਰਮ ਗਤਿ ਪਾਵਹਿ ॥

تِس کو سِمرت پرم گت پاوہِ

اس کی عبادت کرنے سے تجھے نجات مل جائے گی۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਬਸਹਿ ਸੁਖ ਮੰਦਰਿ ॥

جہہ پرساد بسہہ سُکھ مندر

جس کی مہربانی سے تم محلوں میں خوش رہتے ہو،

ਤਿਸਹਿ ਧਿਆਇ ਸਦਾ ਮਨ ਅੰਦਰਿ ॥

تِسہہ دھیائے سدا من اندر

اپنے دل میں ہمیشہ اس کا دھیان کرو۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਗ੍ਰਿਹ ਸੰਗਿ ਸੁਖ ਬਸਨਾ ॥

جہہ پرساد گرِہ سنگ سُکھ بسنا

جس کے فضل سے تم اپنے گھر میں خوش رہو

ਆਠ ਪਹਰ ਸਿਮਰਹੁ ਤਿਸੁ ਰਸਨਾ ॥

آٹھ پہر سِمروہ تِس رسنا

اپنی زبان سے آٹھوں پہر اس کا ذکر کرو۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਰੰਗ ਰਸ ਭੋਗ ॥

جہہ پرساد رنگ رس بھوگ

اے نانک ! جس کی مہربانی سے رنگ برنگیاں، لذیذ پکوان اور چیزیں حاصل ہوتی ہیں،

ਨਾਨਕ ਸਦਾ ਧਿਆਈਐ ਧਿਆਵਨ ਜੋਗ ॥੧॥

1۔ نانک سدا دھیائیے دھیاون جوگ

۔ اس یاد رکھنے کے لائق واہے گرو کا ہمیشہ ذکر کرنا چاہیے

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਪਾਟ ਪਟੰਬਰ ਹਢਾਵਹਿ ॥

جہہ پرساد پاٹ پٹنبر ہڈاوہِ

جس کی مہربانی سے تم ریشمی لباس پہنتے ہو،

ਤਿਸਹਿ ਤਿਆਗਿ ਕਤ ਅਵਰ ਲੁਭਾਵਹਿ ॥

تِسہہ تیاگ کت اوَر لُبھاوہِ

اسے بھلا کر کیوں دوسروں میں مست ہو رہے ہو؟

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਸੁਖਿ ਸੇਜ ਸੋਈਜੈ ॥

جہہ پرساد سُکھ سیج سوئیجَے

جس کی مہربانی سے تم آرام دہ بستر پر سوتے ہو۔

ਮਨ ਆਠ ਪਹਰ ਤਾ ਕਾ ਜਸੁ ਗਾਵੀਜੈ ॥

من آٹھ پہر تا کا جس گاویجَے

اے میرے دل ! اس رب کی آٹھوں پہر حمد کرنا چاہیے۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਤੁਝੁ ਸਭੁ ਕੋਊ ਮਾਨੈ ॥

جہہ پرساد تُجھ سبھ کوؤ مانے

جس کی مہربانی سے ہر آدمی تیرا اعزاز و اکرام کرتا ہے۔

ਮੁਖਿ ਤਾ ਕੋ ਜਸੁ ਰਸਨ ਬਖਾਨੈ ॥

مُکھ تا کو جس رسن بکھانے

اپنے منہ اور زبان سے اس کی تعریف ہمیشہ بیان کر۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਤੇਰੋ ਰਹਤਾ ਧਰਮੁ ॥

جہہ پرساد تیرو رہتا دھرم

جس کے فضل سے تیرا دین قائم رہتا ہے

ਮਨ ਸਦਾ ਧਿਆਇ ਕੇਵਲ ਪਾਰਬ੍ਰਹਮੁ ॥

من سدا دھیائے کیول پار برہم

اے میرے دل ! تو ہمیشہ اس پربرہما کا ذکر کر۔

ਪ੍ਰਭ ਜੀ ਜਪਤ ਦਰਗਹ ਮਾਨੁ ਪਾਵਹਿ ॥

پربھ جی جپت درگہہ مان پاوہِ

عبادت کے لائق پریشور کی عبادت کرنے سے تو اس کے دربار میں مقام حاصل کرے گا۔

ਨਾਨਕ ਪਤਿ ਸੇਤੀ ਘਰਿ ਜਾਵਹਿ ॥੨॥

2 نانک پت سیتی گھر جاوہِ۔

اے نانک ! اس طرح تم عزت کے ساتھ اپنے ٹھکانے (آخرت) میں جاؤ گے۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਆਰੋਗ ਕੰਚਨ ਦੇਹੀ ॥

جہہ پرساد آروگ کنچن دیہی

اے دل ! جس کی مہربانی سے تجھے سونے جیسا خوبصورت جسم ملا ہے،

ਲਿਵ ਲਾਵਹੁ ਤਿਸੁ ਰਾਮ ਸਨੇਹੀ ॥

لِو لاوہ تِس رام سنیہی

اس محبوب رام کا وصال حاصل کر۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਤੇਰਾ ਓਲਾ ਰਹਤ ॥

جہہ پرساد تیرا اولا رہت

جس کی مہربانی سے تیرا پردہ رہتا ہے

ਮਨ ਸੁਖੁ ਪਾਵਹਿ ਹਰਿ ਹਰਿ ਜਸੁ ਕਹਤ ॥

من سُکھ پاوہہ ہرہر جس کہت

اس رب پریشور کی تعریف کرنے سے تم خوشی حاصل کرلو گے۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਤੇਰੇ ਸਗਲ ਛਿਦ੍ਰ ਢਾਕੇ ॥

جہہ پرساد تیرے سگل چِھدر ڈھاکے

جس کے مہربانی سے تیرے تمام گناہ چھپ جاتے ہیں۔

ਮਨ ਸਰਨੀ ਪਰੁ ਠਾਕੁਰ ਪ੍ਰਭ ਤਾ ਕੈ ॥

من سرنی پر ٹھاکُر پربھ تا کے

اے دل ! اُس رب پرمیشور کی پناہ لے۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਤੁਝੁ ਕੋ ਨ ਪਹੂਚੈ ॥

جِہہ پرساد تُجھ کو نہ پہُوچے

جس کے فضل سے کوئی تیرے برابر نہیں پہنچتا،

ਮਨ ਸਾਸਿ ਸਾਸਿ ਸਿਮਰਹੁ ਪ੍ਰਭ ਊਚੇ ॥

من ساس ساس سِمروہ پربھ اُوچے

اے میرے دل ! اپنی سانسوں کے ساتھ سب سے بڑے رب کو یاد کر۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਪਾਈ ਦ੍ਰੁਲਭ ਦੇਹ ॥

جِہہ پرساد پائی دُرلبھ دیہہ

جس کے کرم سے تجھے نایاب انسانی جسم ملا ہے،

ਨਾਨਕ ਤਾ ਕੀ ਭਗਤਿ ਕਰੇਹ ॥੩॥

3 نانک تا کی بھگت کریہہ۔

اے نانک ! اس بھگوان کی عبادت کیا کر۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਆਭੂਖਨ ਪਹਿਰੀਜੈ ॥

جِہہ پرساد آبھُوکھن پہِرِجے

جس کے فضل سے زیور پہنے جاتے ہیں،

ਮਨ ਤਿਸੁ ਸਿਮਰਤ ਕਿਉ ਆਲਸੁ ਕੀਜੈ ॥

من تِس سِمرت کیو آلس کیجے

اے دل ! اس کی عبادت کرتے ہوئے سستی کیوں کی جاتی ہے؟

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਅਸ੍ਵ ਹਸਤਿ ਅਸਵਾਰੀ ॥

جہہ پرساد اسو ہست اسواری

جس کی مہربانی سے تم گھوڑوں اور ہاتھیوں کی سواری کرتے ہو،

ਮਨ ਤਿਸੁ ਪ੍ਰਭ ਕਉ ਕਬਹੂ ਨ ਬਿਸਾਰੀ ॥

من تِس پربھ کو کبہُو نہ بِساری

اے دل ! اس واہے گرو کو کبھی مت بھول۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਬਾਗ ਮਿਲਖ ਧਨਾ ॥

جہہ پرساد باگ مِلکھ دھنا

جس کے فضل سے کھیتی، زمین اور دولت حاصل ہوئی ہے۔

ਰਾਖੁ ਪਰੋਇ ਪ੍ਰਭੁ ਅਪੁਨੇ ਮਨਾ ॥

راکھ پروئے پربھ اپنے منا

۔ اس واہے گرو کو اپنے ذہن میں پرو کر رکھ

ਜਿਨਿ ਤੇਰੀ ਮਨ ਬਨਤ ਬਨਾਈ ॥

جِن تیری من بنت بنائی

اے دل ! جس واہے گرو نے تجھےپیدا کیا ہے،

ਊਠਤ ਬੈਠਤ ਸਦ ਤਿਸਹਿ ਧਿਆਈ ॥

اُوٹھت بیٹھت سد تِسہہ دھیائی

اٹھتے بیٹھتے ہر وقت اس کا ذکر کرتے رہنا چاہیے۔

ਤਿਸਹਿ ਧਿਆਇ ਜੋ ਏਕ ਅਲਖੈ ॥

تسہہ دھیائے جو ایک الکھے

اے نانک ! اس پوشیدہ رب کے بارے میں غور کرو۔

ਈਹਾ ਊਹਾ ਨਾਨਕ ਤੇਰੀ ਰਖੈ ॥੪॥

4 ۔ ایِہا اوُہا نانکؔ تیری رکھےَ

وہ دنیا اور آخرت دونوں میں تیری حفاظت کرے گا۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਕਰਹਿ ਪੁੰਨ ਬਹੁ ਦਾਨ ॥

جِہہ پرساد کرِہ پُن بوہُ دان

جس کی مہربانی سے تم بڑے صدقہ و خیرات کرتے ہو،

ਮਨ ਆਠ ਪਹਰ ਕਰਿ ਤਿਸ ਕਾ ਧਿਆਨ ॥

من آٹھ پہر کر تِس کا دھیان

اے دل ! آٹھوں پہر اس کا ہی دھیان کرنا چاہیے۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਤੂ ਆਚਾਰ ਬਿਉਹਾਰੀ ॥

جِہہ پرساد توُ آچار بیوہاری

جس کی مہربانی سے تم مذہبی اعمال اور دنیاوی اعمال کرتے ہو،

ਤਿਸੁ ਪ੍ਰਭ ਕਉ ਸਾਸਿ ਸਾਸਿ ਚਿਤਾਰੀ ॥

تِس پربھ کو ساس ساس چِتاری

اپنی ہر ہر سانس میں اس رب کو یاد کرنا چاہیے۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਤੇਰਾ ਸੁੰਦਰ ਰੂਪੁ ॥

جِہہ پرساد تیرا سُندر رُوپ

جس کی مہربانی سے تیری خوبصورت شکل ہے

ਸੋ ਪ੍ਰਭੁ ਸਿਮਰਹੁ ਸਦਾ ਅਨੂਪੁ ॥

سو پربھ سِمروہُ سدا انُوپ

اس بے مثال رب کو ہمیشہ یاد کرنا چاہیے۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਤੇਰੀ ਨੀਕੀ ਜਾਤਿ ॥

جِہہ پرساد تیری نی کی جات

جس کی رحمت سے تجھے اعلیٰ (انسانی) ذات ملی ہے،

ਸੋ ਪ੍ਰਭੁ ਸਿਮਰਿ ਸਦਾ ਦਿਨ ਰਾਤਿ ॥

سو پربھ سِمر سدا دِن رات

ہمیشہ اس رب کو دن رات سوچ۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਤੇਰੀ ਪਤਿ ਰਹੈ ॥

جِہہ پرساد تیری پت رہےَ

جس کی مہربانی سے تیری شہرت برقرار رہی ہے،

ਗੁਰ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਨਾਨਕ ਜਸੁ ਕਹੈ ॥੫॥

5 گُر پرساد نانک جس کہےَ۔

اے نانک ! گرو کے فضل سے اس کی عظمت بیان کیا کر۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਸੁਨਹਿ ਕਰਨ ਨਾਦ ॥

جِہہ پرساد سُنہہ کرن ناد

جس کی رحمت سے تو کانوں سے الفاظ سنتا ہے۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਪੇਖਹਿ ਬਿਸਮਾਦ ॥

جِہہ پرساد پیکھہہ بِسماد

جس کی رحمت سے تو حیرت انگیز عجائبات دیکھتا ہے۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਬੋਲਹਿ ਅੰਮ੍ਰਿਤ ਰਸਨਾ ॥

جِہہ پرساد بولہہ امرت رسنا

جس کی رحمت سے تو اپنی زبان سے میٹھے بول بولتا ہے۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਸੁਖਿ ਸਹਜੇ ਬਸਨਾ ॥

جِہہ پرساد سُکھ سہجے بسنا

جس کی مہربانی سے تو ابتدائےپیدائش سے ہی آرام سے رہتا ہے۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਹਸਤ ਕਰ ਚਲਹਿ ॥

جہہ پرساد ہست کر چلہہ

جس کی رحمت سے تیرے ہاتھ ملتے اور کام کرتے ہیں۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਸੰਪੂਰਨ ਫਲਹਿ ॥

جہہ پرساد سنپوُرن پھلہہ

جس کی رحمت سے تیرے تمام کام مکمل ہوتے ہیں۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਪਰਮ ਗਤਿ ਪਾਵਹਿ ॥

جہہ پرساد پرم گت پاوہِ

جس کی رحمت سے تجھے نجات ملتی ہے۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਸੁਖਿ ਸਹਜਿ ਸਮਾਵਹਿ ॥

جہہ پرساد سُکھ سہج سماوہِ

جس کی رحمت سے تم آسانی خوشیوں میں سما جاؤ گے،

ਐਸਾ ਪ੍ਰਭੁ ਤਿਆਗਿ ਅਵਰ ਕਤ ਲਾਗਹੁ ॥

ایسا پربھ تیاگ اور کت لاگو

ایسے رب کو چھوڑ کر تم کیوں کسی دوسرے سے لگ رہے ہو؟

ਗੁਰ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਨਾਨਕ ਮਨਿ ਜਾਗਹੁ ॥੬॥

گُر پرساد نانک من جاگو۔ 6

اے نانک ! گرو کی مہربانی سے، اپنے دل کو واہے گرو کی طرف بیدار کر۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਤੂੰ ਪ੍ਰਗਟੁ ਸੰਸਾਰਿ ॥

جِہہ پرساد تُوں پرگٹ سنسار

جس کی مہربانی سے تو دنیا میں مشہور ہوا ہے،

ਤਿਸੁ ਪ੍ਰਭ ਕਉ ਮੂਲਿ ਨ ਮਨਹੁ ਬਿਸਾਰਿ ॥

تِس پربھ کو مُول نہ منہو بِسار

اس رب کو کبھی اپنے دل سے نہ بھلا۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਤੇਰਾ ਪਰਤਾਪੁ ॥

جِہہ پرساد تیرا پرتاپ

جس کی مہربانی سے تیری شان و شوکت بنی ہے،

ਰੇ ਮਨ ਮੂੜ ਤੂ ਤਾ ਕਉ ਜਾਪੁ ॥

رے من مُوڑ تُو تا کو جاپ

اے میرے نادان دل ! تو اس کی عبادت کرتا رہ۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਤੇਰੇ ਕਾਰਜ ਪੂਰੇ ॥

جِہہ پرساد تیرے کارج پُورے

جس کی رحمت سے تیرے تمام کام پورے ہوئے ہیں،

ਤਿਸਹਿ ਜਾਨੁ ਮਨ ਸਦਾ ਹਜੂਰੇ ॥

تِسہہ جان من سدا ہجُورے

اپنے دل میں اس کو ہمیشہ قریب سمجھ ۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਤੂੰ ਪਾਵਹਿ ਸਾਚੁ ॥

جِہہ پرساد تُوں پاوہِ ساچ

جس کی رحمت سے تجھے سچائی حاصل ہوتی ہے،

ਰੇ ਮਨ ਮੇਰੇ ਤੂੰ ਤਾ ਸਿਉ ਰਾਚੁ ॥

رے من میرے تُوں تا سیو راچ

اے میرے دل ! تو اس سے محبت کر۔

ਜਿਹ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਸਭ ਕੀ ਗਤਿ ਹੋਇ ॥

جہہ پرساد سبھ کی گت ہوئے

جس کی مہربانی سے سب کا کام چلتا ہے،

ਨਾਨਕ ਜਾਪੁ ਜਪੈ ਜਪੁ ਸੋਇ ॥੭॥

7 ۔ نانک جپ جپےَ جپ سوئے

اے نانک ! اس رب کے نام کا ایک رس جاپ کرنا چاہیے۔

ਆਪਿ ਜਪਾਏ ਜਪੈ ਸੋ ਨਾਉ ॥

آپ جپائے جپےَ سو ناؤ

وہی بندہ واہے گرو کا نام لیتا ہے، جسے وہ خود ذکر کی توفیق دیتا ہے۔

ਆਪਿ ਗਾਵਾਏ ਸੁ ਹਰਿ ਗੁਨ ਗਾਉ ॥

آپ گوائے سو ہر گُن گاؤ

صرف وہی واہے گرو کی تسبیح کرتا ہے جسے وہ خود تسبیح کرنے کی توفیق دیتا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕਿਰਪਾ ਤੇ ਹੋਇ ਪ੍ਰਗਾਸੁ ॥

پربھ کِرپا تے ہوئے پرگاس

رب کے فضل سے روشنی ہوتی ہے۔

ਪ੍ਰਭੂ ਦਇਆ ਤੇ ਕਮਲ ਬਿਗਾਸੁ ॥

پربھوُ دئیا تے کمل بِگاس

رب کی مہربانی سے دل کنول کی طرح کھلا ہوا ہوتا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਸੁਪ੍ਰਸੰਨ ਬਸੈ ਮਨਿ ਸੋਇ ॥

پربھ سُوپرسن بسےَ من سوئے

جب رب راضی ہوتا ہے، تو آدمی کے دل میں آکر رہنے لگتا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਦਇਆ ਤੇ ਮਤਿ ਊਤਮ ਹੋਇ ॥

پربھ دئیا تے مت اُوتم ہوئے

رب کی رحمت سے آدمی کی عقل کامل ہو جاتی ہے۔

ਸਰਬ ਨਿਧਾਨ ਪ੍ਰਭ ਤੇਰੀ ਮਇਆ ॥

سرب نِدھان پربھ تیری مئیا

اے رب ! تمام خزانے تیری رحمت میں ہیں۔

ਆਪਹੁ ਕਛੂ ਨ ਕਿਨਹੂ ਲਇਆ ॥

آپہو کچھُو نہ کِن ہُو لئیا

اپنے آپ کسی کو کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔

ਜਿਤੁ ਜਿਤੁ ਲਾਵਹੁ ਤਿਤੁ ਲਗਹਿ ਹਰਿ ਨਾਥ ॥

جِت جِت لاوُہ تِت لگے ہر ناتھ

اے ہری پریشور ! تم جہاں مخلوق کو لگاتے ہو، وہ ادھر ہی لگ جاتے ہیں.

ਨਾਨਕ ਇਨ ਕੈ ਕਛੂ ਨ ਹਾਥ ॥੮॥੬॥

6۔8۔ نانک اِن کےَ کچھُو نہ ہاتھ

اے نانک ! ان مخلوقات کے بس میں کچھ نہیں ہے۔

ਸਲੋਕੁ ॥

سلوک

شلوک

ਅਗਮ ਅਗਾਧਿ ਪਾਰਬ੍ਰਹਮੁ ਸੋਇ ॥

اگم اگادھ پاربرہم سوئے

وہ شکل و صورت سے پاک رب خیالات سے پرے اور ابدی ہے۔

ਜੋ ਜੋ ਕਹੈ ਸੁ ਮੁਕਤਾ ਹੋਇ ॥

جو جو کہے سوَ مُکتا ہوئے

جو کوئی بھی اس کے نام کا ذکر کرتا ہے وہ نجات پاتا ہے۔

ਸੁਨਿ ਮੀਤਾ ਨਾਨਕੁ ਬਿਨਵੰਤਾ ॥

سُن میتا نانک بِنونتا

نانک دعا کرتا ہے: اے میرے دوست ! غور سے سن،

ਸਾਧ ਜਨਾ ਕੀ ਅਚਰਜ ਕਥਾ ॥੧॥

1 ۔ سادھ جنا کی اچرج کتھا

سادھوؤں کی کہانی بڑی انوکھی ہے۔

ਅਸਟਪਦੀ ॥

اسٹپدی

اشٹپدی۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਮੁਖ ਊਜਲ ਹੋਤ ॥

سادھ کے سنگ مُکھ اُوجل ہوُت

سادھوؤں کی صحبت سے چہرہ نورانی ہو جاتا ہے۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਮਲੁ ਸਗਲੀ ਖੋਤ ॥

سادھ سنگ مل سگلی کھوت

سادھوؤں کی صحبت سے خرابیوں کا تمام میل دور ہو جاتا ہے۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਮਿਟੈ ਅਭਿਮਾਨੁ ॥

سادھ کے سنگ مٹے ابھمان

سادھوؤں کی صحبت سے تکبر مٹ جاتا ہے۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਪ੍ਰਗਟੈ ਸੁਗਿਆਨੁ ॥

سادھ کے سنگ پرگٹے سُگیان

سادھوؤں کی صحبت سے اپنے علم کا پتہ چلتا ہے۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਬੁਝੈ ਪ੍ਰਭੁ ਨੇਰਾ ॥

سادھ کے سنگ بُجھے پربھ نیرا

سادھوؤں کی صحبت سے رب قریب معلوم ہوتا ہے۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਸਭੁ ਹੋਤ ਨਿਬੇਰਾ ॥

سادھ سنگ سبھ ہوت نبیرا

سادھوؤں کی صحبت سے تمام جھگڑے حل ہوتے ہیں۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਪਾਏ ਨਾਮ ਰਤਨੁ ॥

سادھ کے سنگ پائے نام رتن

سادھوؤں کی صحبت سے نام اور جواہرات حاصل ہوتے ہیں۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਏਕ ਊਪਰਿ ਜਤਨੁ ॥

سادھ کے سنگ ایک اُوپر جتن

سادھوؤں کی صحبت میں آدمی صرف ایک واہے گرو کے لیے کوشش کرتا ہے۔

ਸਾਧ ਕੀ ਮਹਿਮਾ ਬਰਨੈ ਕਉਨੁ ਪ੍ਰਾਨੀ ॥

سادھ کی مہما برنے کوَن پرانی

کون سی مخلوق سادھوؤں کی عظمت بیان کر سکتی ہے؟

ਨਾਨਕ ਸਾਧ ਕੀ ਸੋਭਾ ਪ੍ਰਭ ਮਾਹਿ ਸਮਾਨੀ ॥੧॥

1 نانک سادھ کی سوبھا پربھ ماہِ سمانی۔

اے نانک ! سادھوؤں کی شان رب کی عظمت میں ضم ہو جاتی ہے۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਅਗੋਚਰੁ ਮਿਲੈ ॥

سادھ کے سنگ اگوچر ملے

سادھوؤں کی صحبت سے غیر مرئی واہے گرو مل جاتا ہے۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਸਦਾ ਪਰਫੁਲੈ ॥

سادھ کے سنگ سدا پرپھُلے

سادھوؤں کی صحبت سے مخلوق سدا خوش و خرم رہتی ہے۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਆਵਹਿ ਬਸਿ ਪੰਚਾ ॥

سادھ کے سنگ آوہِ بس پنچا

سادھوؤں کی صحبت سے پانچ دشمن (شہوت، غصہ، لالچ، حرص، گھمنڈ) قابو میں آجاتے ہیں۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਅੰਮ੍ਰਿਤ ਰਸੁ ਭੁੰਚਾ ॥

سادھ سنگ امرت رس بھُنچا

سادھوؤں کی صحبت سے آدمی امرت نام کا مزہ چکھ لیتا ہے۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਹੋਇ ਸਭ ਕੀ ਰੇਨ ॥

سادھ سنگ ہوئے سبھ کی رین

سادھوؤں کی صحبت سے آدمی سب کی دھول بن جاتا ہے۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਮਨੋਹਰ ਬੈਨ ॥

سادھ کے سنگ منوہر بیَن

سادھوؤں کی صحبت سے گفتگو دل پسند ہو جاتی ہے۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਨ ਕਤਹੂੰ ਧਾਵੈ ॥

سادھ کے سنگ نہ کتہوں دھاوے

سادھوؤں کی صحبت سے ذہن کہیں نہیں جاتا۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਅਸਥਿਤਿ ਮਨੁ ਪਾਵੈ ॥

سادھ سنگ استِھت من پاوے

سادھوؤں کی صحبت سے دل ثابت قدمی حاصل کر لیتا ہے۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਮਾਇਆ ਤੇ ਭਿੰਨ ॥

سادھ کے سنگ مائیا تے بھِن

سادھوؤں کی صحبت میں یہ دولت سے نجات حاصل کر لیتا ہے۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਨਾਨਕ ਪ੍ਰਭ ਸੁਪ੍ਰਸੰਨ ॥੨॥

2 ۔ سادھ سنگ نانک پربھ سوپرسن

اے نانک ! سادھوؤں کی صحبت میں رہنے سے رب راضی ہو جاتا ہے۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਦੁਸਮਨ ਸਭਿ ਮੀਤ ॥

سادھ سنگ دُسمن سبھ میت

سادھو کی صحبت سے سبھی دشمن بھی دوست بن جاتے ہیں۔

ਸਾਧੂ ਕੈ ਸੰਗਿ ਮਹਾ ਪੁਨੀਤ ॥

سادھُو کے سنگ مہا پُنیت

سادھو کی صحبت سے آدمی مکمل پاک ہو جاتا ہے۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਕਿਸ ਸਿਉ ਨਹੀ ਬੈਰੁ ॥

سادھ سنگ کِس سیو نہیں بَیر

سادھوؤں کی صحبت سے وہ کسی سے دشمنی نہیں رکھتا۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਨ ਬੀਗਾ ਪੈਰੁ ॥

سادھ کے سنگ نہ بیگا پیَر

سادھوؤں کی صحبت میں رہنے سے آدمی برے راستے کی طرف قدم نہیں بڑھاتا۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਨਾਹੀ ਕੋ ਮੰਦਾ ॥

سادھ کے سنگ ناہی کو مندا

سادھو کی صحبت سے کوئی برا دکھائی نہیں دیتا۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਜਾਨੇ ਪਰਮਾਨੰਦਾ ॥

سادھ سنگ جانے پرمانندا

سادھوؤں کی صحبت سے آدمی عظیم خوشی کے مالک واہے گرو کو ہی جانتا ہے۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਨਾਹੀ ਹਉ ਤਾਪੁ ॥

سادھ کے سنگ ناہی ہَوں تاپ

سادھوؤں کی صحبت سے آدمی کا گھمنڈ ختم ہو جاتا ہے۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਤਜੈ ਸਭੁ ਆਪੁ ॥

سادھ کے سنگ تجے سبھ آپ

سادھوؤں کی صحبت سے آدمی سارا غرور چھوڑ دیتا ہے۔

ਆਪੇ ਜਾਨੈ ਸਾਧ ਬਡਾਈ ॥

آپے جانے سادھ بڈائی

واہے گرو خود ہی سادھوؤں کی عظمت کو جانتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਸਾਧ ਪ੍ਰਭੂ ਬਨਿ ਆਈ ॥੩॥

3 نانک سادھ پربھو بن آئی۔

اے نانک ! سادھو اور پرمیشور کی محبت پختہ ہو جاتی ہے۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਨ ਕਬਹੂ ਧਾਵੈ ॥

سادھ کے سنگ نہ کبہوُ دھاوے

سادھو کی صحبت سے مخلوق کا دل کبھی نہیں بھٹکتا۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਸਦਾ ਸੁਖੁ ਪਾਵੈ ॥

سادھ کے سنگ سدا سُکھ پاوے

سادھو کے صحبت سے، وہ سدا خوشی حاصل کرتا ہے۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਬਸਤੁ ਅਗੋਚਰ ਲਹੈ ॥

سادھ سنگ بست اگوچر لہے

سادھوؤں کی صحبت سے نام والی نادیدہ چیز حاصل ہو جاتی ہے۔

ਸਾਧੂ ਕੈ ਸੰਗਿ ਅਜਰੁ ਸਹੈ ॥

سادھوُ کے سنگ اجر سہے

سادھوؤں کی صحبت سے آدمی سست نہ ہونے والی طاقت کو برداشت کر لیتا ہے۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਬਸੈ ਥਾਨਿ ਊਚੈ ॥

سادھ کے سنگ بسے تھان اُوچے

سادھوؤں کی صحبت سے مخلوق اعلیٰ مقام پر رہتی ہے۔

ਸਾਧੂ ਕੈ ਸੰਗਿ ਮਹਲਿ ਪਹੂਚੈ ॥

سادھوُ کے سنگ محل پہوُچے

سادھوؤں کی صحبت میں رہنے سے آدمی روح کی حقیقت تک پہنچتا ہے۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਦ੍ਰਿੜੈ ਸਭਿ ਧਰਮ ॥

سادھ کے سنگ دِرڑھے سبھ دھرم

سادھوؤں کی صحبت سے مخلوق کا مذہب پوری طرح مستحکم ہو جاتا ہے۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਕੇਵਲ ਪਾਰਬ੍ਰਹਮ ॥

سادھ کے سنگ کیول پاربرہم

سادھوؤں کی صحبت میں رہنے سے آدمی صرف شکل و صورت سے پاک ذات کی ہی عبادت کرتا ہے۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਪਾਏ ਨਾਮ ਨਿਧਾਨ ॥

سادھ کے سنگ پائے نام نِدھان

سادھوؤں کی صحبت میں رہنے سے آدمی نام کی صورت میں خزانہ حاصل کرتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਸਾਧੂ ਕੈ ਕੁਰਬਾਨ ॥੪॥

4نانک سادھُو کے قُربان۔

اے نانک ! میں ان سادھوؤں پر تن من سے نچھاور ہوں۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਸਭ ਕੁਲ ਉਧਾਰੈ ॥

سادھ کے سنگ سبھ کُل اُدھارے

سادھوؤں کی صحبت کے ذریعے سے آدمی کی پوری نسل کی نجات ہو جاتی ہے۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਸਾਜਨ ਮੀਤ ਕੁਟੰਬ ਨਿਸਤਾਰੈ ॥

سادھسنگ ساجن میت کُٹنب نِستارے

سادھوؤں کی صحبت میں رہنے سے آدمی کے دوست احباب کائنات کے سمندر سے نجات پا جاتے ہیں۔

ਸਾਧੂ ਕੈ ਸੰਗਿ ਸੋ ਧਨੁ ਪਾਵੈ ॥

سادھوُ کے سنگ سو دھن پاوَے

سادھوؤں کی صحبت میں رہنے سے وہ دولت حاصل ہوجاتی ہے۔

ਜਿਸੁ ਧਨ ਤੇ ਸਭੁ ਕੋ ਵਰਸਾਵੈ ॥

جِس دھن تے سبھ کو ورساوَے

جس دولت سے ہر آدمی فائدہ حاصل کرتا ہے اور پر سکون ہوجاتا ہے۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਧਰਮ ਰਾਇ ਕਰੇ ਸੇਵਾ ॥

سادھ سنگ دھرم رائے کرے سیوا

سادھوؤں کی صحبت میں رہنے سے یمراج بھی خدمت کرتا ہے۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਸੋਭਾ ਸੁਰਦੇਵਾ ॥

سادھ سنگ سوبھا سُر دیوا

جو سادھوؤں کی صحبت میں رہتا ہے، فرشتے اور دیوتا بھی اس کی تعریف کرتے ہیں۔

ਸਾਧੂ ਕੈ ਸੰਗਿ ਪਾਪ ਪਲਾਇਨ ॥

سادھوُ کے سنگ پاپ پلائن

سادھوؤں کی صحبت سے سارے گناہ ختم ہو جاتے ہیں۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਅੰਮ੍ਰਿਤ ਗੁਨ ਗਾਇਨ ॥

سادھ سانگ امرت گُن گائن

سادھوؤں کی صحبت کے ذریعے آدمی امرت نام کی تسبیح پڑھتا ہے۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਸ੍ਰਬ ਥਾਨ ਗੰਮਿ ॥

سادھ کے سنگ سرب تھان گم

سادھوؤں کی صحبت کے ذریعے آدمی کی تمام جگہوں پر پہنچ ہو جاتی ہے۔

ਨਾਨਕ ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਸਫਲ ਜਨੰਮ ॥੫॥

5 ۔ نانک سادھ کے سنگ سفل جنم

اے نانک ! سادھوؤں کی صحبت میں رہنے سے انسان کی زندگی کامیاب ہوتی ہے۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਨਹੀ ਕਛੁ ਘਾਲ ॥

سادھ کے سنگ نہیں کچھ گھال

سادھوؤں کی صحبت میں رہ کر انسان کو محنت نہیں کرنی پڑتی۔

ਦਰਸਨੁ ਭੇਟਤ ਹੋਤ ਨਿਹਾਲ ॥

دُرسن بھیٹت ہوت نِہال

سادھوؤں کے دیدار اور ان کے دربار میں نذرانہ پیش کرنے انسان میں شکر گزاری کی صفت پیدا ہوتی ہے۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਕਲੂਖਤ ਹਰੈ ॥

سادھ کےَ سنگ کلُوکھت ہرے

سادھوؤں کی صحبت سے انسان کے تمام گناہ مٹ جاتے ہیں۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਨਰਕ ਪਰਹਰੈ ॥

سادھ کےَ سنگ نرکُ پرہرے

کی صحبت سے انسان جہنم سے نجات پا جاتا ہے۔ سادھوؤں

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਈਹਾ ਊਹਾ ਸੁਹੇਲਾ ॥

سادھ کے سنگ ایہا اُوہا سُوہیلا

سادھوؤں کی صحبت سے مخلوق مقام آخرت میں عذاب سے نجات پاتا ہے۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਬਿਛੁਰਤ ਹਰਿ ਮੇਲਾ ॥

سادھ سنگ بِچھرت ہر میلا

سادھوؤں کی صحبت کی برکت سے رب سے دور شخص اس سے مل جاتا ہے۔

ਜੋ ਇਛੈ ਸੋਈ ਫਲੁ ਪਾਵੈ ॥

جو اِچھےَ سوئی پھل پاوے

انسان کو اس کی خواہش کے مطابق پھل ملتا ہے۔ سادھوؤں کی صحبت کی برکت سے

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਨ ਬਿਰਥਾ ਜਾਵੈ ॥

سادھ کےَ سنگ نہ بِرتھا جاوے

سادھوؤں کی صحبت سے انسان خالی ہاتھ نہیں جاتا۔

ਪਾਰਬ੍ਰਹਮੁ ਸਾਧ ਰਿਦ ਬਸੈ ॥

پاربرہم سادھ رِد بسے

برہما رب کا بسیرا سادھؤں کے دلوں میں ہوتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਉਧਰੈ ਸਾਧ ਸੁਨਿ ਰਸੈ ॥੬॥

6 ۔ نانک اُودھرے سادھ سُن رسے

اے نانک ! سادھوؤں کی زبانوں سے واہے گرو کا نام سن کر انسان پار ہو جاتا ہے۔(ہر منزل تک رسائی آسان ہو جاتی ہے)

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਸੁਨਉ ਹਰਿ ਨਾਉ ॥

سادھ کے سنگ سُنو ہر ناؤ

سادھو کی صحبت میں رہ کر رب کا نام سنو۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਹਰਿ ਕੇ ਗੁਨ ਗਾਉ ॥

سادھ سنگ ہر کے گُن گاؤ

سادھؤں کی صحبت میں واہے گرو کی بڑائی بیان کرو۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਨ ਮਨ ਤੇ ਬਿਸਰੈ ॥

سادھ کے سنگ نہ من تے بِسرے

سادھؤں کی صحبت میں رہنے سے انسان کا دل رب کی یاد سے غافل نہیں ہوتا۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਸਰਪਰ ਨਿਸਤਰੈ ॥

سادھ سنگ سرپر نِسترے

سادھؤں کی صحبت میں وہ بالیقین جذبات کے سمندر سے نجات پاتا ہے۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਲਗੈ ਪ੍ਰਭੁ ਮੀਠਾ ॥

سادھ کے سنگ لگے پربھ میٹھا

سادھوؤں کی صحبت میں رہنے سے انسان کو رب پیارا محسوس کرتا ہے۔

ਸਾਧੂ ਕੈ ਸੰਗਿ ਘਟਿ ਘਟਿ ਡੀਠਾ ॥

سادھوُ کے سنگ گھٹ گھٹ ڈیٹھا

سادھوؤں کی صحبت میں رہنے سے رب ہر ایک دل میں ظاہر ہوتا ہے۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਭਏ ਆਗਿਆਕਾਰੀ ॥

سادھ سنگ بھئے آگیا کاری

سادھوؤں کی صحبت میں رہنے سے انسان واہے گرو کا فرمانبردار بندہ ہو جاتا ہے۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਗਤਿ ਭਈ ਹਮਾਰੀ ॥

سادھ سنگ گت بھئی ہماری

سادھوؤں کی صحبت میں ہمیں تیز رفتاری حاصل ہوئی ہے۔

ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ਮਿਟੇ ਸਭਿ ਰੋਗ ॥

سادھ کے سنگ مٹے سبھ روگ

سادھوؤں کی صحبت میں رہنے سے تمام بیماریوں سے نجات ملتی ہے۔

ਨਾਨਕ ਸਾਧ ਭੇਟੇ ਸੰਜੋਗ ॥੭॥

7 ۔ نانک سادھ بھیٹے سنجوگ

اے نانک ! اتفاق سے ہی سادھو حضرات ملتے ہیں۔

ਸਾਧ ਕੀ ਮਹਿਮਾ ਬੇਦ ਨ ਜਾਨਹਿ ॥

سادھ کی مہما بید نہ جانہہ

سادھو کی شان وید بھی نہیں جانتے۔

ਜੇਤਾ ਸੁਨਹਿ ਤੇਤਾ ਬਖਿਆਨਹਿ ॥

جے تا سُنہہ تے تا بکھیانے

وہ ان کے بارے میں جتنا سنتے ہیں، اتنا ہی بیان کرتے ہیں۔

ਸਾਧ ਕੀ ਉਪਮਾ ਤਿਹੁ ਗੁਣ ਤੇ ਦੂਰਿ ॥

سادھ کی اُپما تیہہ گُن تے دُور

سادھو کی اپما (موازنہ) تینوں ہی خوبیوں سے دور ہے۔

ਸਾਧ ਕੀ ਉਪਮਾ ਰਹੀ ਭਰਪੂਰਿ ॥

سادھ کی اُپما رہی بھرپور

سادھو سے اس کی صفتوں میں موازنہ ہر جگہ موجود ہے۔

ਸਾਧ ਕੀ ਸੋਭਾ ਕਾ ਨਾਹੀ ਅੰਤ ॥

سادھ کی سوبھا کا ناہی انت

سادھو کی ظاہری و باطنی چمک کی کوئی انتہا نہیں۔

ਸਾਧ ਕੀ ਸੋਭਾ ਸਦਾ ਬੇਅੰਤ ॥

سادھ کی سوبھا سدا بے انت

سادھو کی ظاہری و باطنی خوبصورتی لازوال ہے۔

ਸਾਧ ਕੀ ਸੋਭਾ ਊਚ ਤੇ ਊਚੀ ॥

سادھ کی سوبھا اُوچ تے اُوچی

سادھو کی ظاہری و باطنی چمک سب سے زیادہ ہے۔

ਸਾਧ ਕੀ ਸੋਭਾ ਮੂਚ ਤੇ ਮੂਚੀ ॥

سادھ کی سوبھا مُوچ تے مُوچی

سادھو کی ظاہری و باطنی خوبصورتی سب سے بڑی ہے۔

ਸਾਧ ਕੀ ਸੋਭਾ ਸਾਧ ਬਨਿ ਆਈ ॥

سادھ کی سوبھا سادھ بن آئی

سادھو کی ظاہری و باطنی خوبصورتی صرف سادھو کے لئے ہی موزوں ہے۔

ਨਾਨਕ ਸਾਧ ਪ੍ਰਭ ਭੇਦੁ ਨ ਭਾਈ ॥੮॥੭॥

7۔8 نانک سادھ پربھ بھید نہ بھائی۔

نانک کا بیان ہے کہ اے میرے بھائی ! سادھو اور رب میں کوئی فرق نہیں ہے۔

ਸਲੋਕੁ ॥

سلوک

شلوک

ਮਨਿ ਸਾਚਾ ਮੁਖਿ ਸਾਚਾ ਸੋਇ ॥

من ساچا مُکھ ساچا سوئے

جس کا دل و زبان دونوں سچا ہے۔

ਅਵਰੁ ਨ ਪੇਖੈ ਏਕਸੁ ਬਿਨੁ ਕੋਇ ॥

اَور نہ پے کھےَ اے کس بِن کوئے

اور جو ایک رب کے سوا کسی دوسرے کو نہیں دیکھتا۔

ਨਾਨਕ ਇਹ ਲਛਣ ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਹੋਇ ॥੧॥

1 ۔ نانک ایہہ لچھن برہم گیانی ہوئے

اے نانک ! یہ خوبیاں پربیشر کی معرفت رکھنے والوں کے ہوتے ہیں۔

ਅਸਟਪਦੀ ॥

اسٹپدی

اشٹپدی۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਸਦਾ ਨਿਰਲੇਪ ॥

برہم گیانی سدا نِرلیپ

واہے گرو کی معرفت رکھنے والا ہمیشہ تارک الدنیا ہوتا ہے۔

ਜੈਸੇ ਜਲ ਮਹਿ ਕਮਲ ਅਲੇਪ ॥

جیسے جل میہہ کمل الیپ

جیسے پانی میں کنول کا پھول صاف ہوتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਸਦਾ ਨਿਰਦੋਖ ॥

برہم گیانی سدا نِردوکھ

رب کی معرفت رکھنے والا ہمیشہ معصوم ہوتا ہے۔

ਜੈਸੇ ਸੂਰੁ ਸਰਬ ਕਉ ਸੋਖ ॥

جیسے سُور سرب کو سوکھ

جیسے سورج تمام (رسوں) کو خشک کر دیتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕੈ ਦ੍ਰਿਸਟਿ ਸਮਾਨਿ ॥

برہم گیانی کےَ دِرسٹ سمان

سب کو ایک نظر سے دیکھتا ہے۔ واہے گرو کی معرفت رکھنے والا

ਜੈਸੇ ਰਾਜ ਰੰਕ ਕਉ ਲਾਗੈ ਤੁਲਿ ਪਵਾਨ ॥

جیَسے راج رنک کو لاگےَ تُل پوان

جیسے ہوا؛ بادشاہ اور فقیر کو یکساں لگتی ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕੈ ਧੀਰਜੁ ਏਕ ॥

برہم گیانی کےَ دھیرج ایک

پریشر کی معرفت رکھنے والے انسان کی رواداری ایک جیسی ہوتی ہے۔

ਜਿਉ ਬਸੁਧਾ ਕੋਊ ਖੋਦੈ ਕੋਊ ਚੰਦਨ ਲੇਪ ॥

جیو بسُدھا کوؤ کھودے کوؤ چندن لیپ

جیسے کوئی زمین کھود رہا ہے اور کوئی صندل کی لکڑی کا پیسٹ لگا رہا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕਾ ਇਹੈ ਗੁਨਾਉ ॥

برہم گیانی کا ایہہ گُناؤ

خوبی ہے۔ پریشر کی معرفت رکھنے والے انسان کی یہی

ਨਾਨਕ ਜਿਉ ਪਾਵਕ ਕਾ ਸਹਜ ਸੁਭਾਉ ॥੧॥

1 نانک جیو پاوک کا سہج سُبھاؤ۔

اے نانک ! جس طرح آگ کی گرمی فطری ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਨਿਰਮਲ ਤੇ ਨਿਰਮਲਾ ॥

برہم گیانی نِرمل تے نِرملا

رب کی معرفت رکھنے والا بہت زیادہ روشن ہوتا ہے۔

ਜੈਸੇ ਮੈਲੁ ਨ ਲਾਗੈ ਜਲਾ ॥

جیسے میَل نہ لاگے جلا

جیسے پانی کو میل نہیں لگتی۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕੈ ਮਨਿ ਹੋਇ ਪ੍ਰਗਾਸੁ ॥

برہم گیانی کے من ہوئے پرگاس

رب کی معرفت رکھنے والے کے ذہن میں اس طرح روشنی ہوتی ہے جیسے

ਜੈਸੇ ਧਰ ਊਪਰਿ ਆਕਾਸੁ ॥

جیسے دھر اوُپر آکاس

زمین کے اوپر آسمان

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕੈ ਮਿਤ੍ਰ ਸਤ੍ਰ ਸਮਾਨਿ ॥

برہم گیانی کےَ مِتر سُتر سمان

رب کی معرفت رکھنے والے کے لیے دوست اور دشمن ایک جیسے ہوتے ہیں۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕੈ ਨਾਹੀ ਅਭਿਮਾਨ ॥

برہم گیانی کے ناہی ابھمان

میں ذرہ برابر بھی غرور نہیں ہوتا۔ رب کی معرفت رکھنے والے

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਊਚ ਤੇ ਊਚਾ ॥

برہم گیانی اُوچ تے اُوچا

اعلیٰ ترین ہیں۔ رب کی معرفت رکھنے والے کے

ਮਨਿ ਅਪਨੈ ਹੈ ਸਭ ਤੇ ਨੀਚਾ ॥

من اپنے ہے سبھ تے نیچا

لیکن اپنے ذہن میں وہ سب سے کمتر ہوتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਸੇ ਜਨ ਭਏ ॥

برہم گیانی سے جن بھئے

اے نانک ! صرف اسی شخص کو رب کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

ਨਾਨਕ ਜਿਨ ਪ੍ਰਭੁ ਆਪਿ ਕਰੇਇ ॥੨॥

نانک جِن پربھ آپ کرے

جسے واہے گرو خود بناتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਸਗਲ ਕੀ ਰੀਨਾ ॥

برہم گیانی سگل کی رینا

پریشر کی معرفت رکھنے والا سب کے پاؤں کی خاک ہے۔

ਆਤਮ ਰਸੁ ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਚੀਨਾ ॥

آتم رس برہم گیانی چینا

رب کی معرفت رکھنے والا روحانی خوشی کا تجربہ کرتے ہیں۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕੀ ਸਭ ਊਪਰਿ ਮਇਆ ॥

برہم گیانی کی سبھ اُوپر مئیا

رب کی معرفت رکھنے والا سب پر مہربان ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਤੇ ਕਛੁ ਬੁਰਾ ਨ ਭਇਆ ॥

برہم گیانی تے کچھ بُرا نہ بھئیا

رب کی معرفت رکھنے والے کے پاس کوئی برائی نہیں ہوتی اور وہ کچھ برا نہیں کرتا۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਸਦਾ ਸਮਦਰਸੀ ॥

برہم گیانی سدا سمدرسی

واہے گرو کی معرفت رکھنے والا ہمیشہ ہر ایک کے ساتھ یکساں برتاؤ کرتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕੀ ਦ੍ਰਿਸਟਿ ਅੰਮ੍ਰਿਤੁ ਬਰਸੀ ॥

برہم گیانی کی درسٹ امرت برسی

رب کی معرفت رکھنے والے کی نگاہ سے امرت بہتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਬੰਧਨ ਤੇ ਮੁਕਤਾ ॥

برہم گیانی بندھن تے مُکتا

رب کی معرفت رکھنے والا غلامی کے بندھن سے آزاد رہتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕੀ ਨਿਰਮਲ ਜੁਗਤਾ ॥

برہم گیانی کی نِرمل جُگتا

رب کی معرفت رکھنے والے کی طرز زندگی بہت مقدس ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕਾ ਭੋਜਨੁ ਗਿਆਨ ॥

برہم گیانی کا بھوجن گیان

واہے گرو کی معرفت رکھنے والے کا کھانا علم ہے۔

ਨਾਨਕ ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕਾ ਬ੍ਰਹਮ ਧਿਆਨੁ ॥੩॥

نانک برہم گیانی کا برہم دھیان

اے نانک ! واہے گرو کی معرفت رکھنے والا رب کے دھیان میں ڈوبا رہتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਏਕ ਊਪਰਿ ਆਸ ॥

برہم گیانی ایک اوُپر آس

واہے گرو کی معرفت رکھنے والا صرف ایک رب میں بھروسا رکھتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕਾ ਨਹੀ ਬਿਨਾਸ ॥

برہم گیانی کا نہیں بِناس

واہے گرو کی معرفت رکھنے والا تباہ و برباد نہیں ہوتا۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕੈ ਗਰੀਬੀ ਸਮਾਹਾ ॥

برہم گیانی کے گریبی سماہا

واہے گرو کی معرفت رکھنے والا عاجزی و انکساری میں ہی رہتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਪਰਉਪਕਾਰ ਉਮਾਹਾ ॥

برہم گیانی پر اوپکار اوماہا

واہے گرو کی معرفت رکھنے والا احسان کے جذبے سے سرشار رہتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕੈ ਨਾਹੀ ਧੰਧਾ ॥

برہم گیانی کے ناہی دھندا

واہے گرو کی معرفت رکھنے والا دنیاوی جھگڑوں سے بالاتر ہوتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਲੇ ਧਾਵਤੁ ਬੰਧਾ ॥

برہم گیانی لے دھاوت بندھا

واہے گرو کی معرفت رکھنے والا اپنے خواہشات کے جذبے کو اصول کا پابند رکھتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕੈ ਹੋਇ ਸੁ ਭਲਾ ॥

برہم گیانی کےَ ہوئے سو بھلا

واہے گرو کی معرفت رکھنے والے کا عمل اچھا ہے، وہ جو بھی کرتا ہے، اچھا ہی کرتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਸੁਫਲ ਫਲਾ ॥

برہم گیانی سُپھل پھلا

واہے گرو کی معرفت رکھنے والا پوری طرح کامیاب ہوتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਸੰਗਿ ਸਗਲ ਉਧਾਰੁ ॥

برہم گیانی سنگ سگل اودھار

واہے گرو کی معرفت رکھنے والے کی صحبت میں رہنے سے نجات ملتی ہے۔

ਨਾਨਕ ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਜਪੈ ਸਗਲ ਸੰਸਾਰੁ ॥੪॥

نانک برہم گیانی جپےَ سگل سنسار

اے نانک ! واہے گرو کی معرفت رکھنے والے کی ساری دنیا تعریف کرتی ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕੈ ਏਕੈ ਰੰਗ ॥

برہم گیانی کےَ ایکےَ رنگ

واہے گرو کی معرفت رکھنے والا صرف ایک رب سے ہی محبت کرتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕੈ ਬਸੈ ਪ੍ਰਭੁ ਸੰਗ ॥

برہم گیانی کےَ بسےَ پربھ سنگ

رب اپنی معرفت رکھنے والے کے ساتھ ساتھ رہتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕੈ ਨਾਮੁ ਆਧਾਰੁ ॥

برہم گیسنی کےَ نام آدھار

رب کا نام ہی اس کی معرفت رکھنے والوں کی بنیاد ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕੈ ਨਾਮੁ ਪਰਵਾਰੁ ॥

برہم گیانی کے نام پروار

رب کا نام ہی اس کی معرفت رکھنے والوں کا خاندان ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਸਦਾ ਸਦ ਜਾਗਤ ॥

برہم گیانی سدا سد جاگت

واہے گرو کی معرفت رکھنے والا ہمیشہبیدار رہتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਅਹੰਬੁਧਿ ਤਿਆਗਤ ॥

برہم گیانی اہنبُدھ تیاگت

واہے گرو کی معرفت رکھنے والا صفتِ کبر کی گندگی سے پاک رہتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕੈ ਮਨਿ ਪਰਮਾਨੰਦ ॥

برہم گیانی کےَ من پرمانندا

واہے گرو کی معرفت رکھنے والے کا دل اس کی یادوں میں غرق رہتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕੈ ਘਰਿ ਸਦਾ ਅਨੰਦ ॥

برہم گیانی کےَ گھر سدا انند

واہے گرو کی معرفت رکھنے والے کے دل جیسی گھر میں ہمیشہ خوشی رہتی ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਸੁਖ ਸਹਜ ਨਿਵਾਸ ॥

برہم گیانی سُکھ سہج نِواس

واہے گرو کی معرفت رکھنے والا ہمیشہ سکون و اطمینان کی زندگی گذارتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕਾ ਨਹੀ ਬਿਨਾਸ ॥੫॥

نانک برہم گیانی کا نہیں بِناس

اے نانک ! واہے گرو کی معرفت رکھنے والا فنا نہیں ہوتا۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਬ੍ਰਹਮ ਕਾ ਬੇਤਾ ॥

برہم گیانی برہم کا بیتا

واہے گرو کی معرفت رکھنے والا ہمہ جہت ہستی ہوتی ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਏਕ ਸੰਗਿ ਹੇਤਾ ॥

برہم گیانی ایک سنگ ہیتا

واہے گرو کی معرفت رکھنے والا صرف ایک رب سے محبت کرتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕੈ ਹੋਇ ਅਚਿੰਤ ॥

برہم گیانی کےَ ہوئے اِچنت

رب کی معرفت رکھنے والے کے دل میں ہمیشہ بے فکری رہتی ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕਾ ਨਿਰਮਲ ਮੰਤ ॥

برہم گیانی کا نِرمل منت

واہے گرو کی معرفت رکھنے والا کا منتر پاک کرنے والا ہوتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਜਿਸੁ ਕਰੈ ਪ੍ਰਭੁ ਆਪਿ ॥

برہم گیانی جِس کرےَ پربھ آپ

واہے گرو کی معرفت رکھنے والا وہ ہوتا ہے جسے رب خود مقبول بناتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕਾ ਬਡ ਪਰਤਾਪ ॥

برہم گیانی کا بڈ پرتاپ

رب کی معرفت رکھنے والے کی بڑی شان ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕਾ ਦਰਸੁ ਬਡਭਾਗੀ ਪਾਈਐ ॥

برہم گیانی کا درس بڈبھاگی پائیِئے

واہے گرو کی معرفت رکھنے والے کا دیدار کسی خوش نصیب ہی کو حاصل ہوتی ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕਉ ਬਲਿ ਬਲਿ ਜਾਈਐ ॥

برہم گیانی کو بل بل جائیے

رب کی معرفت رکھنے والے پر ہمیشہ قربان جانا چاہئے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕਉ ਖੋਜਹਿ ਮਹੇਸੁਰ ॥

برہم گیانی کو کو کھوجہہ مہیسر

واہے گرو کی معرفت رکھنے والے کو شیو شنکر بھی تلاش کرتے رہتے ہیں۔

ਨਾਨਕ ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਆਪਿ ਪਰਮੇਸੁਰ ॥੬॥

6 نانک گیانی آپ پرمیسر۔

اے نانک ! رب خود ہی برہما گیانی ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕੀ ਕੀਮਤਿ ਨਾਹਿ ॥

برہم گیانی کی قِیمت ناہِ

رب کی معرفت رکھنے والے کی خوبیوں کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕੈ ਸਗਲ ਮਨ ਮਾਹਿ ॥

برہم گیانی کےَ سگل من ماہِ

تمام خوبیاں رب کی معرفت رکھنے والے کے دل میں موجود ہیں۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕਾ ਕਉਨ ਜਾਨੈ ਭੇਦੁ ॥

برہم گیانی کون جانےَ بھید

رب کی معرفت رکھنے والے کے راز کا علم کسے ہو سکتا ہے؟

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕਉ ਸਦਾ ਅਦੇਸੁ ॥

برہم گیانی کو سدا ادیس

رب کی معرفت رکھنے والے کو ہمیشہ سلام کرنا چاہیے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕਾ ਕਥਿਆ ਨ ਜਾਇ ਅਧਾਖ੍ਯ੍ਰੁ ॥

برہم کا کتھیا نہ جائے ادھاکھر

واہے گرو کی معرفت رکھنے والے کی بڑائی کا ایک آدھ حرف بھی بیان نہیں کیا جا سکتا۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਸਰਬ ਕਾ ਠਾਕੁਰੁ ॥

برہم گیانی سرب کا ٹھاکر

رب کی معرفت رکھنے والا تمام جانداروں کا قابل احترام مالک ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕੀ ਮਿਤਿ ਕਉਨੁ ਬਖਾਨੈ ॥

برہم گیانی کی مِت کون بکھانے

رب کی معرفت رکھنے والے کا اندازہ کون لگا سکتا ہے؟

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕੀ ਗਤਿ ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਜਾਨੈ ॥

برہم گیانی کی گت برہم گیانی جانے

صرف رب کی معرفت رکھنے والا ہی ایک رب کی معرفت رکھنے والے کی چال سے واقف ہو سکتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕਾ ਅੰਤੁ ਨ ਪਾਰੁ ॥

برہم گیانی کا انت نہ پار

رب کی معرفت رکھنے والے کی خوبیوں کی کوئی حد نہیں۔

ਨਾਨਕ ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕਉ ਸਦਾ ਨਮਸਕਾਰੁ ॥੭॥

7 ۔ نانک برہم گیانی کو سدا نمسکار

اے نانک ! رب کی معرفت رکھنے والے کو ہمیشہ سلام کرتے رہو۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਸਭ ਸ੍ਰਿਸਟਿ ਕਾ ਕਰਤਾ ॥

برہم گیانی سبھ سرِسٹ کا کرتا

رب کی معرفت رکھنے والا پوری دنیا کا بنانے والا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਸਦ ਜੀਵੈ ਨਹੀ ਮਰਤਾ ॥

برہم گیانی سد جیوےَ نہیں مرتا

۔رب کی معرفت رکھنے والا ہمیشہ زندہ رہتا ہے اور مرتا نہیں

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਮੁਕਤਿ ਜੁਗਤਿ ਜੀਅ ਕਾ ਦਾਤਾ ॥

برہم گیانی مُکت جُگت جئیہ کا داتا

رب کی معرفت رکھنے والا جانداروں کو آزادی، طاقت اور زندگی دینے والا داتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਪੂਰਨ ਪੁਰਖੁ ਬਿਧਾਤਾ ॥

برہم گیانی پُورن پُرکھ بِدھاتا

رب کی معرفت رکھنے والا کامل منتظم انسان ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਅਨਾਥ ਕਾ ਨਾਥੁ ॥

برہم گیانی اناتھ کا ناتھ

رب کی معرفت رکھنے والا یتیموں کا سرپرست ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕਾ ਸਭ ਊਪਰਿ ਹਾਥੁ ॥

برہم گیانی کا سبھ اُوپر ہاتھ

رب کی معرفت رکھنے والے کا محافظ ہاتھ پوری نسل انسانی پر ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕਾ ਸਗਲ ਅਕਾਰੁ ॥

برہم گیانی کا سگل اکار

یہ ساری دنیا کا پھیلاؤ رب کی معرفت رکھنے والے کا ہی ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਆਪਿ ਨਿਰੰਕਾਰੁ ॥

برہم گیانی آپ نِرنکار

پریشر کی پہچان رکھنے والا خود ہی رب ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਕੀ ਸੋਭਾ ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਬਨੀ ॥

برہم گیانی کی سوبھا برہم گیانی بنی

پریشر کی معرفت رکھنے والے کی خوبصورتی صرف رب کی معرفت رکھنے والے کو ہی بنتی ہے۔

ਨਾਨਕ ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਸਰਬ ਕਾ ਧਨੀ ॥੮॥੮॥

8 ۔ 8 ۔ نانک برہم گیانی سرب کا دھنی

اے نانک ! پریشر کی معرفت رکھنے والا سب کا مالک ہے۔

ਸਲੋਕੁ ॥

س لوک

شلوک

ਉਰਿ ਧਾਰੈ ਜੋ ਅੰਤਰਿ ਨਾਮੁ ॥

اُر دھارےَ جو انتر نام

جو شخص اپنے دل میں رب کے نام کو بساتا ہے،

ਸਰਬ ਮੈ ਪੇਖੈ ਭਗਵਾਨੁ ॥

سرب میں پےکھے بھگوان

جو سب میں رب کو دیکھتا ہے اور

ਨਿਮਖ ਨਿਮਖ ਠਾਕੁਰ ਨਮਸਕਾਰੈ ॥

نِمکھ نِمکھ ٹھاکُر نمسکارے

لمحہ بہ لمحہ رب کی حمد وثنا کرتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਓਹੁ ਅਪਰਸੁ ਸਗਲ ਨਿਸਤਾਰੈ ॥੧॥

1 نانک اوہ اپرس سگل نِستارے۔

اے نانک ! ایسا سچا، بے نیاز، عظیم انسان تمام مخلوقات کو بحرِ کائنات سے بچاتا ہے۔

ਅਸਟਪਦੀ ॥

اسٹپدی

اَشْٹپَدی

ਮਿਥਿਆ ਨਾਹੀ ਰਸਨਾ ਪਰਸ ॥

مِتھیا ناہی رسنا پرس

جو شخص زبان سے جھوٹ نہیں بولتا،

ਮਨ ਮਹਿ ਪ੍ਰੀਤਿ ਨਿਰੰਜਨ ਦਰਸ ॥

من مہہ پریت نرنجن درس

جس کے دل میں پاک رب کے دیدار کی آرزو بنی رہتی ہے۔

ਪਰ ਤ੍ਰਿਅ ਰੂਪੁ ਨ ਪੇਖੈ ਨੇਤ੍ਰ ॥

پر تریا رُوپ نہ پیکھے نیتر

جس کی آنکھ اجنبی عورت کے حسن کو نہیں دیکھتے،

ਸਾਧ ਕੀ ਟਹਲ ਸੰਤਸੰਗਿ ਹੇਤ ॥

سادھ کی ٹہل سنت سنگ

جو سادھوؤں کی عقیدت و احترام کے ساتھ خدمت کرتا ہے اور سنتوں کی صحبت سے محبت کرتا ہے،

ਕਰਨ ਨ ਸੁਨੈ ਕਾਹੂ ਕੀ ਨਿੰਦਾ ॥

کرن نہ سُنئے کاہُو کی نِندا

جو اپنے کانوں سے کسی کی توہین نہیں سنتا۔

ਸਭ ਤੇ ਜਾਨੈ ਆਪਸ ਕਉ ਮੰਦਾ ॥

سبھ تے جانےَ آپس کو مندا

جو خود کو برا (کمتر) سمجھتا ہے،

ਗੁਰ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਬਿਖਿਆ ਪਰਹਰੈ ॥

گُر پرساد بِکھیا پرہرےَ

جو گرو کی مہربانی سے برائی کو ترک کردیتا ہے،

ਮਨ ਕੀ ਬਾਸਨਾ ਮਨ ਤੇ ਟਰੈ

من کی باسنا من تے ٹرےَ

جو اپنے دل کی رغبت و چاہت کو اپنے دماغ سے دور کردیتا ہے،

ਇੰਦ੍ਰੀ ਜਿਤ ਪੰਚ ਦੋਖ ਤੇ ਰਹਤ ॥

اِندری جِت پنچ دوکھ تے رہت

خواہش)اور جس نے اپنے حواسِ خمسہ(کان، ہاتھ، زبان، ناک، آنکھ) کو فتح کر لیا اور پانچوں خرابیوں

غصہ، لالچ، ناسمجھی، گھمنڈ) سے بچا رہتا رہے۔ نفسانی،

ਨਾਨਕ ਕੋਟਿ ਮਧੇ ਕੋ ਐਸਾ ਅਪਰਸ ॥੧॥

1 ۔ نانک کوٹ مدھے کو ایسا اپرس

اے نانک ! کروڑوں میں سے ایسا انوکھا شخص 'اپرس' (بے عیب اور خالص مذہبی) ہوتا ہے۔||1||

ਬੈਸਨੋ ਸੋ ਜਿਸੁ ਊਪਰਿ ਸੁਪ੍ਰਸੰਨ ॥

بیسنو سو جِس اُوپر سُوپرسن

جس شخص سے واہے گرو راضی ہو، وہی وشنو کا پوجا کرنے والا ہے۔

ਬਿਸਨ ਕੀ ਮਾਇਆ ਤੇ ਹੋਇ ਭਿੰਨ ॥

بِسن کی مائیا تے ہوئے بھِن

وہ وشنو کی ممتا سے الگ رہتا ہے۔

ਕਰਮ ਕਰਤ ਹੋਵੈ ਨਿਹਕਰਮ ॥

کرم کرت ہووے نہکرم

اور نیک اعمال کرتا ہوا وہ ہر چیز بے نیاز ہی رہتا ہے۔

ਤਿਸੁ ਬੈਸਨੋ ਕਾ ਨਿਰਮਲ ਧਰਮ ॥

تِس بَیسنو کا نِرمل دھرم

اس وشنو کے پوجا کرنے والے کا مذہب بھی پاک ہے۔

ਕਾਹੂ ਫਲ ਕੀ ਇਛਾ ਨਹੀ ਬਾਛੈ ॥

کاہُو پھل کی اِچھا نہیں باچھے

وہ کسی پھل کی خواہش نہیں رکھتا۔

ਕੇਵਲ ਭਗਤਿ ਕੀਰਤਨ ਸੰਗਿ ਰਾਚੈ ॥

کیول بھگت کیرتن سنگ راچے

وہ صرف رب کی عبادت اور اس کے ذکر و اذکار میں ہی مگن رہتا ہے۔

ਮਨ ਤਨ ਅੰਤਰਿ ਸਿਮਰਨ ਗੋਪਾਲ ॥

من تن انتر سِمرن گوپال

اس کی روح اور اس کے جسم میں کائنات کے خالق گوپال کا دھیان ہی ہوتا ہے۔

ਸਭ ਊਪਰਿ ਹੋਵਤ ਕਿਰਪਾਲ ॥

سبھ اوُپر ہووت کِرپال

وہ تمام جانداروں پر مہربان ہوتا ہے۔

ਆਪਿ ਦ੍ਰਿੜੈ ਅਵਰਹ ਨਾਮੁ ਜਪਾਵੈ ॥

آپ دِرڑے اورہِ نام جپاوے

وہ خود واہے گرو کا نام اپنے ذہن میں بساتا ہے اور دوسروں سے نام کا ورد کرواتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਓਹੁ ਬੈਸਨੋ ਪਰਮ ਗਤਿ ਪਾਵੈ ॥੨॥

2 ۔ نانک اوہ بیسنو پرم گت پاوے

اے نانک ! ایسا وشنو کا پوجا کرنے والا بہترین رفتار حاصل کرتا ہے۔

ਭਗਉਤੀ ਭਗਵੰਤ ਭਗਤਿ ਕਾ ਰੰਗੁ ॥

بھگوتی بھگونت بھگت کا رنگ

جس کے دل میں رب کی عبادت کا عشق ہوتا ہے، وہی رب کا حقیقی عبادت گذار بندہ ہے۔

ਸਗਲ ਤਿਆਗੈ ਦੁਸਟ ਕਾ ਸੰਗੁ ॥

سگل تیاگے دُسٹ کا سنگ

وہ تمام شریروں کی صحبت ترک کردیتا ہے۔

ਮਨ ਤੇ ਬਿਨਸੈ ਸਗਲਾ ਭਰਮੁ ॥

من تے بنسے سگلا بھرم

اور اس کے ذہن سے ہر قسم کی الجھنیں مٹ جاتی ہیں۔

ਕਰਿ ਪੂਜੈ ਸਗਲ ਪਾਰਬ੍ਰਹਮੁ ॥

کر پُوجے سگل پاربرہم

وہ پاربرہما پریشور کو ہر جگہ موجود سمجھتا ہے اور صرف اسی کی پوجا کرتا ہے۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਪਾਪਾ ਮਲੁ ਖੋਵੈ ॥

سادھ سنگ پاپا مل کھووے

جو سادھؤں، سنتوں کی صحبت میں رہ کر اپنے دماغ سے گناہوں کی گندگی کو دور کردیتا ہے۔

ਤਿਸੁ ਭਗਉਤੀ ਕੀ ਮਤਿ ਊਤਮ ਹੋਵੈ ॥

تِس بھگوتی کی مت اُوتم ہووَے

اسے بندے کی عقل سب سے اچھی ہوجاتی ہے۔

ਭਗਵੰਤ ਕੀ ਟਹਲ ਕਰੈ ਨਿਤ ਨੀਤਿ ॥

بھگونت کی ٹہل کرَے نِت نیت

وہ اپنے رب کی ہمیشہ خدمت کرتا رہتا ہے۔

ਮਨੁ ਤਨੁ ਅਰਪੈ ਬਿਸਨ ਪਰੀਤਿ ॥

من تن ارپَے بِسن بِسن پریت

وہ اپنا دماغ اور جسم اپنے رب کی محبت میں وقف کردیتا ہے۔

ਹਰਿ ਕੇ ਚਰਨ ਹਿਰਦੈ ਬਸਾਵੈ ॥

ہر کے چرن ہِردَے بساوَے

وہ رب کے قدم اپنے دل میں بساتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਐਸਾ ਭਗਉਤੀ ਭਗਵੰਤ ਕਉ ਪਾਵੈ ॥੩॥

3 ۔ نانک ایسا بھگوتی بھگونت کو پاوَے

اے نانک ! ایسا عبادت گذار بندہ ہی واہے گرو کو پاتا ہے۔

ਸੋ ਪੰਡਿਤੁ ਜੋ ਮਨੁ ਪਰਬੋਧੈ ॥

سو پنڈِت جو من پربودھَے

پنڈت وہی ہے، جو اپنے من کو ہدایت دیتا ہے۔

ਰਾਮ ਨਾਮੁ ਆਤਮ ਮਹਿ ਸੋਧੈ ॥

رام نام آتم مہہ سودھے

وہ رام کے نام کو اپنے دل میں تلاش کرتا ہے۔

ਰਾਮ ਨਾਮ ਸਾਰੁ ਰਸੁ ਪੀਵੈ ॥

رام نام سار رس پیوے

جو رام کے نام کا میٹھا رس پیتا ہے۔

ਉਸੁ ਪੰਡਿਤ ਕੈ ਉਪਦੇਸਿ ਜਗੁ ਜੀਵੈ ॥

اُس پنڈت کے اُپدیس جگ جیوے

اس پنڈت کی تعلیم سے ساری دنیا جیتی ہے

ਹਰਿ ਕੀ ਕਥਾ ਹਿਰਦੈ ਬਸਾਵੈ ॥

ہر کی کتھا ہِردے بساوے

جوپنڈت ہَرِی کی کہانی کو اپنے دل میں بساتا ہے

ਸੋ ਪੰਡਿਤੁ ਫਿਰਿ ਜੋਨਿ ਨ ਆਵੈ ॥

سو پنڈت پھِر جون نہ آوے

ایسا پنڈت دوبارہ اس دنیا میں نہیں آتا۔

ਬੇਦ ਪੁਰਾਨ ਸਿਮ੍ਰਿਤਿ ਬੂਝੈ ਮੂਲ॥

بیدپُران سِمرت بُوجھے مُول

وہ وید، پُرانوں اور سمرتیوں کے بنیادی عناصر کو من ہی من سوچا کرتا ہے،

ਸੂਖਮ ਮਹਿ ਜਾਨੈ ਅਸਥੂਲੁ ॥

سُوکھم مہہ جانے استھُول

وہ دیکھی جانے والی دنیا کو نہ دکھے جانے والے رب میں تجربہ کرتا ہے۔

ਚਹੁ ਵਰਨਾ ਕਉ ਦੇ ਉਪਦੇਸੁ ॥

چوہ ورنا کو دے اُدیس

اور چاروں ہی ورنوں (ذاتیوں) کو تبلیغ کرتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਉਸੁ ਪੰਡਿਤ ਕਉ ਸਦਾ ਅਦੇਸੁ ॥੪॥

4 ۔ نانک اُس پنڈت کو سدا ادیس

اے نانک ! اس پنڈت کو ہمیشہ ہی سلام ہے۔

ਬੀਜ ਮੰਤ੍ਰੁ ਸਰਬ ਕੋ ਗਿਆਨੁ ॥

بیج منتر سرب کو گیان

تمام منتروں کی جڑ منتر کا علم ہے۔

ਚਹੁ ਵਰਨਾ ਮਹਿ ਜਪੈ ਕੋਊ ਨਾਮੁ ॥

چَوہ ورنا مہہ جپےَ کوؤ نام

چاروں ہی ذاتیوں میں کوئی بھیا شخص نام کی تسبیح پڑھے۔

ਜੋ ਜੋ ਜਪੈ ਤਿਸ ਕੀ ਗਤਿ ਹੋਇ ॥

جو جو جپےَ تِس کی گت ہوئے

جو بھی ذکر کی تسبیح کرتا ہے، اس کی رفتار بڑھ جاتی ہے۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਪਾਵੈ ਜਨੁ ਕੋਇ ॥

سادھسنگ پاوےَ جن کوئے

کوئی انسان ہی اسے ست سنگتی میں رہ کر حاصل کرتا ہے۔

ਕਰਿ ਕਿਰਪਾ ਅੰਤਰਿ ਉਰ ਧਾਰੈ ॥

کر کِرپا انتر اُر دھارے

اگر رب اپنے فضل و کرم سے دل میں نام بسادے۔

ਪਸੁ ਪ੍ਰੇਤ ਮੁਘਦ ਪਾਥਰ ਕਉ ਤਾਰੈ ॥

پس پریت مُگھد پاتھر کو تارے

تو جانور، بھوت، بے وقوف، پتھر دل بھی پار ہو جاتے ہیں۔

ਸਰਬ ਰੋਗ ਕਾ ਅਉਖਦੁ ਨਾਮੁ ॥

سرب روگ کا اوکھد نام

رب کا نام تمام بیماریوں کی دوا ہے۔

ਕਲਿਆਣ ਰੂਪ ਮੰਗਲ ਗੁਣ ਗਾਮ ॥

کلیان رُوپ منگل گُن گام

واہے گرو کی حمد وثنا کرنا خیر و بھلائی اور آزادی کی ایک شکل ہے۔

ਕਾਹੂ ਜੁਗਤਿ ਕਿਤੈ ਨ ਪਾਈਐ ਧਰਮਿ ॥

کاہُو کِتےَ نہ پائیے دھرم

کسی ذریعے یا کسی مذہبی عمل سے رب کا نام حاصل نہیں کیا جاسکتا۔

ਨਾਨਕ ਤਿਸੁ ਮਿਲੈ ਜਿਸੁ ਲਿਖਿਆ ਧੁਰਿ ਕਰਮਿ ॥੫॥

5 نانک تِس ملے جِس لِکھیا دھُر کرم۔

اے نانک ! واہے گرو کا نام اس شخص کو ہی ملتا ہے، جس کی قسمت میں شروع ہی سے لکھا ہوتا ہے۔

ਜਿਸ ਕੈ ਮਨਿ ਪਾਰਬ੍ਰਹਮ ਕਾ ਨਿਵਾਸੁ ॥

جِس کے من پاربرہم کا نِواس

جس کے من میں رب رہتا ہے۔

ਤਿਸ ਕਾ ਨਾਮੁ ਸਤਿ ਰਾਮਦਾਸੁ ॥

تِس کا نام ست رامداس

اس کا نام سچ ہی رام داس ہے۔

ਆਤਮ ਰਾਮੁ ਤਿਸੁ ਨਦਰੀ ਆਇਆ ॥

آتم رام تِس ندری آئیا

اسے اپنے اندر میں ہی رام دکھائی دے گیا ہے۔

ਦਾਸ ਦਸੰਤਣ ਭਾਇ ਤਿਨਿ ਪਾਇਆ ॥

داس دسنتن بھائے تِن پائیا

خادموں کا خادم ہونے کی وجہ سے اس نے رب کو پایا ہے۔

ਸਦਾ ਨਿਕਟਿ ਨਿਕਟਿ ਹਰਿ ਜਾਨੁ ॥

سدا نِکٹ نِکٹ ہر جان

جو ہمیشہ ہی رب کو اپنے قریب سمجھتا ہے،

ਸੋ ਦਾਸੁ ਦਰਗਹ ਪਰਵਾਨੁ ॥

سو داس درگہہ پروان

وہ خدمت گذار بندہ رب کے دربار میں مقبول ہوتا ہے۔

ਅਪੁਨੇ ਦਾਸ ਕਉ ਆਪਿ ਕਿਰਪਾ ਕਰੈ ॥

اپنے داس کو آپ کِرپا کرَے

واہے گرو خود اپنے خدمت گذار بندے پر لطف و کرم کرتا ہے۔

ਤਿਸੁ ਦਾਸ ਕਉ ਸਭ ਸੋਝੀ ਪਰੈ ॥

تِس داس کو سبھ سوجھی پرَے

اور اس خدمت گذار بندے کو مکمل علم حاصل ہو جاتا ہے۔

ਸਗਲ ਸੰਗਿ ਆਤਮ ਉਦਾਸੁ ॥

سگل سنگ آتم اُداس

پورے خاندان میں (رہتے ہوئے بھی) وہ من سے لاتعلق رہتا ہے۔

ਐਸੀ ਜੁਗਤਿ ਨਾਨਕ ਰਾਮਦਾਸੁ ॥੬॥

ایسی جُگت نانک رامداس ۔ 6

اے نانک ! ایسی زندگی اختیار کرنے والا رام داس ہوتا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕੀ ਆਗਿਆ ਆਤਮ ਹਿਤਾਵੈ ॥

پربھ کی آگیا آتم ہِتاوے

جو حکمِ رب کو سچے دل سے مانتا ہے۔

ਜੀਵਨ ਮੁਕਤਿ ਸੋਊ ਕਹਾਵੈ ॥

جیون مُکت سوؤ کہاوے

وہی آزاد زندگی کہلاتی ہے۔

ਤੈਸਾ ਹਰਖੁ ਤੈਸਾ ਉਸੁ ਸੋਗੁ ॥

تیسا ہرکھ تیسا اُس سوگ

اس کے لیے خوشی اور غم ایک جیسے ہوتے ہیں۔

ਸਦਾ ਅਨੰਦੁ ਤਹ ਨਹੀ ਬਿਓਗੁ ॥

سدا انند تہہ نہیں بیوگ

اسے ہمیشہ ہی خوشی ملتی ہے اور کوئی جدائی نہیں ہوتی۔

ਤੈਸਾ ਸੁਵਰਨੁ ਤੈਸੀ ਉਸੁ ਮਾਟੀ ॥

تیسا سرون تیسی اُس ماٹی

سونا اور مٹی بھی اس انسان کے لیے ایک جیسا ہے۔

ਤੈਸਾ ਅੰਮ੍ਰਿਤੁ ਤੈਸੀ ਬਿਖੁ ਖਾਟੀ ॥

تیسا امرت تیسی بِکھ کھاٹی

اس کے لیے امرت اور کھٹا زہر بھی ایک جیسا ہے۔

ਤੈਸਾ ਮਾਨੁ ਤੈਸਾ ਅਭਿਮਾਨੁ ॥

تیسا مان تیسا ابھمان

اس کے لیے شرف و فخر بھی ایک جیسا ہے۔

ਤੈਸਾ ਰੰਕੁ ਤੈਸਾ ਰਾਜਾਨੁ ॥

تیرا رنک تیسا راجان

غریب و امیر بھی اس کی نظر میں برابر ہے۔

ਜੋ ਵਰਤਾਏ ਸਾਈ ਜੁਗਤਿ ॥

جو ورتائے سائی جُگت

جو رب کرتا ہے، وہی اس کی زندگی کا راستہ ہے۔

ਨਾਨਕ ਓਹੁ ਪੁਰਖੁ ਕਹੀਐ ਜੀਵਨ ਮੁਕਤਿ ॥੭॥

7 ۔ نانک اوہُ پُرکھ کہیے جیون مُکت

اے نانک ! وہ انسان ہی زندگی سے آزاد کہا جاتا ہے۔

ਪਾਰਬ੍ਰਹਮ ਕੇ ਸਗਲੇ ਠਾਉ ॥

پاربرہم کے سگلے ٹھاؤ

خدا کی تمام جگہیں ہیں۔

ਜਿਤੁ ਜਿਤੁ ਘਰਿ ਰਾਖੈ ਤੈਸਾ ਤਿਨ ਨਾਉ ॥

جِت جِت گھر راکھےَ تیسا تِن ناؤ

جس جس مقام پر رب جانداروں کو رکھتا ہے، ویسے ہی وہ نام رکھتے ہیں۔

ਆਪੇ ਕਰਨ ਕਰਾਵਨ ਜੋਗੁ ॥

آپے کرن کراون جوگ

خدا خود ہی ہر چیز کو کرنے اور (جان داروں سے) کروانے میں قادر ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਭਾਵੈ ਸੋਈ ਫੁਨਿ ਹੋਗੁ ॥

پربھ بھاوےَ سوئی پھُن ہوگ

جو رب کو اچھا لگتا ہے، وہی ہوتا ہے۔

ਪਸਰਿਓ ਆਪਿ ਹੋਇ ਅਨਤ ਤਰੰਗ ॥

پسریو آپ ہوئے انت ترنگ

واہے گرو نے اپنے آپ کو لامحدود لہروں میں موجود ہو کر پھیلایا ہوا ہے۔

ਲਖੇ ਨ ਜਾਹਿ ਪਾਰਬ੍ਰਹਮ ਕੇ ਰੰਗ ॥

لکھے نہ جائے پاربرہم کے رنگ

رب کے معجزہ کو جانا نہیں جا سکتا۔

ਜੈਸੀ ਮਤਿ ਦੇਇ ਤੈਸਾ ਪਰਗਾਸ ॥

جیسی مت دے تیسا پرگاس

جس طرح رب عقل عطا کرتی ہے، اسی طرح روشنی بھی ہوتی ہے۔

ਪਾਰਬ੍ਰਹਮੁ ਕਰਤਾ ਅਬਿਨਾਸ ॥

پاربرہم کرتا ابناس

خالق واہے گرو ہمیشہ سے ہے۔

ਸਦਾ ਸਦਾ ਸਦਾ ਦਇਆਲ ॥

سدا سدا سدا دئیال

رب ہمیشہ ہی رحم کرنے والا ہے۔

ਸਿਮਰਿ ਸਿਮਰਿ ਨਾਨਕ ਭਏ ਨਿਹਾਲ ॥੮॥੯॥

سمر سمر نانک بھئے نہال۔ 8 ۔ 9

اے نانک ! اس رب کی عبادت کرکے بہت سی روحیں شکر گزار ہو گئی ہیں۔

ਸਲੋਕੁ ॥

سلوک

شلوک

ਉਸਤਤਿ ਕਰਹਿ ਅਨੇਕ ਜਨ ਅੰਤੁ ਨ ਪਾਰਾਵਾਰ ॥

اُستت کریہہ انیک جن انت نہ پارا وار

بہت سے انسان رب کی تعریف کرتے رہتے ہیں، لیکن رب کے صفات کی کوئی ابتدا و انتہا نہیں ملتی۔

ਨਾਨਕ ਰਚਨਾ ਪ੍ਰਭਿ ਰਚੀ ਬਹੁ ਬਿਧਿ ਅਨਿਕ ਪ੍ਰਕਾਰ ॥੧॥

نانک رچنا پربھ رچی بوہ بِدھ انِک پرکار۔ 1

اے نانک ! رب نے جو یہ کائنات بنائی ہے، وہ کئی اقسام کے ہونے کی وجہ سے بہت سے طریقوں سے بنائی ہے۔

ਅਸਟਪਦੀ ॥

اسٹپدی

اشٹپدی

ਕਈ ਕੋਟਿ ਹੋਏ ਪੂਜਾਰੀ ॥

کئی کوٹ ہوئے پُوجاری

کئی کروڑ جاندار اس کی پوجا کرنے والے ہوئے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਆਚਾਰ ਬਿਉਹਾਰੀ ॥

کئی کوٹ آچار بیوہاری

مذہبی و دنیاوی سلوک کرنے والے ہیں۔ کئی کروڑ

ਕਈ ਕੋਟਿ ਭਏ ਤੀਰਥ ਵਾਸੀ ॥

کئی کوٹ بھئے تیرتھ واسی

کئی کروڑ انسان زیارت گاہوں کے مکین بن گئے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਬਨ ਭ੍ਰਮਹਿ ਉਦਾਸੀ ॥

کئی کوٹ بن بھرمہہ اُداسی

کئی کروڑ انسان جنگلی بن کر جنگلوں میں بھٹکتے رہتے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਬੇਦ ਕੇ ਸ੍ਰੋਤੇ ॥

کئی کوٹ بید کے سروتے

کئی کروڑ ویدوں کے سننے والے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਤਪੀਸੁਰ ਹੋਤੇ ॥

کئی کوٹ تپیسر ہوتے

کئی کروڑ تپسوی (رب کی ذات پر غور کرنے والے) بنے ہوئے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਆਤਮ ਧਿਆਨੁ ਧਾਰਹਿ ॥

کئی کوٹ آتم دھیان دھاریہہ

کئی کروڑ اپنی روحوں میں مراقبے کو انجام دینے والے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਕਬਿ ਕਾਬਿ ਬੀਚਾਰਹਿ ॥

کئی کوٹ کب کاب بیچاریہہ

کئی کروڑ شاعر شاعرانہ ترکیب کے ذریعے سوچتے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਨਵਤਨ ਨਾਮ ਧਿਆਵਹਿ ॥

کئی کوٹ نوتن نام دھیاویہہ

کئی کروڑ انسان روز نئے نام کا دھیان کرتے رہتے ہیں۔

ਨਾਨਕ ਕਰਤੇ ਕਾ ਅੰਤੁ ਨ ਪਾਵਹਿ ॥੧॥

نانک کرتے کا انت نہ پاویہہ 1۔

تو بھی اے نانک ! اس واہے گرو کا کوئی راز نہیں پا سکتا۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਭਏ ਅਭਿਮਾਨੀ ॥

کئی کوٹ بھئے ابھمانی

اس دنیا میں کئی کروڑ(انسان) مغرور ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਅੰਧ ਅਗਿਆਨੀ ॥

کئی کوٹ اندھ اگیانی

کئی کروڑ (انسان) اندھے غیر تعلیم یافتہ ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਕਿਰਪਨ ਕਠੋਰ ॥

کئی کوٹ کِرپن کٹھور

کئی کروڑ (انسان)پتھر دل اور کنجوس ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਅਭਿਗ ਆਤਮ ਨਿਕੋਰ ॥

کئی کوٹ ابھِگ آتم نِکور

کئی کروڑ (انسان) خشک اور بے حس ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਪਰ ਦਰਬ ਕਉ ਹਿਰਹਿ ॥

کئی کوٹ پر درب کو ہریہہ

کئی کروڑ (انسان) دوسروں کی دولت چراتے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਪਰ ਦੂਖਨਾ ਕਰਹਿ ॥

کئی کوٹ پر دُوکھنا کریہہ

کئی کروڑ (انسان) دوسروں کی مذمت کرتے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਮਾਇਆ ਸ੍ਰਮ ਮਾਹਿ ॥

کئی کوٹ مائیا سرم ماہِ

کئی کروڑ (مرد) دولت جمع کرنے کے لیے محنت میں لگے ہوئے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਪਰਦੇਸ ਭ੍ਰਮਾਹਿ ॥

کئی کوٹ پردیس بھرماہِ

کئی کروڑ دوسرے ملکوں میں بھٹک رہے ہیں۔

ਜਿਤੁ ਜਿਤੁ ਲਾਵਹੁ ਤਿਤੁ ਤਿਤੁ ਲਗਨਾ ॥

جِت جِت لاوہ تِت تِت لگنا

اے رب ! جہاں کہیں تم جانداروں کو (کام میں) لگاتے ہو، وہاں وہاں وہ لگ جاتے ہیں۔

ਨਾਨਕ ਕਰਤੇ ਕੀ ਜਾਨੈ ਕਰਤਾ ਰਚਨਾ ॥੨॥

2 ۔ نانک کرتے کی جانے کرتا رچنا

اے نانک ! کرنے والے رب کی تخلیق کائنات (کا راز) کرنے والا رب ہی جانتا ہے۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਸਿਧ ਜਤੀ ਜੋਗੀ ॥

کئی کوٹ سِدھ جتی جوگی

دنیا میں کروڑوں سدھ، برہم چاری اور یوگی ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਰਾਜੇ ਰਸ ਭੋਗੀ ॥

کئی کوٹ راجے رس بھوگی

کئی کروڑ رس سے لطف اندوز ہونے والے راجا ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਪੰਖੀ ਸਰਪ ਉਪਾਏ ॥

کئی کوٹ پنکھی سرپ اُوپائے

کئی کروڑ پرندے اور سانپ رب نے پیدا کیے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਪਾਥਰ ਬਿਰਖ ਨਿਪਜਾਏ ॥

کئی کوٹ پاتھر بِرکھ نِپجائے

کئی کروڑ پتھر اور درخت اگائے گئے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਪਵਣ ਪਾਣੀ ਬੈਸੰਤਰ ॥

کئی کوٹ پاون پانی بیسنتر

کئی کروڑ ہوائیں، پانی اور آگ ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਦੇਸ ਭੂ ਮੰਡਲ ॥

کئی کوٹ دیس بھُو منڈل

کئی کروڑ ممالک اور زمین ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਸਸੀਅਰ ਸੂਰ ਨਖ੍ਯ੍ਯਤ੍ਰ ॥

کئی کوٹ سسیئر سُور نکھتر

کئی کروڑ چاند، سورج اور ستارے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਦੇਵ ਦਾਨਵ ਇੰਦ੍ਰ ਸਿਰਿ ਛਤ੍ਰ ॥

کئی کوٹ دیوَ دانَو اِندر سِر چھتر

کئی کروڑ دیوتا، راکشس اور اندر ہیں، جن کے سروں پر چھتری ہے۔

ਸਗਲ ਸਮਗ੍ਰੀ ਅਪਨੈ ਸੂਤਿ ਧਾਰੈ ॥

سگل سمگری اپنۓ سُوت دھارے

واہے گرو نے پوری مخلوق کو اپنے (حکم کے) دھاگے میں باندھ دیا ہے۔

ਨਾਨਕ ਜਿਸੁ ਜਿਸੁ ਭਾਵੈ ਤਿਸੁ ਤਿਸੁ ਨਿਸਤਾਰੈ ॥੩॥

3 نانک جِس جِس بھاوۓ تِس تِس نِستارے۔

اے نانک ! جو جو رب کو اچھا لگتا ہے، وہ اسے ہی کائنات کے سمندر سے پار کردیتا ہے۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਰਾਜਸ ਤਾਮਸ ਸਾਤਕ ॥

کئی کوٹ راجس تامس ساتک

کئی کروڑ رجوگونی، تموگونی اور ستوگونی مخلوقات ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਬੇਦ ਪੁਰਾਨ ਸਿਮ੍ਰਿਤਿ ਅਰੁ ਸਾਸਤ ॥

کئی کوٹ بید پُران سِمرت ار ساست

کئی کروڑ وید، پُران، اسمرتیاں اور شاستر ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਕੀਏ ਰਤਨ ਸਮੁਦ ॥

کئی کوٹ کیے رتن سمُد

کئی کروڑ سمندروں میں قیمتی پتھر بنائے گئے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਨਾਨਾ ਪ੍ਰਕਾਰ ਜੰਤ ॥

کئی کوٹ نانا پرکار جنت

کئی کروڑ مختلف اقسام کے حیوانات ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਕੀਏ ਚਿਰ ਜੀਵੇ ॥

کئی کوٹ کیے چِر جیوے

کروڑوں حیوانات لمبی عمر والے بنائے گئے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਗਿਰੀ ਮੇਰ ਸੁਵਰਨ ਥੀਵੇ ॥

کئی کوٹ گِری میر سورن تھِیوے

(واہے گرو کے حکم سے) کئی کروڑ ہی سونے کے ''سومیر پہاڑ'' بن گئے ہیں۔)

ਕਈ ਕੋਟਿ ਜਖ੍ਯ ਕਿੰਨਰ ਪਿਸਾਚ ॥

کئی کوٹ جکھ کِنر پِساچ

کئی کروڑ یاکش، خواجہ سرا اور ویمپائر ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਭੂਤ ਪ੍ਰੇਤ ਸੂਕਰ ਮ੍ਰਿਗਾਚ ॥

کئی کوٹ بھُوت پریت سُوکر مِرگاچ

کئی کروڑ بھوت پریت، سؤر اور شیر ہیں۔

ਸਭ ਤੇ ਨੇਰੈ ਸਭਹੂ ਤੇ ਦੂਰਿ ॥

سبھ تے نیرے سبھہُو تے دُور

رب سب کے قریب اور سب کے ہی دور ہے۔

ਨਾਨਕ ਆਪਿ ਅਲਿਪਤੁ ਰਹਿਆ ਭਰਪੂਰਿ ॥੪॥

4 نانک آپ الپت رہئیا بھرپور۔

اے نانک! رب ہر ایک میں کامل ہوتا جارہا ہے، جب کہ وہ خود الگ رہتا ہے۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਪਾਤਾਲ ਕੇ ਵਾਸੀ ॥

کئی کوٹ پاتال کے واسی

کئی کروڑ مخلوق پاتال کے رہنے والے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਨਰਕ ਸੁਰਗ ਨਿਵਾਸੀ ॥

کئی کوٹ نرک سُرگ نِواسی

کئی کروڑ مخلوق جہنم اور جنتوں میں رہتے ہے۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਜਨਮਹਿ ਜੀਵਹਿ ਮਰਹਿ ॥

کئی کوٹ جنمہہ جیوہِ مرہِ

کئی کروڑ مخلوق پیدا ہوتے ہیں، جیتے اور مرتے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਬਹੁ ਜੋਨੀ ਫਿਰਹਿ ॥

کئی کوٹ بہہ جونی پھرہِ

کئی کروڑوں جاندار اب تک پیدا نہیں ہوئے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਬੈਠਤ ਹੀ ਖਾਹਿ ॥

کئی کوٹ بیٹھت ہی کھائے

کئی کروڑ (بے کار) بیٹھ کر کھاتے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਘਾਲਹਿ ਥਕਿ ਪਾਹਿ ॥

کئی کوٹ گھالہہ تھک پاہِ

کروڑوں ہی جان دار محنت سے تھک کر ٹوٹ جاتے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਕੀਏ ਧਨਵੰਤ ॥

کئی کوٹ کیے دھنونت

کئی کروڑ مخلوق دولت مند بنائے گئے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਮਾਇਆ ਮਹਿ ਚਿੰਤ ॥

کئی کوٹ مائیا مہہ چِنت

کروڑوں جاندار مال و دولت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں۔

ਜਹ ਜਹ ਭਾਣਾ ਤਹ ਤਹ ਰਾਖੇ ॥

جہہ جہہ بھانا تہہ تہہ راکھے

رب جہاں کہیں چاہتا ہے، وہ وہاں ہی جانداروں کو رکھتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਸਭੁ ਕਿਛੁ ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਹਾਥੇ ॥੫॥

5 نانک سبھ کچھ پربھ کےَ ہاتھے۔

اے نانک ! سب کچھ رب کے اپنے ہاتھ میں ہے۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਭਏ ਬੈਰਾਗੀ ॥

کئی کوٹ بھئے بیراگی

اس دنیا میں کئی کروڑ جاندار دنیاوی چیزوں سے لاتعلق بنے ہیں۔

ਰਾਮ ਨਾਮ ਸੰਗਿ ਤਿਨਿ ਲਿਵ ਲਾਗੀ ॥

رام نام تِن لِو لاگی

اور رام کے نام سے ان کی تجارت لگی ہوئی ہے۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਪ੍ਰਭ ਕਉ ਖੋਜੰਤੇ ॥

کئی کوٹ پربھ کو کھوجنتے

کروڑوں ہی جاندار رب کی تلاش میں رہتے ہیں۔

ਆਤਮ ਮਹਿ ਪਾਰਬ੍ਰਹਮੁ ਲਹੰਤੇ ॥

آتم مہہ پاربرہم لہنتے

اور اپنی روح میں ہی رب کو پالیتے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਦਰਸਨ ਪ੍ਰਭ ਪਿਆਸ ॥

کئی کوٹ درسن پربھ پیاس

کروڑوں ہی مخلوقوں کو رب کے دیدار کی پیاس (تمنا) لگی رہتی ہے۔

ਤਿਨ ਕਉ ਮਿਲਿਓ ਪ੍ਰਭੁ ਅਬਿਨਾਸ ॥

تِن کو ملیو پربھ ابناسی

انہیں لافانی رب مل جاتا ہے۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਮਾਗਹਿ ਸਤਸੰਗੁ ॥

کئی کوٹ ماگہہ ست سنگ

کئی کروڑ جان دار سچے ساتھیوں کی خواہش کا اظہار کرتے ہیں۔

ਪਾਰਬ੍ਰਹਮ ਤਿਨ ਲਾਗਾ ਰੰਗੁ ॥

پاربرہم تِن لاگا رنگ

وہ رب کی محبت میں ہی غرق رہتے ہیں۔

ਜਿਨ ਕਉ ਹੋਏ ਆਪਿ ਸੁਪ੍ਰਸੰਨ ॥

جِن کو ہوئے آپ سوپرسن

اے نانک ! جن پر رب خود خوش ہوتے ہیں،

ਨਾਨਕ ਤੇ ਜਨ ਸਦਾ ਧਨਿ ਧੰਨਿ ॥੬॥

6 ۔ نانک تے جن سدا دھن دھن

ایسے لوگ ہمیشہ ہی خوش نصیب ہوتے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਖਾਣੀ ਅਰੁ ਖੰਡ ॥

کئی کوٹ کھنی ار کھنڈ

زمین کے نو حصوں اور (چار) سمتوں میں کروڑوں مخلوق پیدا ہوئی ہے۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਅਕਾਸ ਬ੍ਰਹਮੰਡ ॥

کئی کوٹ آکاس برھمنڈ

کئی کروڑ آسمان اور کائنات ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਹੋਏ ਅਵਤਾਰ ॥

کئی کوٹ ہوئے اوتار

کروڑوں ہی اوتار ہو چکے ہیں۔

ਕਈ ਜੁਗਤਿ ਕੀਨੋ ਬਿਸਥਾਰ ॥

کئی جُگت کینو بِستھار

کئی ترکیبوں سے رب نے کائنات بنائی ہے۔

ਕਈ ਬਾਰ ਪਸਰਿਓ ਪਾਸਾਰ ॥

کئی بار پسریو پاسار

اس تخلیق کا کئی بار پھیلاؤ ہوا ہے۔

ਸਦਾ ਸਦਾ ਇਕੁ ਏਕੰਕਾਰ ॥

سدا سدا اِک اکنکار

لیکن رب ہمیشہ سے ایک ہی ہے۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਕੀਨੇ ਬਹੁ ਭਾਤਿ ॥

کئی کوٹ کینے بوہ بھات

کئی کروڑ مخلوق رب نے متعدد طریقوں سے بنائے ہیں۔

ਪ੍ਰਭ ਤੇ ਹੋਏ ਪ੍ਰਭ ਮਾਹਿ ਸਮਾਤਿ ॥

پربھ تے ہوئے پربھ ماہِ سمات

رب سے وہ انسان پیدا ہوئے ہیں اور رب میں ہی مل گئے ہیں۔

ਤਾ ਕਾ ਅੰਤੁ ਨ ਜਾਨੈ ਕੋਇ ॥

تا کا انت نہ جانے کوئے

اس کے انجام کو کوئی نہیں جانتا۔

ਆਪੇ ਆਪਿ ਨਾਨਕ ਪ੍ਰਭੁ ਸੋਇ ॥੭॥

7 آپے آپ نانک پربھ سوئے۔

اے نانک ! وہ رب سب کچھ آپ ہی ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਪਾਰਬ੍ਰਹਮ ਕੇ ਦਾਸ ॥

کئی کوٹ پاربرہم کے داس

اس دنیا میں کئی کروڑ جاندار رب کے غلام ہیں۔

ਤਿਨ ਹੋਵਤ ਆਤਮ ਪਰਗਾਸ ॥

تِن ہووَت آتم پرگاس

اور ان کی روح میں نور ہو جاتا ہے۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਤਤ ਕੇ ਬੇਤੇ ॥

کئی کوٹ تت کے بےتے

کئی کروڑ انسان فلسفی ہیں،

ਸਦਾ ਨਿਹਾਰਹਿ ਏਕੋ ਨੇਤ੍ਰੇ ॥

سدا نِہاریہہ اے کو نیترے

اور اپنی آنکھوں سے وہ ہمیشہ ایک رب کو دیکھتے رہتے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਨਾਮ ਰਸੁ ਪੀਵਹਿ ॥

کئی کوٹ نام رس پیویہہ

کئی کروڑ جان دار نام رس پیتے رہتے ہیں۔

ਅਮਰ ਭਏ ਸਦ ਸਦ ਹੀ ਜੀਵਹਿ ॥

امر بھئے سد سد ہی جیویہہ

جو لافانی ہو کر ہمیشہ ہی جیتے رہتے ہیں۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਨਾਮ ਗੁਨ ਗਾਵਹਿ ॥

کئی کوٹ نام گُن گاویہہ

کروڑوں ہی انسان نام کی تسبیح گاتی رہتی ہیں۔

ਆਤਮ ਰਸਿ ਸੁਖਿ ਸਹਜਿ ਸਮਾਵਹਿ ॥

آتم رس سُکھ سہج سماویہہ

وہ روح کی لذت کی فکر میں بآسانی جذب ہو جاتے ہیں۔

ਅਪੁਨੇ ਜਨ ਕਉ ਸਾਸਿ ਸਾਸਿ ਸਮਾਰੇ ॥

اپنے جن کو ساس ساس سمارے

رب اپنے عبادت گذار بندوں کی شدت سے دیکھ بھال کرتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਓਇ ਪਰਮੇਸੁਰ ਕੇ ਪਿਆਰੇ ॥੮॥੧੦॥

10 ـ 8 نانک اوئے پرمیسر کے پیارے۔

اے نانک ! ایسے عبادت گذار بندے ہی رب کے پیارے ہوتے ہیں۔

ਸਲੋਕੁ ॥

سلوک

شلوک

ਕਰਣ ਕਾਰਣ ਪ੍ਰਭੁ ਏਕੁ ਹੈ ਦੂਸਰ ਨਾਹੀ ਕੋਇ ॥

کرن کارن پربھ ایک ہےَ دُوسر ناہی کوئے

ایک رب ہی مخلوق کا اصل سبب (خالق) ہے، اس کے سوا دوسرا کوئی نہیں۔

ਨਾਨਕ ਤਿਸੁ ਬਲਿਹਾਰਣੈ ਜਲਿ ਥਲਿ ਮਹੀਅਲਿ ਸੋਇ ॥੧॥

1 ـ نانک تِس بلہارنےَ جل تھل مہئیل سوئے

اے نانک ! میں اس رب پر قربان جاتا ہوں جو پانی، زمین، پاتال اور آسمان میں موجود ہے۔

ਅਸਟਪਦੀ ॥

اسٹپدی

اشٹپدی

ਕਰਨ ਕਰਾਵਨ ਕਰਨੈ ਜੋਗੁ ॥

کرن کراون کرنےَ جوگ

ہر کام کرنے اور جانداروں سے کروانے والا ایک رب سب کچھ کرنے پر قادر ہے۔

ਜੋ ਤਿਸੁ ਭਾਵੈ ਸੋਈ ਹੋਗੁ ॥

جو تِس بھاوے سوئی ہوگ

جو کچھ اسے اچھا لگتا ہے، وہی ہوتا ہے۔

ਖਿਨ ਮਹਿ ਥਾਪਿ ਉਥਾਪਨਹਾਰਾ ॥

کھِن مہہ تھاپ اُتھاپن ہارا

وہ ایک لمحے میں اس کائنات کا خالق اور فنا کرنے والا (رب) ہے۔

ਅੰਤੁ ਨਹੀ ਕਿਛੁ ਪਾਰਾਵਾਰਾ ॥

انت نہیں کچھ پارا وارا

اس کی طاقت کی کوئی ابتدا اور انتہا نہیں ہے۔

ਹੁਕਮੇ ਧਾਰਿ ਅਧਰ ਰਹਾਵੈ ॥

حکمے دھار ادھر رہاوے

اس نے اپنے حکم سے زمین کو قائم کیا ہے اور بغیر کسی سہارے کے اس نے (برقرار) رکھا ہوا ہے۔

ਹੁਕਮੇ ਉਪਜੈ ਹੁਕਮਿ ਸਮਾਵੈ ॥

حکمےَ اُوپجےَ حُکم سماوے

جو کچھ اس کے حکم سے پیدا ہوا ہے، آخر میں اس کے حکم میں جذب ہو جاتا ہے۔

ਹੁਕਮੇ ਊਚ ਨੀਚ ਬਿਉਹਾਰ ॥

حُکم اُوچ نیچ بیوہار

اچھے اور برے کام اس کی مرضی (رضا) کے مطابق ہوتے ہیں۔

ਹੁਕਮੇ ਅਨਿਕ ਰੰਗ ਪਰਕਾਰ ॥

حُکم اِنک رنگ پرکار

ان کے حکم سے طرح طرح کے کھیل تماشے ہو رہے ہیں۔

ਕਰਿ ਕਰਿ ਦੇਖੈ ਅਪਨੀ ਵਡਿਆਈ ॥

کر کر دیکھے اپنی وڈیائی

دنیا بنا کر وہ اپنی شان کو دیکھتا رہتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਸਭ ਮਹਿ ਰਹਿਆ ਸਮਾਈ ॥੧॥

1 ۔ نانک سبھ مہہ رہیا سمائی

اے نانک ! خدا تمام مخلوقات میں موجود ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਭਾਵੈ ਮਾਨੁਖ ਗਤਿ ਪਾਵੈ ॥

پربھ بھاوے مانکھ گت پاوے

اگر رب کو اچھا لگے، تو انسان نجات پا لیتا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਭਾਵੈ ਤਾ ਪਾਥਰ ਤਰਾਵੈ ॥

پربھ بھاوے تا پاتھر تراوے

اگر رب کو اچھا لگے، تو پتھر کو بھی پار کر دیتا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਭਾਵੈ ਬਿਨੁ ਸਾਸ ਤੇ ਰਾਖੈ ॥

پربھ بھاوے بِن ساس تے راکھے

اگر رب کو اچھا لگے، تو بغیر سانس کے بھی مخلوق کو (موت سے) بچا کر رکھتا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਭਾਵੈ ਤਾ ਹਰਿ ਗੁਣ ਭਾਖੈ ॥

پربھ بھاوے تا ہر گُن بھاکھے

اگر رب کو اچھا لگے، تو انسان خدا کی بڑائی و پاکی کرتا رہتا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਭਾਵੈ ਤਾ ਪਤਿਤ ਉਧਾਰੈ ॥

پربھ بھاوے تا پتت اُدھارے

اگر رب کو اچھا لگے، تو گنہ گاروں کو بھی نجات دے دیتا ہے۔

ਆਪਿ ਕਰੈ ਆਪਨ ਬੀਚਾਰੈ ॥

آپ کرے آپن بیچارے

واہے گرو خود ہی سب کچھ کرتا ہے اور خود ہی سوچتا ہے۔

ਦੁਹਾ ਸਿਰਿਆ ਕਾ ਆਪਿ ਸੁਆਮੀ ॥

دُوہا سِریا کا آپ سوامی

خدا خود دنیا و آخرت کا مالک ہے۔

ਖੇਲੈ ਬਿਗਸੈ ਅੰਤਰਜਾਮੀ ॥

کھیلے بِگسے انترجامی

ہے۔ دل کی بات جاننے والا رب دنیا کا کھیل کھیلتا رہتا ہے اور (اسے دیکھ کر) خوش ہوتا

ਜੋ ਭਾਵੈ ਸੋ ਕਾਰ ਕਰਾਵੈ ॥

جو بھاوے سو کار کراوے

جو کچھ رب کو رغبت دلاتا ہے، وہی کام انسان سے کرواتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਦ੍ਰਿਸਟੀ ਅਵਰੁ ਨ ਆਵੈ ॥੨॥

2 نانک دِرسٹی اَور نہ آوے۔

اے نانک ! اس جیسا دوسرا کوئی نظر نہیں آتا۔

ਕਹੁ ਮਾਨੁਖ ਤੇ ਕਿਆ ਹੋਇ ਆਵੈ ॥

کہو مانُکھ تے کیا ہوئے آوے

بتاؤ آدمی سے کون سا کام ہو سکتا ہے؟

ਜੋ ਤਿਸੁ ਭਾਵੈ ਸੋਈ ਕਰਾਵੈ ॥

جو تِس بھاوے سوئی کراوے

جو رب کو اچھا لگتا ہے، وہی (کام) مخلوق سے کرواتا ہے۔

ਇਸ ਕੈ ਹਾਥਿ ਹੋਇ ਤਾ ਸਭੁ ਕਿਛੁ ਲੇਇ ॥

اِس کےَ ہاتھ ہوئے تا سبھ کِچھ لے

اگر انسان کے بس میں ہو تو وہ ہر ایک چیزوں کا خیال کرے۔

ਜੋ ਤਿਸੁ ਭਾਵੈ ਸੋਈ ਕਰੇਇ ॥

جو تِس بھاوے سوئی کرے

جو کچھ رب کو موزوں لگتا ہے، وہ وہی کچھ کرتا ہے۔

ਅਨਜਾਨਤ ਬਿਖਿਆ ਮਹਿ ਰਚੈ ॥

انجانت بِکھیا مہہ رچےَ

علم کی کمی کی وجہ سے انسان فضول باتوں میں مگن رہتا ہے۔

ਜੇ ਜਾਨਤ ਆਪਨ ਆਪ ਬਚੈ ॥

جے جانت آپن آپ بچےَ

اگر وہ جانتا ہو تو وہ اپنے آپ کو (برائیوں سے) بچا سکتا ہے۔

ਭਰਮੇ ਭੂਲਾ ਦਹ ਦਿਸਿ ਧਾਵੈ ॥

بھرمے بھوُلا دہہ دِس دھاوے

بھرم میں بھولا ہوا اس کا من دس سمتوں میں بھٹکتا رہتا ہے۔

ਨਿਮਖ ਮਾਹਿ ਚਾਰਿ ਕੁੰਟ ਫਿਰਿ ਆਵੈ ॥

نمکھ ماہِ چار کُونٹ پھِر آوے

چاروں کونوں میں چکر لگانے کے بعد وہ ایک لمحے میں واپس لوٹ آتا ہے۔

ਕਰਿ ਕਿਰਪਾ ਜਿਸੁ ਅਪਨੀ ਭਗਤਿ ਦੇਇ ॥

کر کرِپا جس آپنی بھگت دے

جسے مہربانی کر کے رب اپنی عقیدت عطا کرتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਤੇ ਜਨ ਨਾਮਿ ਮਿਲੇਇ ॥੩॥

3 نانک تے جن نام ملے۔

اے نانک ! وہ انسان نام میں غرق ہوجاتا ہے۔

ਖਿਨ ਮਹਿ ਨੀਚ ਕੀਟ ਕਉ ਰਾਜ ॥

کِھن مہہ نیچ کیٹ کو راج

ایک پل میں ہی رب کیڑے جیسے کمتر (انسان) کو (بادشاہت دے کر) راجا بنادیتا ہے۔

ਪਾਰਬ੍ਰਹਮ ਗਰੀਬ ਨਿਵਾਜ ॥

پاربرہم گریب نِواج

واہے گرو غریبوں پر مہربانی کرنے والا ہے۔

ਜਾ ਕਾ ਦ੍ਰਿਸਟਿ ਕਛੂ ਨ ਆਵੈ ॥

جا کا دِرسٹ کچھ نہ آوے

جس مخلوق کی کوئی خوبی نظر نہیں آتی۔

ਤਿਸੁ ਤਤਕਾਲ ਦਹ ਦਿਸ ਪ੍ਰਗਟਾਵੈ ॥

تِس تتکال دہ دِس پرگٹوے

اسے فوری طور پر ایک لمحے میں دس سمتوں میں مقبول بنادیتا ہے۔

ਜਾ ਕਉ ਅਪੁਨੀ ਕਰੈ ਬਖਸੀਸ ॥

جا کو اپنی کرے بکھسِیس

دنیا کا مالک جگدیش جس پر اپنا کرم کردیتا ہے۔

ਤਾ ਕਾ ਲੇਖਾ ਨ ਗਨੈ ਜਗਦੀਸ ॥

تا کا لیکھا نہ گنے جگدیس

وہ ان کے اعمال کا حساب و کتاب نہیں لیتا۔

ਜੀਉ ਪਿੰਡੁ ਸਭ ਤਿਸ ਕੀ ਰਾਸਿ ॥

جِیوپِنڈ سبھ تِس کی راس

یہ روح اور جسم سب اس کا عطا کردہ سرمایہ ہے۔

ਘਟਿ ਘਟਿ ਪੂਰਨ ਬ੍ਰਹਮ ਪ੍ਰਗਾਸ ॥

گھٹ گھٹ پُورن برہم پرگاس

ہر دل میں مکمل برہمن کا نور ہے۔

ਅਪਨੀ ਬਣਤ ਆਪਿ ਬਨਾਈ ॥

آپنی بنت آپ بنائی

اس نے یہ کائنات خود ہی بنائی ہے۔

ਨਾਨਕ ਜੀਵੈ ਦੇਖਿ ਬਡਾਈ ॥੪॥

4 نانک جیوے دیکھ بڈائی۔

اے نانک ! میں اس کے شان و جلال کو دیکھ کر جی رہا ہوں۔

ਇਸ ਕਾ ਬਲੁ ਨਾਹੀ ਇਸੁ ਹਾਥ ॥

اِس کا بل ناہی اِس ہاتھ

اس مخلوق کی قوت اس کے اپنے ہاتھ میں نہیں کیونکہ

ਕਰਨ ਕਰਾਵਨ ਸਰਬ ਕੋ ਨਾਥ ॥

کرن کراون سرب کو ناتھ

سب کا ایک رب ہی سب کچھ کرنے اور انسان سے کرانے والا ہے۔

ਆਗਿਆਕਾਰੀ ਬਪੁਰਾ ਜੀਉ ॥

آگیاکاری بپُرا جیئو

بے بس انسان تو رب کا وفادار ہے۔

ਜੋ ਤਿਸੁ ਭਾਵੈ ਸੋਈ ਫੁਨਿ ਥੀਉ ॥

جو تِس بھاوے سوئی پھُن تھیئو

جو کچھ رب کو اچھا لگتا ہے، بالآخر وہی ہوتا ہے۔

ਕਬਹੂ ਊਚ ਨੀਚ ਮਹਿ ਬਸੈ ॥

کبہُو اُوچ نیچ مہہ بسے

انسان کبھی اونچی ذاتیوں اور کبھی نچلی ذاتوں میں بستا ہے۔

ਕਬਹੂ ਸੋਗ ਹਰਖ ਰੰਗਿ ਹਸੈ ॥

کبہُو سوگ ہرکھ رنگ ہسے

کبھی وہ غم میں اداس ہوتا ہے اور کبھی خوشی میں خوش ہوکر ہنستا ہے۔

ਕਬਹੂ ਨਿੰਦ ਚਿੰਦ ਬਿਉਹਾਰ ॥

کبہُو نِند چِند بیوہار

کبھی تنقید و مذمت کرنا ہی اس کا کام ہوتا ہے۔

ਕਬਹੂ ਊਭ ਅਕਾਸ ਪਇਆਲ ॥

کبہُو اُوبھ آکاس پئیال

کبھی وہ آسمان پر ہوتا ہے اور کبھی زمین کے نیچے۔

ਕਬਹੂ ਬੇਤਾ ਬ੍ਰਹਮ ਬੀਚਾਰ ॥

کبہُو بےتا برہم بیچار

کبھی وہ برہمن کے خیال کا جاننے والا ہوتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਆਪਿ ਮਿਲਾਵਣਹਾਰ ॥੫॥

5 نانک آپ ملاونہار۔

اے نانک ! رب انسان کو اپنے ساتھ ملانے والا خود ہی ہے۔

ਕਬਹੂ ਨਿਰਤਿ ਕਰੈ ਬਹੁ ਭਾਤਿ ॥

کبھُو نِرت کرےَ بہُ بھات

یہ انسان بعض اوقات کئی طرح کے رقص و ناچ کرتا ہے۔

ਕਬਹੂ ਸੋਇ ਰਹੈ ਦਿਨੁ ਰਾਤਿ ॥

کبھُو نِرت کرےَ بہُ بھات

کبھی وہ دن رات سویا رہتا ہے۔

ਕਬਹੂ ਮਹਾ ਕ੍ਰੋਧ ਬਿਕਰਾਲ ॥

کبھو مہا کرودھ بِکرال

کبھی وہ اپنے شدید غصے میں خوفناک ہوجاتا ہے۔

ਕਬਹੂੰ ਸਰਬ ਕੀ ਹੋਤ ਰਵਾਲ ॥

کبھو سرب کی ہوت روال

کبھی وہ سب کے قدموں کی دھول بنا رہتا ہے۔

ਕਬਹੂ ਹੋਇ ਬਹੈ ਬਡ ਰਾਜਾ ॥

کبھُو ہوئے بہے بڈ راجہ

کبھی وہ بڑا بادشاہ بن جاتا ہے۔

ਕਬਹੁ ਭੇਖਾਰੀ ਨੀਚ ਕਾ ਸਾਜਾ ॥

کبھُو بھیکھاری نِیچ کا ساجا

کبھی وہ ادنیٰ بھکاری کا روپ دھارن کرلیتا ہے۔

ਕਬਹੂ ਅਪਕੀਰਤਿ ਮਹਿ ਆਵੈ ॥

کبھُو اپکیِرت مہہ آوے

کبھی وہ اپکرتی (بدنامی) میں آجاتا ہے۔

ਕਬਹੂ ਭਲਾ ਭਲਾ ਕਹਾਵੈ ॥

کبہُو بھلا بھلا کہاوے

کبھی وہ بہت اچھا کہلواتا ہے۔

ਜਿਉ ਪ੍ਰਭੁ ਰਾਖੈ ਤਿਵ ਹੀ ਰਹੈ ॥

جیو پربھ راکھےَ تِو ہی رہے

جس طرح رب اسے رکھتا ہے، اسی طرح انسان رہتا ہے۔

ਗੁਰ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਨਾਨਕ ਸਚੁ ਕਹੈ ॥੬॥

گُر پرساد نانک سچ کہےَ ۔6

گرو کی مہربانی سے نانک سچ ہی بولتا ہے۔

ਕਬਹੂ ਹੋਇ ਪੰਡਿਤੁ ਕਰੇ ਬਖੵਾਨੁ ॥

کبہُو ہوئے پنڈِت کرے بکھیان

کبھی آدمی پنڈت بن کر تبلیغ کرتا ہے۔

ਕਬਹੂ ਮੋਨਿਧਾਰੀ ਲਾਵੈ ਧਿਆਨੁ ॥

کبہُو موندھاری لاوے دھیان

کبھی وہ خاموش راہب بن کر مراقبہ میں بیٹھا ہے۔

ਕਬਹੂ ਤਟ ਤੀਰਥ ਇਸਨਾਨ ॥

کبہُو تٹ تیرتھ اِسنانی

کبھی زیارت گاہوں کے کنارے جا کر غسل کرتا ہے۔

ਕਬਹੂ ਸਿਧ ਸਾਧਿਕ ਮੁਖਿ ਗਿਆਨ ॥

کبہُو سِدھ سادھِک مُکھ گیان

کبھی وہ سدھ سادھک (متلاشی) بن کر اپنے منہ سے علم حاصل کرتا ہے۔

ਕਬਹੂ ਕੀਟ ਹਸਤਿ ਪਤੰਗ ਹੋਇ ਜੀਆ ॥

کبھُو کِیٹ ہست پتنگ ہوئے جِیا

کبھی انسان کیڑا، ہاتھی یا پتنگ بنا رہتا ہے۔

ਅਨਿਕ ਜੋਨਿ ਭਰਮੈ ਭਰਮੀਆ ॥

اِنِک جَون بھرمے بَھرمیا

اور مسلسل کئی رحموں میں بھٹکتا رہتا ہے۔

ਨਾਨਾ ਰੂਪ ਜਿਉ ਸ੍ਵਾਗੀ ਦਿਖਾਵੈ ॥

نانا رُوپ جِیو سواگی دِکھاوے

بہروپیوں کی طرح وہ کئی شکل اختیار کرتا ہوا بھی دکھائی دیتا ہے۔

ਜਿਉ ਪ੍ਰਭ ਭਾਵੈ ਤਿਵੈ ਨਚਾਵੈ ॥

جیو پربھ بھاوے تِوے نچاوے

جس طرح رب کو مناسب لگتا ہے، ویسے ہی رقص کرتا ہے۔

ਜੋ ਤਿਸੁ ਭਾਵੈ ਸੋਈ ਹੋਇ ॥

جُو تِس بھاوے سوئی ہوئے

جیسے اس کو اچھا لگتا ہے، وہی ہوتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਦੂਜਾ ਅਵਰੁ ਨ ਕੋਇ ॥੭॥

7 نانک دُوجا اَور نہ کوئے۔

اے نانک ! اس کے علاوہ دوسرا کوئی نہیں۔

ਕਬਹੂ ਸਾਧਸੰਗਤਿ ਇਹੁ ਪਾਵੈ ॥

کبھُو سادھ سانگت

اس انسان کو کبھی ست سنگتی مل جائے، تو

ਉਸੁ ਅਸਥਾਨ ਤੇ ਬਹੁਰਿ ਨ ਆਵੈ ॥

اُس استھان تے بہُڑ نہ آوے

اس (مقدس) جگہ سے دوبارہ وہ لوٹ کر نہیں آتا۔

ਅੰਤਰਿ ਹੋਇ ਗਿਆਨ ਪਰਗਾਸੁ ॥

انتر ہوئے گیان پرگاس

اس کے دل میں علم کا نور ہوتا ہے۔

ਉਸੁ ਅਸਥਾਨ ਕਾ ਨਹੀ ਬਿਨਾਸੁ ॥

اُس استھان کا نہیں بِناس

وہ ٹھکانہ کبھی تباہ نہیں ہوتا۔

ਮਨ ਤਨ ਨਾਮਿ ਰਤੇ ਇਕ ਰੰਗਿ ॥

من تن نام رتے اِک رنگ

جس کا دماغ اور جسم خدا کے نام اور محبت میں مگن رہتا ہے۔

ਸਦਾ ਬਸਹਿ ਪਾਰਬ੍ਰਹਮ ਕੈ ਸੰਗਿ ॥

سدا بسہہ پاربرہم کے سنگ

یہ ہمیشہ واہے گرو کے ساتھ رہتا ہے۔

ਜਿਉ ਜਲ ਮਹਿ ਜਲੁ ਆਇ ਖਟਾਨਾ ॥

جیو جل مہہ جل آئے کھٹانا

جس طرح پانی آکر پانی میں ہی مل جاتا ہے۔

ਤਿਉ ਜੋਤੀ ਸੰਗਿ ਜੋਤਿ ਸਮਾਨਾ ॥

تیو جوتی سنگ جوت سمانا

اسی طرح اس کا نور اعلیٰ کی روشنی میں جذب ہو جاتا ہے۔

ਮਿਟਿ ਗਏ ਗਵਨ ਪਾਏ ਬਿਸ੍ਰਾਮ ॥

مِٹ گئے گوَن پائے بِسرام

اس کا آواگون (پیدائش و موت) ختم ہو جاتا ہے اور وہ سکھ پا لیتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਸਦ ਕੁਰਬਾਨ ॥੮॥੧੧॥

11 ۔ 8 ۔ نانک پربھ کے سد قُربان

اے نانک ! اسے رب پر میں ہمیشہ قربان جاتا ہوں۔

ਸਲੋਕੁ ॥

سلوک

شلوک

ਸੁਖੀ ਬਸੈ ਮਸਕੀਨੀਆ ਆਪੁ ਨਿਵਾਰਿ ਤਲੇ ॥

سُکھی بسےَ مسکینیا آپ نِوار تلےَ

کھلی طبیعت والا انسان خوشی میں رہتا ہے۔ وہ اپنی انا کو ترک کر کے عاجز و انکسار ہو جاتا ہے۔

ਬਡੇ ਬਡੇ ਅਹੰਕਾਰੀਆ ਨਾਨਕ ਗਰਬਿ ਗਲੇ ॥੧॥

1 بڈے بڈے اہنکاریا نانک گرب گلے۔

(لیکن) اے نانک ! بڑے انا پرست انسان اپنی انا میں ہی فنا ہو جاتے ہیں۔)

ਅਸਟਪਦੀ ॥

اسٹپدی

اشٹپدی۔

ਜਿਸ ਕੈ ਅੰਤਰਿ ਰਾਜ ਅਭਿਮਾਨੁ ॥

جِس کے انتر راج ابھمان

جس شخص کے دل میں حکومت کا غرور ہوتا ہے۔

ਸੋ ਨਰਕਪਾਤੀ ਹੋਵਤ ਸੁਆਨੁ ॥

سو نرکپاتی ہووَت سُوآن

ایسا شخص جہنم میں گرنے والا کتا ہوتا ہے۔

ਜੋ ਜਾਨੈ ਮੈ ਜੋਬਨਵੰਤੁ ॥

جو جانَے مے جوبن ونت

جو شخص خود کو انا پرستی میں بہت خوبصورت (کامل جوان) سمجھتا ہے۔

ਸੋ ਹੋਵਤ ਬਿਸਟਾ ਕਾ ਜੰਤੁ ॥

سو ہووَت بِسٹا کا جنت

وہ غلاظت کا کیڑا ہوتا ہے۔

ਆਪਸ ਕਉ ਕਰਮਵੰਤੁ ਕਹਾਵੈ ॥

آپس کو کرمونت کہاوے

جو شخص خود کو نیک اعمال کرنے والا کہلاتا ہے۔

ਜਨਮਿ ਮਰੈ ਬਹੁ ਜੋਨਿ ਭ੍ਰਮਾਵੈ ॥

جنم مرَے بہو جون بھرماوے

وہ پیدائش اور موت کے چکر میں پھنس کر اکثر رحموں میں بھٹکتا رہتا ہے۔

ਧਨ ਭੂਮਿ ਕਾ ਜੋ ਕਰੈ ਗੁਮਾਨੁ ॥

دھن بھوُم کا جو کرے گُمان

جو انسان اپنی دولت اور زمین پر فخر کرتا ہے،

ਸੋ ਮੂਰਖੁ ਅੰਧਾ ਅਗਿਆਨੁ ॥

سو مُورکھ اندھا اگیان

وہ احمق، اندھا اور جاہل ہے۔

ਕਰਿ ਕਿਰਪਾ ਜਿਸ ਕੈ ਹਿਰਦੈ ਗਰੀਬੀ ਬਸਾਵੈ ॥

کر کِرپا جس کے ہِردے گریبی بساوے

جس انسان کے دل میں رب اپنے فضل سے عاجزی بسا دیتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਈਹਾ ਮੁਕਤੁ ਆਗੈ ਸੁਖੁ ਪਾਵੈ ॥੧॥

1 ۔ نانک اِیہا مُکت آگے سُکھ پاوے

اے نانک ! ایسا انسان دنیا میں نجات اور آخرت میں سکھ حاصل کرتا ہے۔

ਧਨਵੰਤਾ ਹੋਇ ਕਰਿ ਗਰਬਾਵੈ ॥

دھنونتا ہوئے کر گرباوے

جو شخص امیر ہو کر اپنی دولت پر فخر کرتا ہے،

ਤ੍ਰਿਣ ਸਮਾਨਿ ਕਛੁ ਸੰਗਿ ਨ ਜਾਵੈ ॥

ترِن سمان کچھ سنگ نہ جاوے

ایک تنکے کے برابر بھی کچھ اس کے ساتھ نہیں جاتا۔

ਬਹੁ ਲਸਕਰ ਮਾਨੁਖ ਊਪਰਿ ਕਰੇ ਆਸ ॥

بہو لسکر مانُکھ اُوپر کرے آس

جو انسان عظیم فوج اور لوگوں پر امید لگائے رکھتا ہے،

ਪਲ ਭੀਤਰਿ ਤਾ ਕਾ ਹੋਇ ਬਿਨਾਸ ॥

پل بھیتر تا کا ہوئے بِناس

وہ ایک لمحے میں ہی فنا ہو جاتا ہے۔

ਸਭ ਤੇ ਆਪ ਜਾਨੈ ਬਲਵੰਤੁ ॥

سبھ تے آپ جانے بلونت

جو انسان خود کو سب سے طاقت ور سمجھتا ہے،

ਖਿਨ ਮਹਿ ਹੋਇ ਜਾਇ ਭਸਮੰਤੁ ॥

کھِن مہہ ہوئے جائے بھسمنت

وہ ایک لمحے میں راکھ ہوجاتا ہے۔

ਕਿਸੈ ਨ ਬਦੈ ਆਪਿ ਅਹੰਕਾਰੀ ॥

کسےَ نہ بدےَ آپ اہنکاری

جو انسان اپنی انا میں کسی کی پرواہ نہیں کرتا،

ਧਰਮ ਰਾਇ ਤਿਸੁ ਕਰੇ ਖੁਆਰੀ ॥

دھرم رائے تِس کرے کھوآری

یمراج آخر میں اسے بڑا دکھ دیتا ہے۔

ਗੁਰ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਜਾ ਕਾ ਮਿਟੈ ਅਭਿਮਾਨੁ ॥

گُرپرساد جا کا مٹےَ ابھمان

اے نانک ! گرو کی مہربانی سے جس انسان کا غرور مٹ جاتا ہے،

ਸੋ ਜਨੁ ਨਾਨਕ ਦਰਗਹ ਪਰਵਾਨੁ ॥੨॥

سو جن نانک درگہہ پروان ۔ 2

ایسا شخص ہی رب کے دربار میں مقبول ہوتا ہے۔

ਕੋਟਿ ਕਰਮ ਕਰੈ ਹਉ ਧਾਰੇ ॥

کوٹ کرم کرےَ ہَو دھارے

اگر کوئی شخص کروڑوں نیکیاں کرتا ہوا فخر کرے۔

ਸ੍ਰਮੁ ਪਾਵੈ ਸਗਲੇ ਬਿਰਥਾਰੇ ॥

سرم پاوےَ سگلے بِرتھارے

وہ تو تکلیف ہی اٹھاتا ہے، اس کے سارے کام بے کار ہوجاتے ہیں۔

ਅਨਿਕ ਤਪਸਿਆ ਕਰੇ ਅਹੰਕਾਰ ॥

اِنک تپسیا کرے اہنکار

جو شخص بہت سی تپسیا کر کے تکبر کرتا ہے۔

ਨਰਕ ਸੁਰਗ ਫਿਰਿ ਫਿਰਿ ਅਵਤਾਰ ॥

نرک سُرگ پھِر پھِر اوتار

وہ بار بار جنت و جہنم میں جنم لیتا رہتا ہے۔

ਅਨਿਕ ਜਤਨ ਕਰਿ ਆਤਮ ਨਹੀ ਦ੍ਰਵੈ ॥

اِنک جتن کر آتم نہیں دروے

جس کا دل بہت کوششوں کے باوجود بھی عاجز نہیں ہوتا۔

ਹਰਿ ਦਰਗਹ ਕਹੁ ਕੈਸੇ ਗਵੈ ॥

ہر درگہہ کہو کےَ سے گوے

تو بتاؤ ! وہ بندہ واہے گرو کے دربار میں کیسے جا سکتا ہے؟

ਆਪਸ ਕਉ ਜੋ ਭਲਾ ਕਹਾਵੈ ॥

آپس کو جو بھلا کہاوے

جو شخص اپنے آپ کو اچھا کہلاتا ہے۔

ਤਿਸਹਿ ਭਲਾਈ ਨਿਕਟਿ ਨ ਆਵੈ ॥

تسہہ بھلائی نِکٹ نہ آوے

بھلائی اس کے قریب نہیں آتی۔

ਸਰਬ ਕੀ ਰੇਨ ਜਾ ਕਾ ਮਨੁ ਹੋਇ ॥

سرب کی ریَن جا کا من ہوئے

اے نانک ! جس کا من سب کے قدموں کی دھول بن جاتا ہے،

ਕਹੁ ਨਾਨਕ ਤਾ ਕੀ ਨਿਰਮਲ ਸੋਇ ॥੩॥

3 ۔ کہو نانک تا کی نِرمل سوئے

اس کے پاس خالص خوبصورتی ہوتی ہے۔

ਜਬ ਲਗੁ ਜਾਨੈ ਮੁਝ ਤੇ ਕਛੁ ਹੋਇ ॥

جاب لگ جانے مُجھ تے کچھ ہوئے

جب تک انسان یہ سمجھنے لگتا ہے کہ مجھ ہی سے کچھ ہو سکتا ہے،

ਤਬ ਇਸ ਕਉ ਸੁਖੁ ਨਾਹੀ ਕੋਇ ॥

تب اِس کو سُکھ ناہی کوئے

تب تک اسے کوئی خوشی نہیں ملتی۔

ਜਬ ਇਹ ਜਾਨੈ ਮੈ ਕਿਛੁ ਕਰਤਾ ॥

جب ایہہ جانے مے کِچھ کرتا

جب تک انسان یہ سمجھنے لگتا ہے کہ میں کچھ کرتا ہوں،

ਤਬ ਲਗੁ ਗਰਭ ਜੋਨਿ ਮਹਿ ਫਿਰਤਾ ॥

تب لگ گربھ جوَن مہہ پھرتا

تب تک وہ رحم کی اندرونی دنیا میں گھومتا رہتا ہے۔

ਜਬ ਧਾਰੈ ਕੋਊ ਬੈਰੀ ਮੀਤੁ ॥

جب دھارے کوؤ بیری میت

جب تک انسان کسی کو دشمن اور کسی کو دوست سمجھتا ہے،

ਤਬ ਲਗੁ ਨਿਹਚਲੁ ਨਾਹੀ ਚੀਤੁ ॥

تب لگ نہچل ناہی چِیت

تب تک اس کا من مطمئن نہیں ہوتا۔

ਜਬ ਲਗੁ ਮੋਹ ਮਗਨ ਸੰਗਿ ਮਾਇ ॥

جب لگ موہ مگن سنگ مائے

جب تک انسان ممتا کی محبت میں مگن رہتا ہے،

ਤਬ ਲਗੁ ਧਰਮ ਰਾਇ ਦੇਇ ਸਜਾਇ ॥

تب لگ دھرم رائے دے سجائے

تب تک یمراج اسے سزا دیتا رہتا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕਿਰਪਾ ਤੇ ਬੰਧਨ ਤੂਟੈ ॥

پربھ کِرپا تے بندھن تُوٹے

واہے گرو کے فضل و کرم سے انسان کے بندھن ٹوٹ جاتے ہیں۔

ਗੁਰ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਨਾਨਕ ਹਉ ਛੂਟੈ ॥੪॥

گُر پرساد نانک ہَوں چھُوٹے۔ 4

اے نانک! گرو کی مہربانی سے انا پرستی ختم ہو جاتی ہے۔

ਸਹਸ ਖਟੇ ਲਖ ਕਉ ਉਠਿ ਧਾਵੈ ॥

سہس کھٹے لکھ کو اُٹھ دھاوے

انسان ہزارو کما کر بھی لاکھوں کے لئے بھاگ دوڑ کرتا ہے۔

ਤ੍ਰਿਪਤਿ ਨ ਆਵੈ ਮਾਇਆ ਪਾਛੈ ਪਾਵੈ ॥

ترِپت نہ آوے مائیا پاچھے پاوے

مال و دولت کی تلاش میں وہ مطمئن نہیں ہوتا۔

ਅਨਿਕ ਭੋਗ ਬਿਖਿਆ ਕੇ ਕਰੈ ॥

اَنِک بھوگ بِکھیا کے کرے

انسان زیادہ ترفضول باتوں سے لطف اندوز ہونے میں مصروف رہتا ہے،

ਨਹ ਤ੍ਰਿਪਤਾਵੈ ਖਪਿ ਖਪਿ ਮਰੈ ॥

نہہ ترِپتاوےَ کھپ کھپ مرےَ

لیکن وہ مطمئن نہیں ہوتا اور اس کی آرزو و تمنا کرتا ہوا مرجاتا ہے۔

ਬਿਨਾ ਸੰਤੋਖ ਨਹੀ ਕੋਊ ਰਾਜੈ ॥

بِنا سنتوکھ نہیں کوُو راجےَ

قناعت اختیار کیے بغیر کوئی بھی مطمئن نہیں ہو سکتا۔

ਸੁਪਨ ਮਨੋਰਥ ਬ੍ਰਿਥੇ ਸਭ ਕਾਜੈ ॥

سُپن منورتھ برتھے سبھ کاجےَ

اُس کے سارے کام خواب کے ارادے کی طرح بے مطلب ہے۔

ਨਾਮ ਰੰਗਿ ਸਰਬ ਸੁਖੁ ਹੋਇ ॥

نام رنگ سرب سُکھ ہوئے

رب کے نام کی برکت سے تمام خوشیاں حاصل ہوتی ہیں۔

ਬਡਭਾਗੀ ਕਿਸੈ ਪਰਾਪਤਿ ਹੋਇ ॥

بڈبھاگی کسےَ پراپت ہوئے

کسی خوش نصیب انسان کو ہی نام حاصل ہوتا ہے۔

ਕਰਨ ਕਰਾਵਨ ਆਪੇ ਆਪਿ ॥

کرن کراون آپے آپ

واہے گرو خود سب کچھ کرنے اور جانداروں سے کروانے پر قادر ہے۔

ਸਦਾ ਸਦਾ ਨਾਨਕ ਹਰਿ ਜਾਪਿ ॥੫॥

5 ۔ سدا سدا نانک ہر جاپ

اے نانک ! ہری کے نام کا ہمیشہ ذکر کرو۔

ਕਰਨ ਕਰਾਵਨ ਕਰਨੈਹਾਰੁ ॥

کرن کراون کرنےَ ہار

صرف رب ہی کرنے اور کروانے والا ہے۔

ਇਸ ਕੈ ਹਾਥਿ ਕਹਾ ਬੀਚਾਰੁ ॥

اِس کےَ ہاتھ کہاں بیچار

غور و فکر کرکے دیکھ لو، انسان کے اختیار میں کچھ نہیں۔

ਜੈਸੀ ਦ੍ਰਿਸਟਿ ਕਰੇ ਤੈਸਾ ਹੋਇ ॥

جَیسی دِرسٹ کرے تَیسا ہوئے

جیسی دیکھنے کی صلاحیت رب اختیار کرتا ہے، انسان اسی طرح ہوجاتا ہے۔

ਆਪੇ ਆਪਿ ਆਪਿ ਪ੍ਰਭੁ ਸੋਇ ॥

آپے آپ آپ پربھ سوئے

وہ رب خود ہی سب کچھ ہے۔

ਜੋ ਕਿਛੁ ਕੀਨੋ ਸੁ ਅਪਨੈ ਰੰਗਿ ॥

جو کچھ کینو سو اپنےَ رنگ

جو کچھ اس نے کیا ہے، وہ اس کی مرضی کے مطابق ہے۔

ਸਭ ਤੇ ਦੂਰਿ ਸਭਹੂ ਕੈ ਸੰਗਿ ॥

سبھ تے دُور سبھہُو کے سنگ

وہ سب سے دور ہے، پھر بھی سب کے ساتھ ہے۔

ਬੂਝੈ ਦੇਖੈ ਕਰੈ ਬਿਬੇਕ ॥

بُوجھے دیکھے کرے بِبیک

وہ سمجھتا، دیکھتا اور فیصلہ کرتا ہے۔

ਆਪਹਿ ਏਕ ਆਪਹਿ ਅਨੇਕ ॥

آپہہ ایک آپہہ انیک

رب خود ہی ایک ہے اور خود ہی اس کی کئی صورتیں ہیں۔

ਮਰੈ ਨ ਬਿਨਸੈ ਆਵੈ ਨ ਜਾਇ ॥

مرَے نہ بنسَے آوے نہ جائے

رب نہ مرتا ہے، نہ فنا ہوتا ہے، نہ آتا ہے، نہ جاتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਸਦ ਹੀ ਰਹਿਆ ਸਮਾਇ ॥੬॥

6 ۔ نانک سد ہی رہیا سمائے

اے نانک ! رب ہمیشہ سب میں سمایا ہوا ہے۔

ਆਪਿ ਉਪਦੇਸੈ ਸਮਝੈ ਆਪਿ ॥

آپ اُوپدیسے سمجھےَ آپ

وہ خود ہی تلقین کرتا ہے اور خود ہی سمجھتا ہے۔

ਆਪੇ ਰਚਿਆ ਸਭ ਕੈ ਸਾਥਿ ॥

آپے رچیا سبھ کےَ ساتھ

رب خود ہی سب کے ساتھ ملا ہوا ہے۔

ਆਪਿ ਕੀਨੋ ਆਪਨ ਬਿਸਥਾਰੁ ॥

آپ کینو آپن بِستھار

اپنا پھیلاؤ اس نے خود ہی کیا ہے۔

ਸਭੁ ਕਛੁ ਉਸ ਕਾ ਓਹੁ ਕਰਨੈਹਾਰੁ ॥

سبھ کچھ اُس کا اُوہ کرنے ہار

ہر ایک کچھ اسی کی ہے، وہی خالق ہے۔

ਉਸ ਤੇ ਭਿੰਨ ਕਹਹੁ ਕਿਛੁ ਹੋਇ ॥

اُس تے بھِن کہہُ کچھ ہوئے

بتاؤ ! اس سے الگ کچھ ہو سکتا ہے؟

ਥਾਨ ਥਨੰਤਰਿ ਏਕੈ ਸੋਇ ॥

تھان تھنترِ ایکے

ایک رب جگہوں اور ان کی حدود میں ہر مقام پر موجود ہے۔

ਅਪੁਨੇ ਚਲਿਤ ਆਪਿ ਕਰਣੈਹਾਰ ॥

اپنے چلِت آپ کرنے ہار

اپنے مشاغل کو وہ خود ہی کرنے والا ہے۔

ਕਉਤਕ ਕਰੈ ਰੰਗ ਆਪਾਰ ॥

کوتک کرے رنگ آپار

وہ تقدیر لکھتا ہے اور اس کے لامحدود رنگ ہیں۔

ਮਨ ਮਹਿ ਆਪਿ ਮਨ ਅਪੁਨੇ ਮਾਹਿ ॥

من مہہ آپ من اپنے ماہِ

جانداروں کے) دماغ میں خود رہتا ہے، (جانداروں کے) اپنے دماغ میں خاموش بیٹھا ہے۔)"

ਨਾਨਕ ਕੀਮਤਿ ਕਹਨੁ ਨ ਜਾਇ ॥੭॥

7 ۔ نانک قیمت کہن نہ جائے

اے نانک ! اس (رب) کی تشخیص نہیں کی جا سکتی۔

ਸਤਿ ਸਤਿ ਸਤਿ ਪ੍ਰਭੁ ਸੁਆਮੀ ॥

ست ست ست پربھ سوامی

دنیا کا دیوتا رب ہمیشہ سچا ہے۔

ਗੁਰ ਪਰਸਾਦਿ ਕਿਨੈ ਵਖਿਆਨੀ ॥

گُر پرساد کِنےَ وکھیانی

یہ بات گرو کی مہربانی سے کسی نایاب لوگوں نے ہی بیان کیا ہے۔

ਸਚੁ ਸਚੁ ਸਚੁ ਸਭੁ ਕੀਨਾ ॥

سچ سچ سچ سبھ کِینا

واہے گرو جس نے سب کو پیدا کیا ہے، وہ بھی سچا ہے۔

ਕੋਟਿ ਮਧੇ ਕਿਨੈ ਬਿਰਲੈ ਚੀਨਾ ॥

کوٹ مدھے کِنےَ بِرلا چینا

کروڑوں میں چند نایاب لوگ ہی اسے جانتے ہیں۔

ਭਲਾ ਭਲਾ ਭਲਾ ਤੇਰਾ ਰੂਪ ॥

بھلا بھلا بھلا تیرا رُوپ

اے رب ! تیری صورت کتنی حسین و جمیل ہے۔

ਅਤਿ ਸੁੰਦਰ ਅਪਾਰ ਅਨੂਪ ॥

ات سُندر اپار انُوپ

اے رب ! آپ بہت خوبصورت، بہت زیادہ اور بے نظیر ہیں۔

ਨਿਰਮਲ ਨਿਰਮਲ ਨਿਰਮਲ ਤੇਰੀ ਬਾਣੀ ॥

نِرمل نِرمل نِرمل تیری بانی

اے رب ! تیری آواز بہت پاکیزہ، صاف شفاف اور شیریں ہے۔

ਘਟਿ ਘਟਿ ਸੁਨੀ ਸ੍ਰਵਨ ਬਖ੍ਯਾਣੀ ॥

گھٹ گھٹ سُنی سرون بکھانی

ہر ایک انسان اسے کانوں سے سنتا اور سمجھاتا ہے۔

ਪਵਿਤ੍ਰ ਪਵਿਤ੍ਰ ਪਵਿਤ੍ਰ ਪੁਨੀਤ ॥

پوِتر پوِتر پوِتر پُنیت

وہ پاک مقدس ہو جاتا ہے۔

ਨਾਮੁ ਜਪੈ ਨਾਨਕ ਮਨਿ ਪ੍ਰੀਤਿ ॥੮॥੧੨॥

نام جپےَ نانک من پریت ۔ 8 ۔ 12

اے نانک ! جو شخص اپنے دل میں محبت کے ساتھ رب کے نام کا ورد کرتا ہے۔

ਸਲੋਕੁ ॥

سلوک

شلوک

ਸੰਤ ਸਰਨਿ ਜੋ ਜਨੁ ਪਰੈ ਸੋ ਜਨੁ ਉਧਰਨਹਾਰ ॥

سنت سرن جو جن پرے سو جن اُدھرن ہار

جو شخص سنتوں کی پناہ میں آتا ہے، وہ شخص نجات پاجاتا ہے۔

ਸੰਤ ਕੀ ਨਿੰਦਾ ਨਾਨਕਾ ਬਹੁਰਿ ਬਹੁਰਿ ਅਵਤਾਰ ॥੧॥

سنت کی نِندا نانکا بہُر بہُر اوتار۔ 1

اے نانک ! سنتوں کی مذمت کرنے سے انسان باربار جنم لیتا رہتا ہے۔

ਅਸਟਪਦੀ ॥

اسٹپدی

اسٹپدی۔

ਸੰਤ ਕੈ ਦੂਖਨਿ ਆਰਜਾ ਘਟੈ ॥

سنت کےَ دُوکھن آرجا گھٹےَ

سَنْت کو ناراض کرنے سے انسان کی عمر کم ہوجاتی ہے۔

ਸੰਤ ਕੈ ਦੂਖਨਿ ਜਮ ਤੇ ਨਹੀ ਛੁਟੈ ॥

سنت کے دُوکھن جم تے نہیں چھُٹے

سَنْت کو ناراض کرنے سے انسان یمدوتوں سے نہیں بچ سکتا۔

ਸੰਤ ਕੈ ਦੂਖਨਿ ਸੁਖੁ ਸਭੁ ਜਾਇ ॥

سنت کے دُوکھن سُکھ سبھ جائے

سَنْت کو ناراض کرنے سے انسان کی ساری خوشیاں ختم ہو جاتی ہیں۔

ਸੰਤ ਕੈ ਦੂਖਨਿ ਨਰਕ ਮਹਿ ਪਾਇ ॥

سنت کے دُوکھن نرک مہہ پائے

سَنْت کو ناراض کرنے سے انسان جہنم میں جاتا ہے۔

ਸੰਤ ਕੈ ਦੂਖਨਿ ਮਤਿ ਹੋਇ ਮਲੀਨ ॥

سنت کے دُوکھن مت ہوئے ملین

سَنْت کو ناراض کرنے سے عقل خراب ہو جاتی ہے۔

ਸੰਤ ਕੈ ਦੂਖਨਿ ਸੋਭਾ ਤੇ ਹੀਨ ॥

سنت کے دُوکھن سوبھا تے ہین

سَنْت کو ناراض کرنے سے انسان کا حسن ختم ہو جاتا ہے۔

ਸੰਤ ਕੇ ਹਤੇ ਕਉ ਰਖੈ ਨ ਕੋਇ ॥

سنت کے ہتے کو رکھے نہ کائے

سَنْت سے ذلیل شدہ انسان کی کوئی بھی حفاظت نہیں کر سکتا۔

ਸੰਤ ਕੈ ਦੂਖਨਿ ਥਾਨ ਭ੍ਰਸਟੁ ਹੋਇ ॥

سنت کے دُوکھن تھان بھرسٹ ہوئے

سَنْت کو ناراض کرنے سے جگہ خراب ہو جاتی ہے۔

ਸੰਤ ਕ੍ਰਿਪਾਲ ਕ੍ਰਿਪਾ ਜੇ ਕਰੈ ॥

سنت کِرپال کِرپا جے کرَے

اگر کرم کے گھر سَنْت خود ہی مہربانی کرے تو

ਨਾਨਕ ਸੰਤਸੰਗਿ ਨਿੰਦਕੁ ਭੀ ਤਰੈ ॥੧॥

1 ۔ نانکؑ سنت سنگ نِندکُ بھی ترَے

اے نانکؑ ! ست سنگتی کی صحبت میں برائی کرنے والا بھی (سمندر کائنات سے) پار ہوجاتا ہے۔

ਸੰਤ ਕੇ ਦੂਖਨ ਤੇ ਮੁਖੁ ਭਵੈ ॥

سنت کے دُوکھن تے مُکھ بھوَے

سَنْت کو ناراض کرنے سے چہرہ خاکستر ہو جاتا ہے۔

ਸੰਤਨ ਕੈ ਦੂਖਨਿ ਕਾਗ ਜਿਉ ਲਵੈ ॥

سنتن کے دُوکھن کاگ جِیو لوَے

سَنْت کو ناراض کرنے والا انسان کوے کی طرح تحقیر کرتا رہتا ہے۔

ਸੰਤਨ ਕੈ ਦੂਖਨਿ ਸਰਪ ਜੋਨਿ ਪਾਇ ॥

سنتن دُوکھن سرپ جوَن پائے

سَنْت کو ناراض کرنے سے آدمی سانپ سے جنم لیتا ہے۔

ਸੰਤ ਕੈ ਦੂਖਨਿ ਤ੍ਰਿਗਦ ਜੋਨਿ ਕਿਰਮਾਇ ॥

سنت کےَ دُوکھن ترِ گد جوَن کِرمائے

سَنْت کو ناراض کرنے والا انسان کیڑوں وغیرہ کی رحموں میں گھومتا ہے۔

ਸੰਤਨ ਕੈ ਦੂਖਨਿ ਤ੍ਰਿਸਨਾ ਮਹਿ ਜਲੈ ॥

سنتن کےَ دُوکھن تِرسنا مہہ جلےَ

سَنْت کو ناراض کرنے والا انسان پیاس کی آگ میں جلتا رہتا ہے۔

ਸੰਤ ਕੈ ਦੂਖਨਿ ਸਭੁ ਕੋ ਛਲੈ ॥

سنت کے دُوکھن سبھ کو چھلےَ

سَنْت کو ناراض کرنے والا سب کے ساتھ دھوکہ دھڑی کا معاملہ کرتا ہے۔

ਸੰਤ ਕੈ ਦੂਖਨਿ ਤੇਜੁ ਸਭੁ ਜਾਇ ॥

سنت کے دُوکھن تیج سبھ جائے

سَنْت کو ناراض کرنے سے آدمی کی ساری شانیں ختم ہو جاتی ہیں۔

ਸੰਤ ਕੈ ਦੂਖਨਿ ਨੀਚੁ ਨੀਚਾਇ ॥

سنت کے دُوکھن نیچ نیچائے

سَنْت کو ناراض کرنے سے آدمی بہت زیادہ نیچ ہوجاتا ہے۔

ਸੰਤ ਦੋਖੀ ਕਾ ਥਾਉ ਕੋ ਨਾਹਿ ॥

سنت دوکھی کا تھاؤ کو ناہِ

سَنْت کے گنہ گار کا کوئی سکھ کا سہارا نہیں رہتا۔

ਨਾਨਕ ਸੰਤ ਭਾਵੈ ਤਾ ਓਇ ਭੀ ਗਤਿ ਪਾਹਿ ॥੨॥

2 ۔ نانک سنت بھاوے تا اوئے بھی گت پاہِ

اے نانک ! اگر سنت کو اچھا لگے تو برائی کرنے والے بھی نجات حاصل کرلیتے ہیں۔

ਸੰਤ ਕਾ ਨਿੰਦਕੁ ਮਹਾ ਅਤਤਾਈ ॥

سنت کا نِندک مہا اتتائی

سنت کی توہین کرنے والا سب سے بدترین عمل کرنے والا نہایت ہی نیچ ہے۔

ਸੰਤ ਕਾ ਨਿੰਦਕੁ ਖਿਨੁ ਟਿਕਨੁ ਨ ਪਾਈ ॥

سنت کا نِندک کھِن ٹِکن نہ پائی

سنت کی توہین کرنے والے کو لمحہ بھر کے لیے بھی سکھ نہیں ملتا۔

ਸੰਤ ਕਾ ਨਿੰਦਕੁ ਮਹਾ ਹਤਿਆਰਾ ॥

سنت کانِندک مہا ہتیارا

سنت کی توہین کرنے والا بہت بڑا قاتل ہے۔

ਸੰਤ ਕਾ ਨਿੰਦਕੁ ਪਰਮੇਸੁਰਿ ਮਾਰਾ ॥

سنت کانِندک پرمیسر مارا

سنت کی توہین کرنے والا رب کے نزدیک حقیر ہوتا ہے۔

ਸੰਤ ਕਾ ਨਿੰਦਕੁ ਰਾਜ ਤੇ ਹੀਨੁ ॥

سنت کانِندک راج تے ہین

سنت کی توہین کرنے والا حکومت سے خالی رہتا ہے۔

ਸੰਤ ਕਾ ਨਿੰਦਕੁ ਦੁਖੀਆ ਅਰੁ ਦੀਨੁ ॥

سنت کانِندک دُکھیا ار دین

سنت کی توہین کرنے والا اداس اور غریب ہو جاتا ہے۔

ਸੰਤ ਕੇ ਨਿੰਦਕ ਕਉ ਸਰਬ ਰੋਗ ॥

سنت کے نِندک کو سرب روگ

سنت کی توہین کرنے والوں کو تمام بیماریاں لگ جاتے ہیں۔

ਸੰਤ ਕੇ ਨਿੰਦਕ ਕਉ ਸਦਾ ਬਿਜੋਗ ॥

سنت کے نِندک کو سدا بجوگ

سنت کی توہین کرنے والا ہمیشہ جدائی میں رہتا ہے۔

ਸੰਤ ਕੀ ਨਿੰਦਾ ਦੋਖ ਮਹਿ ਦੋਖੁ ॥

سنت کی نِندا دوکھ مہہ دوکھ

سنت کی مذمت بہت ہی بڑا گناہ کا کام ہے۔

ਨਾਨਕ ਸੰਤ ਭਾਵੈ ਤਾ ਉਸ ਕਾ ਭੀ ਹੋਇ ਮੋਖੁ ॥੩॥

3 ۔ نانکؔ سنت بھاوے تا اُس کا بھی ہوئے موکھ

اے نانکؔ ! اگر سنت کو اچھا لگے تو اسے بھی نجات مل جاتی ہے۔

ਸੰਤ ਕਾ ਦੋਖੀ ਸਦਾ ਅਪਵਿਤੁ ॥

سنت کا دَوکھی سدا اپوِت

سنت کا مجرم ہمیشہ ناپاک رہتا ہے۔

ਸੰਤ ਕਾ ਦੋਖੀ ਕਿਸੈ ਕਾ ਨਹੀ ਮਿਤੁ ॥

سنت کا دوسی کسے کلا ناہی مِت۔

سنت کا قصوروار کسی بھی انسان کا دوست نہیں ہوتا۔

ਸੰਤ ਕੇ ਦੋਖੀ ਕਉ ਡਾਨੁ ਲਾਗੈ ॥

سنت کے دوکھی کو ڈان لاگے

سنت کے مجرم کو (دھرم راجہ سے) سزا ملتی ہے۔

ਸੰਤ ਕੇ ਦੋਖੀ ਕਉ ਸਭ ਤਿਆਗੈ ॥

سنت کے دوکھی کو سبھ تیاگے

سنت کے قصوروار کو سبھی چھوڑ دیتے ہیں۔

ਸੰਤ ਕਾ ਦੋਖੀ ਮਹਾ ਅਹੰਕਾਰੀ ॥

سنت کا دوکھی مہا اہنکاری

سنت کا قصوروار بڑا انا پرست ہوتا ہے۔

ਸੰਤ ਕਾ ਦੋਖੀ ਸਦਾ ਬਿਕਾਰੀ ॥

سنت کا دوکھی سدا بِکاری

سنت کا قصوروار ہمیشہ گنہ گار ہوتا ہے۔

ਸੰਤ ਕਾ ਦੋਖੀ ਜਨਮੈ ਮਰੈ ॥

سنت کا دوکھی جنمے مرے

سنت کا قصوروار جنم لیتا اور مرتا رہتا ہے۔

ਸੰਤ ਕੀ ਦੂਖਨਾ ਸੁਖ ਤੇ ਟਰੈ ॥

سنت کی دُوکھنا سُکھ تے ٹرے

سنت کی برائی کرنے والا سکھ سے خالی ہو جاتا ہے۔

ਸੰਤ ਕੇ ਦੋਖੀ ਕਉ ਨਾਹੀ ਠਾਉ ॥

سنت کے دوکھی کو ناہی

سنت کے مجرم کو رہنے کی کوئی جگہ نہیں ملتی۔

ਨਾਨਕ ਸੰਤ ਭਾਵੈ ਤਾ ਲਏ ਮਿਲਾਇ ॥੪॥

4 ۔ نانک سنت بھاوے تا لئے مِلائے

نانک ! اگر سنت کو لالچ میں ڈالے، تو وہ اس کو اپنے ساتھ ملا لیتا ہے۔

ਸੰਤ ਕਾ ਦੋਖੀ ਅਧ ਬੀਚ ਤੇ ਟੂਟੈ ॥

سنت کا دوکھی ادھ بیچ تے ٹوٹے

سنت کا قصوروار درمیان میں ٹوٹ جاتا ہے۔

ਸੰਤ ਕਾ ਦੋਖੀ ਕਿਤੈ ਕਾਜਿ ਨ ਪਹੂਚੈ ॥

سنت کا دوکھی کِتے کاج نہ پہوُچے

سنت کا قصوروار کسی کام میں کامیاب نہیں ہوتا۔

ਸੰਤ ਕੇ ਦੋਖੀ ਕਉ ਉਦਿਆਨ ਭ੍ਰਮਾਈਐ ॥

سنت کے دوکھی اُدیان بھرمائیے

سنت کا مجرم خوفناک جنگلوں میں بھٹکتا رہتا ہے۔

ਸੰਤ ਕਾ ਦੋਖੀ ਉਝੜਿ ਪਾਈਐ ॥

سنت کا دوکھی اُجھڑپائیے

سنت کا مجرم غلط راستے پر ڈال دیا جاتا ہے۔

ਸੰਤ ਕਾ ਦੋਖੀ ਅੰਤਰ ਤੇ ਥੋਥਾ ॥

سنت کا دوکھی انتر تے تھوتھا

سنت کا قصوروار ویسے ہی اندر سے خالی ہوتا ہے۔

ਜਿਉ ਸਾਸ ਬਿਨਾ ਮਿਰਤਕ ਕੀ ਲੋਥਾ ॥

جیو ساس بِنا مِرتک کی لوتھا

جیسے مردہ شخص کا جسم سانس کے بنا ہوتا ہے۔

ਸੰਤ ਕੇ ਦੋਖੀ ਕੀ ਜੜ ਕਿਛੁ ਨਾਹਿ ॥

سنت کے دوکھی کی جڑ کچھ ناہِ

سنت کے قصوروار کی کوئی جڑ نہیں ہوتی۔

ਆਪਨ ਬੀਜਿ ਆਪੇ ਹੀ ਖਾਹਿ ॥

آمن بِیج آپے ہی کھاہِ

جو کچھ اس نے بویا ہے، وہ خود ہی کھاتا ہے۔

ਸੰਤ ਕੇ ਦੋਖੀ ਕਉ ਅਵਰੁ ਨ ਰਾਖਨਹਾਰੁ ॥

سنت کے دوکھی کو اَوَر نہ راکھنہار

سنت کے مجرم کا کوئی حامی و ناصر نہیں ہو سکتا۔

ਨਾਨਕ ਸੰਤ ਭਾਵੈ ਤਾ ਲਏ ਉਬਾਰਿ ॥੫॥

5 نانک سنت بھاوے تا لئے تا لئے اوبار۔

اے نانک ! اگر سنت کو اچھا لگے تو وہ اس جو بچا لیتا ہے۔

ਸੰਤ ਕਾ ਦੋਖੀ ਇਉ ਬਿਲਲਾਇ ॥

سنت کا دوکھی اِیو بِل لائیے

سنت کا مجرم یوں بلک بلک کر رویا کرتے ہیں۔

ਜਿਉ ਜਲ ਬਿਹੂਨ ਮਛੁਲੀ ਤੜਫੜਾਇ ॥

جیو جل بِہوُن مچھلی تڑپھڑائے

جیسے پانی کے بغیر مچھلی دکھ میں تڑپتی ہے۔

ਸੰਤ ਕਾ ਦੋਖੀ ਭੂਖਾ ਨਹੀ ਰਾਜੈ ॥

سنت کا دوکھی بھوُکھا نہیں راجَے

سنت کا مجرم ہمیشہ بھوکا ہی رہتا ہے اور سیر نہیں ہوتا۔

ਜਿਉ ਪਾਵਕੁ ਈਧਨਿ ਨਹੀ ਧ੍ਰਾਪੈ ॥

جیو پاوک ایندھن نہیں دھراپے

جیسا کہ آگ ایندھن سے مطمئن نہیں ہوتی۔

ਸੰਤ ਕਾ ਦੋਖੀ ਛੁਟੈ ਇਕੇਲਾ ॥

سنت کا دوکھی چھُٹے اِکیلا

سنت کا مجرم ویسے ہی اکیلا پڑا رہتا ہے۔

ਜਿਉ ਬੂਆੜੁ ਤਿਲੁ ਖੇਤ ਮਾਹਿ ਦੁਹੇਲਾ ॥

جیو بُوآڑ تِل ماہِ دُوہیلا

جیسے اندر سے جلا ہوا تل کا پودا کھیت میں بے کار پڑا رہتا ہے۔

ਸੰਤ ਕਾ ਦੋਖੀ ਧਰਮ ਤੇ ਰਹਤ ॥

سنت کا دوکھی دھرم تے رہت

سنت کا قصوروار مذہب سے بگڑ جاتا ہے۔

ਸੰਤ ਕਾ ਦੋਖੀ ਸਦ ਮਿਥਿਆ ਕਹਤ ॥

سنت کا دوکھی سد مِتھیا کہت

سنت کا مجرم ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے۔

ਕਿਰਤੁ ਨਿੰਦਕ ਕਾ ਧੁਰਿ ਹੀ ਪਇਆ ॥

کِرت نِندک کا دھُر ہی پئیا

برائی کرنے والے کی قسمت شروع سے ہی ایسا لکھا ہوا ہے۔

ਨਾਨਕ ਜੋ ਤਿਸੁ ਭਾਵੈ ਸੋਈ ਥਿਆ ॥੬॥

6 ۔ نانک جو تِس بھاوے سوئی تھیا

اے نانک ! جو کچھ رب کو بھلا لگتا ہے، وہی ہوتا ہے۔

ਸੰਤ ਕਾ ਦੋਖੀ ਬਿਗੜ ਰੂਪੁ ਹੋਇ ਜਾਇ ॥

سنت کا دوکھی بِگڑ رُوپ ہوئے جائے

سنت کا قصوروار بدصورت شکل والا ہو جاتا ہے۔

ਸੰਤ ਕੇ ਦੋਖੀ ਕਉ ਦਰਗਹ ਮਿਲੈ ਸਜਾਇ ॥

سنت کے دوکھی کو درگہہ ملے سجائے

سنت پر الزام لگانے والا رب کے دربار میں سزا کا مستحق ہوتا ہے۔

ਸੰਤ ਕਾ ਦੋਖੀ ਸਦਾ ਸਹਕਾਈਐ ॥

سنت کا دوکھی سدا سہکائیے

سنت کا مجرم ہمیشہ موت کے قریب ہوتا ہے۔

ਸੰਤ ਕਾ ਦੋਖੀ ਨ ਮਰੈ ਨ ਜੀਵਾਈਐ ॥

سنت کا دکھی نہ مرے نہ جیوائیے

سنت کا قصوروار زندگی اور موت کے درمیان لٹکتا ہے۔

ਸੰਤ ਕੇ ਦੋਖੀ ਕੀ ਪੁਜੈ ਨ ਆਸਾ ॥

سنت کے دوکھی کی پُجےَ نہ آسا

سنت کے قصور کی امید پوری نہیں ہوتی۔

ਸੰਤ ਕਾ ਦੋਖੀ ਉਠਿ ਚਲੈ ਨਿਰਾਸਾ ॥

سنت کا دوکھی اُٹھ چلےَ نِراسا

سنت کا مجرم مایوس چلا جاتا ہے۔

ਸੰਤ ਕੈ ਦੋਖਿ ਨ ਤ੍ਰਿਸਟੈ ਕੋਇ ॥

سنت کے دوکھ نہ ترِسٹے کوئے

سنت کے قصوروار کو استحکام حاصل نہیں ہوتا۔

ਜੈਸਾ ਭਾਵੈ ਤੈਸਾ ਕੋਈ ਹੋਇ ॥

جیسا بھاوےَ تیسا کوئی ہوئے

جیسے رب کی چاہت ہوتی ہے، ویسے ہی انسان ہوجاتا ہے۔

ਪਇਆ ਕਿਰਤੁ ਨ ਮੇਟੈ ਕੋਇ ॥

پئیا کِرت نہ مےٹے کوئے

کوئی بھی شخص پچھلے جنم کے کرموں کو مٹا نہیں سکتا۔

ਨਾਨਕ ਜਾਨੈ ਸਚਾ ਸੋਇ ॥੭॥

7۔ نانک جانےَ سچا سوئے

اے نانک ! وہ سچا رب سب کچھ جانتا ہے۔

ਸਭ ਘਟ ਤਿਸ ਕੇ ਓਹੁ ਕਰਨੈਹਾਰੁ ॥

سبھ گھٹ تِس کے اوہ کرنے ہار

تمام جاندار اس رب کے ہیں۔

ਸਦਾ ਸਦਾ ਤਿਸ ਕਉ ਨਮਸਕਾਰੁ ॥

سدا سدا تِس کو نمسکار

اسے ہمیشہ سلام کرتے رہو۔

ਪ੍ਰਭ ਕੀ ਉਸਤਤਿ ਕਰਹੁ ਦਿਨੁ ਰਾਤਿ ॥

پربھ کی اُستت کروہ دِن رات

واہے گرو کی حمد وثنا دن رات کرتے رہو۔

ਤਿਸਹਿ ਧਿਆਵਹੁ ਸਾਸਿ ਗਿਰਾਸਿ ॥

تِسہہ دھیاوہِ ساس گِراس

اپنے ہر سانس اور لقمے سے اس کا ہی دھیان کرتے رہو۔

ਸਭੁ ਕਛੁ ਵਰਤੈ ਤਿਸ ਕਾ ਕੀਆ ॥

سبھ ورتے تِس کا کیا

سب کچھ اس (واہے گرو) کا ہی کیا ہوتا ہے۔

ਜੈਸਾ ਕਰੇ ਤੈਸਾ ਕੋ ਥੀਆ ॥

جیسا کرے تیسا کو تھیا

رب جیسے انسان کو بناتا ہے، ویسا ہی وہ بن جاتا ہے۔

ਅਪਨਾ ਖੇਲੁ ਆਪਿ ਕਰਨੈਹਾਰੁ ॥

اپنا کھیل آپ کرنے ہار

اپنے کھیل کا وہ خود خالق ہے۔

ਦੂਸਰ ਕਉਨੁ ਕਹੈ ਬੀਚਾਰੁ ॥

دُوسر کون کہے بیچار

دوسرا کون اس کے بارے میں سوچ سکتا ہے؟

ਜਿਸ ਨੋ ਕ੍ਰਿਪਾ ਕਰੈ ਤਿਸੁ ਆਪਨ ਨਾਮੁ ਦੇਇ ॥

جِس نو کِرپا کرے تِس آپن نام دے

رب جس پر اپنی مہربانی کرتا ہے، اسے ہی اپنا نام دیتا ہے۔

ਬਡਭਾਗੀ ਨਾਨਕ ਜਨ ਸੇਇ ॥੮॥੧੩॥

13 ۔ 8 ۔ بڈبھاگی نانک جن سے

اے نانک ! ایسا شخص بڑی قسمت والا ہے۔

ਸਲੋਕੁ ॥

سلوک

شلوک

ਤਜਹੁ ਸਿਆਨਪ ਸੁਰਿ ਜਨਹੁ ਸਿਮਰਹੁ ਹਰਿ ਹਰਿ ਰਾਇ ॥

تجہو سیانپ سُر جنو سِمرو ہر ہر رائے

اے قابل احترام لوگو ! اپنی چالاکی کو چھوڑ کر ہری پریشور میں دھیان لگاؤ۔

ਏਕ ਆਸ ਹਰਿ ਮਨਿ ਰਖਹੁ ਨਾਨਕ ਦੂਖੁ ਭਰਮੁ ਭਉ ਜਾਇ ॥੧॥

1 ۔ ایک آس ہر من رکھہُ نانک دُوکھ بھرم بھَو جائے

اپنے دل میں واہے گرو کی امید رکھو۔ اے نانک ! اس طرح دکھ، شک و شبہ اور خوف ختم ہو جائے گا۔

ਅਸਟਪਦੀ ॥

اسٹپدی

اشٹپدی

ਮਾਨੁਖ ਕੀ ਟੇਕ ਬ੍ਰਿਥੀ ਸਭ ਜਾਨੁ ॥

مانُکھ کی ٹیک بِرتھی سبھ جان

اے لوگو !) کسی انسان پر بھروسہ رکھنا سب فضول ہے۔)

ਦੇਵਨ ਕਉ ਏਕੈ ਭਗਵਾਨੁ ॥

دیون کو اکےَ بھگوان

ایک رب ہی سب کو عطا کرنے والا ہے۔

ਜਿਸ ਕੈ ਦੀਐ ਰਹੈ ਅਘਾਇ ॥

جِس کےَ دیے رہےَ اگھائے

جس کے دینے سے ہی سکون حاصل ہوتا ہے۔

ਬਹੁਰਿ ਨ ਤ੍ਰਿਸਨਾ ਲਾਗੈ ਆਇ ॥

بہُر نہ ترِسنا لاگےَ آئے

اور پھر تڑپ نہیں آتی۔

ਮਾਰੈ ਰਾਖੈ ਏਕੋ ਆਪਿ ॥

مارےَ راکھےَ ایکو آپ

ایک رب خود ہی مارتا ہے اور حفاظت کرتا ہے۔

ਮਾਨੁਖ ਕੈ ਕਿਛੁ ਨਾਹੀ ਹਾਥਿ ॥

مانُکھ کے کِچھ ناہی ہاتھ

انسان کے اختیار میں کچھ بھی نہیں ہے۔

ਤਿਸ ਕਾ ਹੁਕਮੁ ਬੂਝਿ ਸੁਖੁ ਹੋਇ ॥

تِس کا حُکم بُوجھ سُکھ ہوئے

اس کا حکم سمجھنے سے سکھ حاصل ہوتا ہے۔

ਤਿਸ ਕਾ ਨਾਮੁ ਰਖੁ ਕੰਠਿ ਪਰੋਇ ॥

تِس کا نام رُکھ کنٹھ پروئے

سکے نام کو پرو کر اپنے گلے میں ڈال کر رکھو۔

ਸਿਮਰਿ ਸਿਮਰਿ ਸਿਮਰਿ ਪ੍ਰਭੁ ਸੋਇ ॥

سِمر سِمر سِمر پربھ سوئے

اے نانک ! اس رب کا ہمیشہ ذکر کرتے رہو۔

ਨਾਨਕ ਬਿਘਨੁ ਨ ਲਾਗੈ ਕੋਇ ॥੧॥

1 نانک بِگھن نہ لاگےَ کوئے۔

کوئی مصیبت نہیں آئے گی۔

ਉਸਤਤਿ ਮਨ ਮਹਿ ਕਰਿ ਨਿਰੰਕਾਰ ॥

اُستت من مہہ کر نِرنکار

اپنے من میں واہے گرو کی حمد وثنا کرو۔

ਕਰਿ ਮਨ ਮੇਰੇ ਸਤਿ ਬਿਉਹਾਰ ॥

کر من میرے ست بیوہار

اے میرے دماغ ! سچائی کے کام میں لگا کر۔

ਨਿਰਮਲ ਰਸਨਾ ਅੰਮ੍ਰਿਤੁ ਪੀਉ ॥

نِرمل رسنا امرت پِیو

نام کا امرت پینے سے تیری زبان پاک ہو جائے گی۔

ਸਦਾ ਸੁਹੇਲਾ ਕਰਿ ਲੇਹਿ ਜੀਉ ॥

سدا سُہیلا کر لیہہ جیو

اور تو اپنی روح کو ہمیشہ کے لیے سکون بخش بنا لے گا۔

ਨੈਨਹੁ ਪੇਖੁ ਠਾਕੁਰ ਕਾ ਰੰਗੁ ॥

نَینہو پیکھ ٹھاکُر کا رنگ

واہے گرو کی تعریف اپنی آنکھوں سے دیکھ۔۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਬਿਨਸੈ ਸਭ ਸੰਗੁ ॥

سادھ سنگ بنسے سبھ سنگ

سچے لوگوں کی صحبت ملنے سے دوسرے تمام رجحانات ختم ہو جاتے ہیں۔

ਚਰਨ ਚਲਉ ਮਾਰਗਿ ਗੋਬਿੰਦ ॥

چرن چلو مارگ گوبند

اپنے پیروں سے گوبند کی راہ پر چلو۔

ਮਿਟਹਿ ਪਾਪ ਜਪੀਐ ਹਰਿ ਬਿੰਦ ॥

مِٹیہہ پاپ جپیے ہربِند

ایک لمحے کے لیے بھی ہری کا ورد کرنے سے گناہ مٹ جاتے ہیں۔

ਕਰ ਹਰਿ ਕਰਮ ਸ੍ਰਵਨਿ ਹਰਿ ਕਥਾ ॥

کر ہر کرم سرون ہر کتھا

رب کی خدمت کرو اور کانوں سے ہری کہانی سنو۔

ਹਰਿ ਦਰਗਹ ਨਾਨਕ ਊਜਲ ਮਥਾ ॥੨॥

2 ۔ ہر درگہہ نانک اُوجل متھا

اے نانک ! (اس طرح) رب کے دربار میں تیرا سر روشن ہو جائے گا۔

ਬਡਭਾਗੀ ਤੇ ਜਨ ਜਗ ਮਾਹਿ ॥

بڈبھاگی تے جن جگ ماہِ

دنیا میں وہی انسان خوش نصیب ہیں،

ਸਦਾ ਸਦਾ ਹਰਿ ਕੇ ਗੁਨ ਗਾਹਿ ॥

سدا سدا ہر کے گُن گاہِ

جو ہر وقت رب کی تسبیح کرتا رہتا ہے۔

ਰਾਮ ਨਾਮ ਜੋ ਕਰਹਿ ਬੀਚਾਰ ॥

رام نام جو کرہِ بیچار

جو انسان رام کا نام من ہی من سوچتے رہتے ہیں،

ਸੇ ਧਨਵੰਤ ਗਨੀ ਸੰਸਾਰ ॥

سے دھنونت گنی سنسار

وہی شخص دنیا میں دولت مند شمار کیا جاتا ہے۔

ਮਨਿ ਤਨਿ ਮੁਖਿ ਬੋਲਹਿ ਹਰਿ ਮੁਖੀ ॥

من تن مُکھ بولیہہ ہر مُکھی

جو شخص اپنے دماغ، جسم اور منہ سے رب کے نام کا زبان سے ذکر کرتا ہے۔

ਸਦਾ ਸਦਾ ਜਾਨਹੁ ਤੇ ਸੁਖੀ ॥

سدا سدا جانو تے سُکھی

سمجھ لیجیے کہ وہ ہمیشہ سکھی ہے۔

ਏਕੋ ਏਕੁ ਏਕੁ ਪਛਾਨੈ ॥

ایکو ایک ایک پچھانَے

جو شخص صرف ایک رب کو پہچانتا ہے۔

ਇਤ ਉਤ ਕੀ ਓਹੁ ਸੋਝੀ ਜਾਨੈ ॥

اِت اوت کی اوہ سوجھی جانَے

اسے دنیا اور آخرت کا علم حاصل ہوجاتا ہے۔

ਨਾਮ ਸੰਗਿ ਜਿਸ ਕਾ ਮਨੁ ਮਾਨਿਆ ॥

نام سنگ جِس کا من مانیا

اے نانک ! جس کا دماغ واہے گرو کے نام میں مل جاتا ہے،

ਨਾਨਕ ਤਿਨਹਿ ਨਿਰੰਜਨੁ ਜਾਨਿਆ ॥੩॥

نانک تِنہہ نِرنجن جانیا

وہ رب کو پہچان لیتا ہے۔

ਗੁਰ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਆਪਨ ਆਪੁ ਸੁਝੈ ॥

گُر پرساد آپن آپ سُجھے

گرو کی مہربانی سے جو شخص اپنے آپ کو سمجھ لیتا ہے،

ਤਿਸ ਕੀ ਜਾਨਹੁ ਤ੍ਰਿਸਨਾ ਬੁਝੈ ॥

تِس کی جانوہُ ترِسنا بُجھے

جان لیجیے کہ اس کی تڑپ بجھ گئی ہے۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਹਰਿ ਹਰਿ ਜਸੁ ਕਹਤ ॥

سادھ سنگ ہر ہر جس کہت

جو شخص سنتوں کی صحبت میں ہری پریشور کی تسبیح کرتا رہتا ہے،

ਸਰਬ ਰੋਗ ਤੇ ਓਹੁ ਹਰਿ ਜਨੁ ਰਹਤ ॥

سرب روگ تے اوہ ہر جن رہت

وہ رب کا عبادت گذاربندہ تمام بیماریوں سے نجات پا لیتا ہے۔

ਅਨਦਿਨੁ ਕੀਰਤਨੁ ਕੇਵਲ ਬਖ੍ਯ੍ਯਾਨੁ ॥

اندِن کیرتن کیول بکھان

جو شخص رات دن صرف واہے گرو کی زبان سے تسبیح ہی کرتا ہے،

ਗ੍ਰਿਹਸਤ ਮਹਿ ਸੋਈ ਨਿਰਬਾਨੁ ॥

گرہست مہہ سوئی نِربان

وہ اپنے گھر میں ہی لاتعلق رہتا ہے۔

ਏਕ ਊਪਰਿ ਜਿਸੁ ਜਨ ਕੀ ਆਸਾ ॥

ایک اُوپر جِس جن کی آس

جس انسان نے ایک رب پر امید رکھی ہے،

ਤਿਸ ਕੀ ਕਟੀਐ ਜਮ ਕੀ ਫਾਸਾ ॥

تِس کی کٹئیے جم کی پھاسا

اس کے لیے موت کی تکلیف آسان ہو جاتی ہے۔

ਪਾਰਬ੍ਰਹਮ ਕੀ ਜਿਸੁ ਮਨਿ ਭੂਖ ॥

پاربرہم کی جِس من بھُوکھ

جس کے دل میں پربرہما کی بھوک ہے،

ਨਾਨਕ ਤਿਸਹਿ ਨ ਲਾਗਹਿ ਦੂਖ ॥੪॥

4 ۔ نانک تِسہہ نہ لاگہہ دُوکھ

اے نانک ! اسے کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔

ਜਿਸ ਕਉ ਹਰਿ ਪ੍ਰਭੁ ਮਨਿ ਚਿਤਿ ਆਵੈ ॥

جِس کو ہرپربھ من چِت آوے

جس کو ہری پربھو دل میں یاد آتا ہے،

ਸੋ ਸੰਤੁ ਸੁਹੇਲਾ ਨਹੀ ਡੁਲਾਵੈ ॥

سو سنت سُہیلا نہی ڈولانے

وہ سنت سکھی ہے اور اس کا دماغ کبھی نہیں ڈگمگاتا۔

ਜਿਸੁ ਪ੍ਰਭੁ ਅਪੁਨਾ ਕਿਰਪਾ ਕਰੈ ॥

جِس پربھ اپنا کِرپا کرے

جس پر رب اپنا فضل و احسان کرتا ہے،

ਸੋ ਸੇਵਕੁ ਕਹੁ ਕਿਸ ਤੇ ਡਰੈ ॥

سو سیوک کہو کِس تے ڈرے

بتاؤ وہ عبادت گذار بندہ کس سے ڈر سکتا ہے؟

ਜੈਸਾ ਸਾ ਤੈਸਾ ਦ੍ਰਿਸਟਾਇਆ ॥

جیسا سا تیسا دِرسٹایا

جیسا واہے گرو ہے، ویسے ہی اس کو دکھائی دیتا ہے۔

ਅਪੁਨੇ ਕਾਰਜ ਮਹਿ ਆਪਿ ਸਮਾਇਆ ॥

اپنے کارج مہہ آپ سمائیا

اپنی تکوین میں رب خود ہی سمایا ہوا ہے۔

ਸੋਧਤ ਸੋਧਤ ਸੋਧਤ ਸੀਝਿਆ ॥

سودھت سودھت سودھت سیجھئیا

اس کے بارے میں کئی بار سوچا ہے۔

ਗੁਰ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਤਤੁ ਸਭੁ ਬੁਝਿਆ ॥

گُرپرسادتت سبھ بُوجھیا

گرو کی مہربانی سے ساری حقیقت کو سمجھ لیا ہے۔

ਜਬ ਦੇਖਉ ਤਬ ਸਭੁ ਕਿਛੁ ਮੂਲੁ ॥

جب دیکھو تب سبھ کِچھ مُول

جب میں دیکھتا ہوں کہ سب کچھ واہے گرو ہی ہے۔

ਨਾਨਕ ਸੋ ਸੂਖਮੁ ਸੋਈ ਅਸਥੂਲੁ ॥੫॥

5 ۔ نانک سو سُوکھم سوئی استھُول

اے نانک ! وہ خود ہی لطیف اور خود ہی آزاد ہے۔

ਨਹ ਕਿਛੁ ਜਨਮੈ ਨਹ ਕਿਛੁ ਮਰੈ ॥

نہہ کِچھ جنمےَ نہہ کِچھ مرے

نہ کچھ پیدا ہوتا ہے، نہ کچھ مرتا ہے۔

ਆਪਨ ਚਲਿਤੁ ਆਪ ਹੀ ਕਰੈ ॥

آپن چلت آپ ہی کرے

واہے گرو اپنے مشاغل خود انجام دیتا ہے۔

ਆਵਨੁ ਜਾਵਨੁ ਦ੍ਰਿਸਟਿ ਅਨਦ੍ਰਿਸਟਿ ॥

آون جاون دِرسٹ اندِرسٹ

"پیدائش، موت، گوچر (قابل دید) اور اگوچر (ناقابل دید)۔"

ਆਗਿਆਕਾਰੀ ਧਾਰੀ ਸਭ ਸ੍ਰਿਸਟਿ ॥

آگیاکاری دھاری سبھ سرِسٹ

یہ ساری دنیا اس نے اپنی فرمانبرداری کے لیے بنائی ہوئی ہے۔

ਆਪੇ ਆਪਿ ਸਗਲ ਮਹਿ ਆਪਿ ॥

آپے آپ سگل مہہ آپ

وہ خود ہی سب کچھ ہے۔ وہ خود ہی سب (جانداروں) میں موجود ہے۔

ਅਨਿਕ ਜੁਗਤਿ ਰਚਿ ਥਾਪਿ ਉਥਾਪਿ ॥

انِک جُگت رچ تھاپ اُتھاپ

مختلف طریقوں سے وہ کائنات کی تخلیق کرتا اور اسے فنا بھی کرتا ہے۔

ਅਬਿਨਾਸੀ ਨਾਹੀ ਕਿਛੁ ਖੰਡ ॥

ابناسی ناہی کِچھ کھنڈ

لیکن ہمیشہ رہنے والے رب کا کچھ بھی تباہ نہیں ہوتا۔

ਧਾਰਣ ਧਾਰਿ ਰਹਿਓ ਬ੍ਰਹਮੰਡ ॥

دھارن دھار رہیو برہمنڈ

وہ کائنات کو سہارا دے رہا ہے۔

ਅਲਖ ਅਭੇਵ ਪੁਰਖ ਪਰਤਾਪ ॥

الکھ ابھیو پُرکھ پرتاپ

واہے گرو کی شان بے مقصد اور بلا امتیاز ہے۔

ਆਪਿ ਜਪਾਏ ਤ ਨਾਨਕ ਜਾਪ ॥੬॥

6 ۔ آپ جپائے تا نانک جاپ

اے نانک ! اگر وہ اپنا ورد انسان سے خود کروائے، تو ہی وہ ورد کرتا ہے۔

ਜਿਨ ਪ੍ਰਭੁ ਜਾਤਾ ਸੁ ਸੋਭਾਵੰਤ ॥

جِن پربھ جاتا سو سوبھا ونت

جو رب کو جانتے ہیں، وہ خوبصورت ہیں۔

ਸਗਲ ਸੰਸਾਰੁ ਉਧਰੈ ਤਿਨ ਮੰਤ ॥

سگل سنسار اُدھرے تِن منت

پوری دنیا ان کے منتر (نصیحت کی بات) سے محفوظ ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕੇ ਸੇਵਕ ਸਗਲ ਉਧਾਰਨ ॥

پربھ کے سیوک سگل اُدھارن

رب کے خادم سب کا بھلا کردیتے ہیں۔

ਪ੍ਰਭ ਕੇ ਸੇਵਕ ਦੂਖ ਬਿਸਾਰਨ ॥

پربھ کے سیوک دُوکھ بِسارن

رب کے خادموں کی صحبت سے غم بھول جاتا ہے۔

ਆਪੇ ਮੇਲਿ ਲਏ ਕਿਰਪਾਲ ॥

آپے میل لئے کِرپال

مہربان رب ان کو اپنے ساتھ ملا لیتا ہے۔

ਗੁਰ ਕਾ ਸਬਦੁ ਜਪਿ ਭਏ ਨਿਹਾਲ ॥

گُر کا سبد جپ بھئے نِہال

گرو کے کلام کا بار بار ذکر کرنے سے وہ شکر گزار ہو جاتے ہیں۔

ਉਨ ਕੀ ਸੇਵਾ ਸੋਈ ਲਾਗੈ ॥

اُن کی سیوا سوئی لاگَے

صرف وہی خوش قسمت ان کی خدمت میں لگتا ہے،

ਜਿਸ ਨੋ ਕ੍ਰਿਪਾ ਕਰਹਿ ਬਡਭਾਗੈ ॥

جِس نو کِرپا کریہہ بڈبھاگے

جس پر رب کا فضل و کرم ہوتا ہے۔

ਨਾਮੁ ਜਪਤ ਪਾਵਹਿ ਬਿਸ੍ਰਾਮੁ ॥

نام جپت پاویہہ بِسرام

جو رب کا نام بار بار لیتے ہیں، وہ سکھ پاتے ہیں۔

ਨਾਨਕ ਤਿਨ ਪੁਰਖ ਕਉ ਊਤਮ ਕਰਿ ਮਾਨੁ ॥੭॥

7 ۔ نانک تِن پُرکھ کو اُوتم کر مان

اے نانک ! ان لوگوں کو عظیم سمجھو۔

ਜੋ ਕਿਛੁ ਕਰੈ ਸੁ ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਰੰਗਿ ॥

جو کچھ کرَے سو پربھ کے رنگ

وہ جو کچھ کرتا ہے، رب کی رضا میں کرتا ہے۔

ਸਦਾ ਸਦਾ ਬਸੈ ਹਰਿ ਸੰਗਿ ॥

سدا سدا بسے ہر سنگ

وہ ہمیشہ کے لیے رب کے ساتھ رہتا ہے۔

ਸਹਜ ਸੁਭਾਇ ਹੋਵੈ ਸੋ ਹੋਇ ॥

سہج سُبھائے ہووے سو ہوئے

جو کچھ ہوتا ہے، وہ فطری اور قدرتی ہی ہوتا ہے۔

ਕਰਣੈਹਾਰੁ ਪਛਾਣੈ ਸੋਇ ॥

کرنے ہار پچھانے سوئے

وہ اس خالق رب کو ہی پہچانتا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕਾ ਕੀਆ ਜਨ ਮੀਠ ਲਗਾਨਾ ॥

پربھ کیا جن میٹھ لگانا

رب کا کام اس کے خادموں کو میٹھا لگتا ہے۔

ਜੈਸਾ ਸਾ ਤੈਸਾ ਦ੍ਰਿਸਟਾਨਾ ॥

جیسا سا تیسا درِسٹانا

جیسا رب ہے، ویسا ہی اس کو دکھائی دیتا ہے۔

ਜਿਸ ਤੇ ਉਪਜੇ ਤਿਸੁ ਮਾਹਿ ਸਮਾਏ ॥

جِس تے اوپجے تِس ماہِ سمائے

وہ اس میں ضم ہو جاتا ہے، جس سے وہ پیدا ہوا تھا۔

ਓਇ ਸੁਖ ਨਿਧਾਨ ਉਨਹੂ ਬਨਿ ਆਏ ॥

اوئے سُکھ نِدھان اُنہوُ بن آئے

وہ خوشیوں کا ذخیرہ ہے۔ یہ شہرت صرف اس کو زیبا دیتی ہے۔

ਆਪਸ ਕਉ ਆਪਿ ਦੀਨੋ ਮਾਨੁ ॥

آپس کو آپ دینو مان

اپنے خادم کو رب نے خود ہی شان عطا کی ہے۔

ਨਾਨਕ ਪ੍ਰਭ ਜਨੁ ਏਕੋ ਜਾਨੁ ॥੮॥੧੪॥

14 ـ 8 ـ نانک پربھ جن ایکو جان

اے نانک ! جان لو کہ رب اور اس کا خادم ایک ہی طرح ہیں۔

ਸਲੋਕੁ ॥

سلوک

شلوک

ਸਰਬ ਕਲਾ ਭਰਪੂਰ ਪ੍ਰਭ ਬਿਰਥਾ ਜਾਨਨਹਾਰ ॥

سرب کلا بھرپُور پربھ بِرتھا جاننہار

رب ہمہ گیر ہے اور ہمارے دکھوں کا جاننے والا ہے۔

ਜਾ ਕੈ ਸਿਮਰਨਿ ਉਧਰੀਐ ਨਾਨਕ ਤਿਸੁ ਬਲਿਹਾਰ ॥੧॥

1 جا کے سِمرن اُودھرئیے نانک تِس بلہار۔

اے نانک ! جس کا نام لینے سے انسان کو نجات مل جاتی ہے، میں اس پر قربان جاتا ہوں۔

ਅਸਟਪਦੀ ॥

اسٹپدی

اشٹپدی

ਟੂਟੀ ਗਾਢਨਹਾਰ ਗੋੁਪਾਲ ॥

ٹُوٹی گاڈنہار گوپال

رب کائنات گوپال ٹوٹوں کو جوڑنے والا ہے۔

ਸਰਬ ਜੀਆ ਆਪੇ ਪ੍ਰਤਿਪਾਲ ॥

سرب جیا آپے پرتپال

وہ خود ہی تمام جانداروں کی پرورش کرتا ہے۔

ਸਗਲ ਕੀ ਚਿੰਤਾ ਜਿਸੁ ਮਨ ਮਾਹਿ ॥

سگل کی چِنتا جِس من ماہِ

جس کے ذہن میں سب کی فکر ہے،

ਤਿਸ ਤੇ ਬਿਰਥਾ ਕੋਈ ਨਾਹਿ ॥

تِس تے بِرتھا کوئی ناہِ

اس سے کوئی بھی خالی ہاتھ نہیں لوٹتا۔

ਰੇ ਮਨ ਮੇਰੇ ਸਦਾ ਹਰਿ ਜਾਪਿ ॥

رے من میرے سدا ہر جاپ

اے میرے دماغ ! ہمیشہ رب کے نام کا ذکر کرتے رہا کر۔

ਅਬਿਨਾਸੀ ਪ੍ਰਭੁ ਆਪੇ ਆਪਿ ॥

ابناسی پربھ آپے آپ

لافانی رب سب کچھ خود ہی ہے۔

ਆਪਨ ਕੀਆ ਕਛੂ ਨ ਹੋਇ ॥

آپن کیا کچھوُ نہ ہوئے

مخلوق کے اپنے کرنے سے کچھ نہیں ہو سکتا۔

ਜੇ ਸਉ ਪ੍ਰਾਨੀ ਲੋਚੈ ਕੋਇ ॥

جے سو پرانی لوچےَ کوئے

چاہے وہ سینکڑوں بار تمنا کرے۔

ਤਿਸੁ ਬਿਨੁ ਨਾਹੀ ਤੇਰੈ ਕਿਛੁ ਕਾਮ ॥

تِس بِن ناہی تیرے کِچھ کام

اس کے علاوہ کچھ بھی تیرے کام کا نہیں۔

ਗਤਿ ਨਾਨਕ ਜਪਿ ਏਕ ਹਰਿ ਨਾਮ ॥੧॥

1 ۔ گت نانک جپ ایک ہر نام

اے نانک ! رب کے نام کا ورد کرنے سے نجات حاصل ہوتی ہے۔

ਰੂਪਵੰਤੁ ਹੋਇ ਨਾਹੀ ਮੋਹੈ ॥

رُوپونت ہوئے ناہی موہے

اگر مخلوق بہت خوبصورت ہے، تو وہ خود بخود دوسروں کو مسحور نہیں کرتا۔

ਪ੍ਰਭ ਕੀ ਜੋਤਿ ਸਗਲ ਘਟ ਸੋਹੈ ॥

رُوپونت ہوئے ناہی موہے

رب کا نور ہی تمام جسموں میں خوبصورت نظر آتا ہے۔

ਧਨਵੰਤਾ ਹੋਇ ਕਿਆ ਕੋ ਗਰਬੈ ॥

دھنونتا ہوئے کیا کو گربے

امیر ہو کر کوئی انسان کیا فخر کرے؟

ਜਾ ਸਭੁ ਕਿਛੁ ਤਿਸ ਕਾ ਦੀਆ ਦਰਬੈ ॥

جا سبھ کُچھ تِس کا دیا دربے

جب سارا مال و دولت اس کا دیا ہوا ہے۔

ਅਤਿ ਸੂਰਾ ਜੇ ਕੋਊ ਕਹਾਵੈ ॥

ات سُورا جے کوُ کہاوے

اگر کوئی شخص اپنے آپ کو عظیم جنگجو کہلواتا ہو،

ਪ੍ਰਭ ਕੀ ਕਲਾ ਬਿਨਾ ਕਹ ਧਾਵੈ ॥

پربھ کی کلا بِنا کہہ دھاوَے

رب کے فن (طاقت) کے بغیر کیا کوشش کر سکتا ہے؟

ਜੇ ਕੋ ਹੋਇ ਬਹੈ ਦਾਤਾਰੁ ॥

جے کو ہوئے بہے داتار

اگر کوئی آدمی صدقہ وخیرات کرنے والا بن جائے۔

ਤਿਸੁ ਦੇਨਹਾਰੁ ਜਾਨੈ ਗਾਵਾਰੁ ॥

تِس دینہار جانے گاوار

تو دینے والا رب اس کو بیوقوف سمجھتا ہے۔

ਜਿਸੁ ਗੁਰ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਤੂਟੈ ਹਉ ਰੋਗੁ ॥

جِس گُر پرساد تُوٹے ہَوں روگ

گرو کی مہربانی سے جس کے انا کی بیماری دور ہوتی ہے،

ਨਾਨਕ ਸੋ ਜਨੁ ਸਦਾ ਅਰੋਗੁ ॥੨॥

2 ۔ نانک سو جن سدا اروگ

اے نانک ! وہ آدمی ہمیشہ صحت مند ہے۔

ਜਿਉ ਮੰਦਰ ਕਉ ਥਾਮੈ ਥੰਮਨੁ ॥

جیو مندر کو تھامَے تھمن

جیسے مندر کو ایک ستون سہارا دیتا ہے،

ਤਿਉ ਗੁਰ ਕਾ ਸਬਦੁ ਮਨਹਿ ਅਸਥੰਮਨੁ ॥

تیو گُر کا سبد منہہ استھمن

اسی طرح گرو کے الفاظ دماغ کو سہارا دیتے ہیں۔

ਜਿਉ ਪਾਖਾਣੁ ਨਾਵ ਚੜਿ ਤਰੈ ॥

جیو پاکھان ناو چڑ ترے

جیسے کشتی میں رکھا پتھر پار ہوتا ہے،

ਪ੍ਰਾਣੀ ਗੁਰ ਚਰਣ ਲਗਤੁ ਨਿਸਤਰੈ ॥

پرانی گُر چرن لگت نِسترے

اسی طرح مخلوق گرو کے قدموں کو چھو گھٹنوں کے سمندر سے پار ہوجاتا ہے۔

ਜਿਉ ਅੰਧਕਾਰ ਦੀਪਕ ਪਰਗਾਸੁ ॥

جیو اندھکار دیپک پرگاس

جیسے چراغ اندھیرے میں روشنی کردیتا ہے،

ਗੁਰ ਦਰਸਨੁ ਦੇਖਿ ਮਨਿ ਹੋਇ ਬਿਗਾਸੁ ॥

گُر درسن دیکھ من ہوئے بِگاس

اسی طرح گرو کو دیکھ کر من خوش ہو جاتا ہے۔

ਜਿਉ ਮਹਾ ਉਦਿਆਨ ਮਹਿ ਮਾਰਗੁ ਪਾਵੈ ॥

جیو مہا اُدیان مہہ مارگ پاوے

جیسے آدمی کو بڑے جنگل میں راستہ مل جاتا ہے،

ਤਿਉ ਸਾਧੂ ਸੰਗਿ ਮਿਲਿ ਜੋਤਿ ਪ੍ਰਗਟਾਵੈ ॥

تیو سادھو سنگ مِل جوت پرگٹاوے

اسی طرح سچے افراد کی صحبت میں رہنے سے رب کا نور انسان کے اندر ظاہر ہوتا ہے۔

ਤਿਨ ਸੰਤਨ ਕੀ ਬਾਛਉ ਧੂਰਿ ॥

تِن سنتن کی باچھو دھوُر

میں ان سنتوں کے قدموں کی خاک مانگتا ہوں۔

ਨਾਨਕ ਕੀ ਹਰਿ ਲੋਚਾ ਪੂਰਿ ॥੩॥

3 ۔ نانک کی ہر لوچا پُور

اے رب ! نانک کی چاہت پوری کرو۔

ਮਨ ਮੂਰਖ ਕਾਹੇ ਬਿਲਲਾਈਐ ॥

من مُورکھ کاہے بِل لائیَے

اے نادان ذہن ! کیوں کراہتے ہو؟

ਪੁਰਬ ਲਿਖੇ ਕਾ ਲਿਖਿਆ ਪਾਈਐ ॥

پُورب لکھے کا لِکھیا پائیے

تمہیں وہ کچھ ملے گا، جو تمہارے پچھلے جنم کے اعمال سے لکھا ہوا ہے۔

ਦੂਖ ਸੂਖ ਪ੍ਰਭ ਦੇਵਨਹਾਰੁ ॥

دُوکھ سُوکھ پربھ دیون ہار

رب غم اور خوشی دینے والا ہے۔

ਅਵਰ ਤਿਆਗਿ ਤੂ ਤਿਸਹਿ ਚਿਤਾਰੁ ॥

اَور تیاگ تُو تِسیہہ چِتار

باقی سب کچھ چھوڑ کر تو اس کی ہی عبادت کر۔

ਜੋ ਕਛੁ ਕਰੈ ਸੋਈ ਸੁਖੁ ਮਾਨੁ ॥

جو کچھ کرےَ سوئی سُکھ مان

رب جو کچھ کرتا ہے، اس کو سکھ سمجھ۔

ਭੂਲਾ ਕਾਹੇ ਫਿਰਹਿ ਅਜਾਨ ॥

بھُولا کاہے پھِرے اجان

اے احمق ! تم کیوں بھٹکتے پھرتے ہو۔

ਕਉਨ ਬਸਤੁ ਆਈ ਤੇਰੈ ਸੰਗ ॥

کون بست آئی تیرے سنگ

کون سی چیز تیرے ساتھ آئی ہے۔

ਲਪਟਿ ਰਹਿਓ ਰਸਿ ਲੋਭੀ ਪਤੰਗ ॥

لپٹ رہئیو رس لوبھی پتنگ

اے لالچی ہروانے ! تم دنیاوی آسائشوں میں بتلا ہورہے ہو؟

ਰਾਮ ਨਾਮ ਜਪਿ ਹਿਰਦੇ ਮਾਹਿ ॥

رام نام جپ ہِردے ماہِ

تو اپنے دماغ میں رام کے نام کا ذکر کر۔

ਨਾਨਕ ਪਤਿ ਸੇਤੀ ਘਰਿ ਜਾਹਿ ॥੪॥

4 ۔ نانک پت سیتی گھر جاہِ

اے نانک ! اس طرح تم عزت کے ساتھ اپنے ٹھکانے (آخرت) میں جاؤ گے۔

ਜਿਸੁ ਵਖਰ ਕਉ ਲੈਨਿ ਤੂ ਆਇਆ ॥

جِس وکھر کو لین تُو آیا

''اے مخلوق !) جس سودا کے لیے تو دنیا میں آیا ہے۔)''

ਰਾਮ ਨਾਮੁ ਸੰਤਨ ਘਰਿ ਪਾਇਆ ॥

رام نام سنتن گھر پائیا

وہ رام نام روپی سودا سنتوں کے گھر سے ملتا ہے۔

ਤਜਿ ਅਭਿਮਾਨੁ ਲੇਹੁ ਮਨ ਮੋਲਿ ॥

تج ابھمان لیہو من مول

اپنے غرور کو چھوڑ دو،

ਰਾਮ ਨਾਮੁ ਹਿਰਦੇ ਮਹਿ ਤੋਲਿ ॥

رام نام ہِردے مہہ تول

رام کا نام اپنے دل میں تول اور اپنے دماغ سے اسے خرید۔

ਲਾਦਿ ਖੇਪ ਸੰਤਹ ਸੰਗਿ ਚਾਲੁ ॥

لاد کھیپ سنتھہ سنگ چال

اپنا سودا لے لو اور سنتوں کے ساتھ چل۔

ਅਵਰ ਤਿਆਗਿ ਬਿਖਿਆ ਜੰਜਾਲ ॥

اور تیاگ بِکھیا جنجال

ممتا کی دوسری الجھنوں کو چھوڑو۔

ਧੰਨਿ ਧੰਨਿ ਕਹੈ ਸਭੁ ਕੋਇ ॥

دھن دھن کہے سبھ کوئے

ہر ایک کو مبارک ہو ! مبارک ! کہے گا۔

ਮੁਖ ਊਜਲ ਹਰਿ ਦਰਗਹ ਸੋਇ ॥

مُکھ اُوجل ہر درگہہ سوئے

اس رب کے دربار میں تیرا چہرہ منور ہو گا۔

ਇਹੁ ਵਾਪਾਰੁ ਵਿਰਲਾ ਵਾਪਾਰੈ ॥

ایہہ واپار وِرلا واپارے

یہ کاروبار کوئی نادر تاجر ہی کرتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਤਾ ਕੈ ਸਦ ਬਲਿਹਾਰੈ ॥੫॥

5 ۔ نانک تا کے سد بلہارے

اے نانک ! میں اسے تاجر پر ہمیشہ قربان جاتا ہوں۔

ਚਰਨ ਸਾਧ ਕੇ ਧੋਇ ਧੋਇ ਪੀਉ ॥

چرن سادھ کے دھوئے دھوئے پیو

اے مخلوق !) سادھؤں کے پاؤں دھو دھو کر پی۔)

ਅਰਪਿ ਸਾਧ ਕਉ ਅਪਨਾ ਜੀਉ ॥

ارپ سادھ کو اپنا جیو

"سادھؤں کو اپنی روح بھی حوالے کر دو۔

ਸਾਧ ਕੀ ਧੂਰਿ ਕਰਹੁ ਇਸਨਾਨੁ ॥

سادھ کی دھُور کروہ اسنان

سادھوؤں کے قدموں کی خاک میں غسل کر۔

ਸਾਧ ਊਪਰਿ ਜਾਈਐ ਕੁਰਬਾਨੁ ॥

سادھ اُوپر جائے قُربان

سادھو پر قربان ہوجانا چاہیے۔

ਸਾਧ ਸੇਵਾ ਵਡਭਾਗੀ ਪਾਈਐ ॥

سادھ سیوا وڈبھاگی پائیے

سادھو کی خدمت خوش قسمتی سے ہی ملتی ہے۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਹਰਿ ਕੀਰਤਨੁ ਗਾਈਐ ॥

سادھسنگ ہر کیرتن گائیے

سادھو کی صحبت میں ہری کا بھجن گانا چاہیے۔

ਅਨਿਕ ਬਿਘਨ ਤੇ ਸਾਧੂ ਰਾਖੈ ॥

اِنک بِگھن تے سادھوُ راکھَے

سادھو بہت سی رکاوٹوں سے انسان کی حفاظت کرتا ہے۔

ਹਰਿ ਗੁਨ ਗਾਇ ਅੰਮ੍ਰਿਤ ਰਸੁ ਚਾਖੈ ॥

ہر گُن گائے امرت رس چاکھےَ

جو رب کی حمد وثناء کرتا ہے وہ امرت رس کو چکھتا ہے۔

ਓਟ ਗਹੀ ਸੰਤਹ ਦਰਿ ਆਇਆ ॥

اوٹ گہی سنتھہ در آئیا

جس نے سنتوں کا سہارا لیا ہے اور اُن کے دروازے پر پڑاؤ ڈالا ہے۔

ਸਰਬ ਸੂਖ ਨਾਨਕ ਤਿਹ ਪਾਇਆ ॥੬॥

6 ۔ سرب سُوکھ نانک تہہ پائیا

اے نانک ! اسے ساری خوشیاں حاصل ہوجاتی ہیں۔

ਮਿਰਤਕ ਕਉ ਜੀਵਾਲਨਹਾਰ ॥

مِرتک کو جِیوالنہار

واہے گرو مردہ مخلوق کو بھی زندہ کرنے والا ہے۔

ਭੂਖੇ ਕਉ ਦੇਵਤ ਅਧਾਰ ॥

بھُوکھے کو دیوت آدھار

وہ بھوکوں کو بھی کھانا فراہم کرتا ہے۔

ਸਰਬ ਨਿਧਾਨ ਜਾ ਕੀ ਦ੍ਰਿਸਟੀ ਮਾਹਿ ॥

سرب نِدھان جا کی دِرسٹی ماہِ

تمام خزانے اس کی نظر میں ہیں۔

ਪੁਰਬ ਲਿਖੇ ਕਾ ਲਹਣਾ ਪਾਹਿ ॥

پُرب لکھے کا لہنا پاہِ

مگر انسان) اپنے پچھلے جنموں میں کیے گئے اعمال کا پھل پاتا ہے۔(

ਸਭੁ ਕਿਛੁ ਤਿਸ ਕਾ ਓਹੁ ਕਰਨੈ ਜੋਗੁ ॥

سبھ کِچھ تِس کا اوہ کرنےَ جوگ

سب کچھ اس رب کا ہی ہے اور وہی ہر چیز کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔

ਤਿਸੁ ਬਿਨੁ ਦੂਸਰ ਹੋਆ ਨ ਹੋਗੁ ॥

تِس بِن دُوسر ہوا نہ ہوگ

اس کے سوا کوئی دوسرا نہ ہی تھا اور نہ ہی ہوگا۔

ਜਪਿ ਜਨ ਸਦਾ ਸਦਾ ਦਿਨੁ ਰੈਣੀ ॥

جپ جن سدا سدا دِن رےنی

اے لوگو! دن رات ہمیشہ اس کی پوجا کر۔

ਸਭ ਤੇ ਊਚ ਨਿਰਮਲ ਇਹ ਕਰਣੀ ॥

سبھ تے اوُچ نِرمل اِہ کرنی

یہ زندگی کا طریقہ سب سے اونچا اور پاک ہے۔

ਕਰਿ ਕਿਰਪਾ ਜਿਸ ਕਉ ਨਾਮੁ ਦੀਆ ॥

کر کِرپا جِس کو نام دیا

جس شخص پر واہے گرو فضل و احسان کرتے ہوئے اسے اپنے نام سے نوازا ہے،

ਨਾਨਕ ਸੋ ਜਨੁ ਨਿਰਮਲੁ ਥੀਆ ॥੭॥

7 ۔ نانک سو جن نِرمل تھیا

اے نانک! وہ پاک ہو جاتا ہے۔

ਜਾ ਕੈ ਮਨਿ ਗੁਰ ਕੀ ਪਰਤੀਤਿ ॥

جا کےَ من گُر کی پرتیت

جس کے دل میں گروجی پر یقین و اعتماد ہے،

ਤਿਸੁ ਜਨ ਆਵੈ ਹਰਿ ਪ੍ਰਭੁ ਚੀਤਿ ॥

تِس جن آوے ہر پربھ چیت

وہ آدمی بھگوان ہری کو یاد کرنے لگ جاتا ہے۔

ਭਗਤੁ ਭਗਤੁ ਸੁਨੀਐ ਤਿਹੁ ਲੋਇ ॥

بھگت بھگت سُنیئے تہہ لوئے

وہ تینوں جہانوں میں مشہور عقیدت مند ہوجاتا ہے۔

ਜਾ ਕੈ ਹਿਰਦੈ ਏਕੋ ਹੋਇ ॥

جا کے ہِردے ایکو ہوئے

جس کے دل میں ایک رب موجود ہوتا ہے۔

ਸਚੁ ਕਰਣੀ ਸਚੁ ਤਾ ਕੀ ਰਹਤ ॥

سچ کرنی سچ تا کی رہت

اس کا کام سچا ہے اور اس کی زندگی کی حد بھی درست ہے۔

ਸਚੁ ਹਿਰਦੈ ਸਤਿ ਮੁਖਿ ਕਹਤ ॥

سچ ہِردے ست مُکھ کہَت

اس کے من میں سچائی ہے اور وہ اپنے منہ سے سچ ہی بولتا ہے۔

ਸਾਚੀ ਦ੍ਰਿਸਟਿ ਸਾਚਾ ਆਕਾਰੁ ॥

ساچی دِرسٹ ساچا آکار

اس کی نظر سچی ہے اور اس کی شکل بھی سچی ہے۔

ਸਚੁ ਵਰਤੈ ਸਾਚਾ ਪਾਸਾਰੁ ॥

سچ ورتے ساچا پاسار

وہ سچائی تقسیم کرتا ہے اور سچ ہی پھیلاتا ہے۔

ਪਾਰਬ੍ਰਹਮੁ ਜਿਨਿ ਸਚੁ ਕਰਿ ਜਾਤਾ ॥

پاربرہم جِن سچ کر جاتا

اے نانک ! جو انسان پربرہما کو سچا سمجھتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਸੋ ਜਨੁ ਸਚਿ ਸਮਾਤਾ ॥੮॥੧੫॥

15 ۔ 8 ۔ نانک سو جن سچ سماتا

وہ انسان سچائی میں ہی سما جاتا ہے۔

ਸਲੋਕੁ ॥

سلوک

شلوک

ਰੂਪੁ ਨ ਰੇਖ ਨ ਰੰਗੁ ਕਿਛੁ ਤ੍ਰਿਹੁ ਗੁਣ ਤੇ ਪ੍ਰਭ ਭਿੰਨ ॥

رُوپ نہ ریکھ نہ رنگ کِچھ تریہہ گُن تے پربھ بھِن

واہے گرو کی نہ کوئی شکل یا نشان ہے اور نہ ہی کوئی رنگ ہے۔ وہ ممتا کی تینوں خوبیوں سے پرے ہے۔

ਤਿਸਹਿ ਬੁਝਾਏ ਨਾਨਕਾ ਜਿਸੁ ਹੋਵੈ ਸੁਪ੍ਰਸੰਨ ॥੧॥

1 ۔ تِسہہ بُجھائے نانکا جِس ہووے

اے نانک ! رب خود اس شخص کو سمجھاتا ہے، جس سے خود راضی ہوتا ہے۔

ਅਸਟਪਦੀ ॥

اسٹپدی

اشٹپدی

ਅਬਿਨਾਸੀ ਪ੍ਰਭੁ ਮਨ ਮਹਿ ਰਾਖੁ ॥

ابناسی پربھ من مہہ راکھ

اے لوگو !) اپنے ذہن میں لافانی رب کو یاد رکھ ۔(

ਮਾਨੁਖ ਕੀ ਤੂ ਪ੍ਰੀਤਿ ਤਿਆਗੁ ॥

مانُکھ کی تُو پریت تیاگ

اور انسان کی محبت (ناسمجھی) کو چھوڑ دے۔

ਤਿਸ ਤੇ ਪਰੈ ਨਾਹੀ ਕਿਛੁ ਕੋਇ ॥

تِس تے پرے َناہیہ کچھ کوئے

اس سے آگے کوئی چیز نہیں۔

ਸਰਬ ਨਿਰੰਤਰਿ ਏਕੋ ਸੋਇ ॥

سرب نِرنتر ایکو سوئے

وہ ایک رب تمام جانداروں کے اندر موجود ہے۔

ਆਪੇ ਬੀਨਾ ਆਪੇ ਦਾਨਾ ॥

آپے بینا آپے دانا

وہ خود ہر چیز دیکھنے والا اور خود ہی ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

ਗਹਿਰ ਗੰਭੀਰੁ ਗਹੀਰੁ ਸੁਜਾਨਾ ॥

گہر گنبھیر گہیر سُجانا

رب لامحدود، سنجیدہ، گہرا اور انتہائی ذہین ہے۔

ਪਾਰਬ੍ਰਹਮ ਪਰਮੇਸੁਰ ਗੋਬਿੰਦ ॥

پاربرہم پرمیسر گوبند

وہ پربرہما، پرمیشور اور گوبند

ਕ੍ਰਿਪਾ ਨਿਧਾਨ ਦਇਆਲ ਬਖਸੰਦ ॥

کرِپا نِدھان دئیال بکھسند

فضل و احسان کا ذخیرہ، بہت مہربان اور بخشنے والا ہے۔

ਸਾਧ ਤੇਰੇ ਕੀ ਚਰਨੀ ਪਾਉ ॥

سادھ تیرے کی چرنی پاؤ

اے رب ! تیرے سادھؤں کے قدموں میں جھک کر سلام پیش خدمت ہے۔

ਨਾਨਕ ਕੈ ਮਨਿ ਇਹੁ ਅਨਰਾਉ ॥੧॥

1 ۔ نانک کے من ایہہ انراؤ

نانک کے ذہن میں یہی خواہش ہے۔

ਮਨਸਾ ਪੂਰਨ ਸਰਨਾ ਜੋਗ ॥

منسا پُورن سرنا جوگ

واہے گرو خواہشات پوری کرنے والا اور پناہ دینے کے لائق ہے۔

ਜੋ ਕਰਿ ਪਾਇਆ ਸੋਈ ਹੋਗੁ ॥

جو کر پائیا سوئی ہوگ

جو کچھ رب نے اپنے ہاتھ سے لکھ دیا ہے، وہی ہوتا ہے۔

ਹਰਨ ਭਰਨ ਜਾ ਕਾ ਨੇਤ੍ਰ ਫੋਰੁ ॥ਤਿਸ ਕਾ ਮੰਤ੍ਰੁ ਨ ਜਾਨੈ ਹੋਰੁ ॥

ہرن بھرن جا کا نیتر پھور تِس کا منتر نہ جانے ہور

وہ پلک جھپکتے ہی کائنات کی تخلیق اور فنا کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ دوسرا کوئی اس کا راز نہیں جانتا۔

ਅਨਦ ਰੂਪ ਮੰਗਲ ਸਦ ਜਾ ਕੈ ॥

اند روُپ منگل سد جا کے

وہ خوشی کا مجسمہ ہے اور اس کے مندر میں ہمیشہ خوشی اور خوش حالی رہتی ہے۔

ਸਰਬ ਥੋਕ ਸੁਨੀਅਹਿ ਘਰਿ ਤਾ ਕੈ ॥

سرب تھوک سُنیہہ گھر تا کےَ

میں نے سنا ہے کہ تمام مادے اس کے گھر میں موجود ہیں۔

ਰਾਜ ਮਹਿ ਰਾਜੁ ਜੋਗ ਮਹਿ ਜੋਗੀ ॥

راج مہہ راج جوگ مہہ جوگی

بادشاہوں میں وہ سب سے بڑا بادشاہ اور یوگیوں میں عظیم یوگی ہے۔

ਤਪ ਮਹਿ ਤਪੀਸਰੁ ਗ੍ਰਿਹਸਤ ਮਹਿ ਭੋਗੀ ॥

تپ مہہ تپیسر گرہست مہہ بھوگی

وہ سنیاسیوں میں بہت بڑا سنیاسی ہے اور گھر والوں میں بھی خود ہی گھر والا ہے۔

ਧਿਆਇ ਧਿਆਇ ਭਗਤਹ ਸੁਖੁ ਪਾਇਆ ॥

دھیائے دھیائے بھگتہہ سُکھ پائیا

اس ایک رب کا دھیان کرنے سے، عقیدت مندوں نے خوشی حاصل کی ہے۔

ਨਾਨਕ ਤਿਸੁ ਪੁਰਖ ਕਾ ਕਿਨੈ ਅੰਤੁ ਨ ਪਾਇਆ ॥੨॥

2 ۔ نانک تِس پُرکھ کا کِنےَ انت نہ پائیا

اے نانک ! اس رب کا کسی نے بھی خاتمہ نہیں پایا۔

ਜਾ ਕੀ ਲੀਲਾ ਕੀ ਮਿਤਿ ਨਾਹਿ ॥

جا کی لیلا کی مِت ناہِ

جس رب کی (تخلیق جیسی) تفریح کی کوئی انتہا نہیں،

ਸਗਲ ਦੇਵ ਹਾਰੇ ਅਵਗਾਹਿ ॥

سگل دیو ہارے اوگاہِ

اسے تلاش کرتے کرتے دیوتا بھی تھک چکے ہیں۔

ਪਿਤਾ ਕਾ ਜਨਮੁ ਕਿ ਜਾਨੈ ਪੂਤੁ ॥

پِتا کا جنم کہ جانے پُوت

چونکہ بیٹے کو باپ کی پیدائش کا کیا علم ہے؟

ਸਗਲ ਪਰੋਈ ਅਪੁਨੈ ਸੂਤਿ ॥

سگل پروئی اپنےَ سُوت

پوری مخلوق رب نے اپنی (حکمی شکل کے) دھاگے میں پروئی ہوئی ہے۔

ਸੁਮਤਿ ਗਿਆਨੁ ਧਿਆਨੁ ਜਿਨ ਦੇਇ ॥ਜਨ ਦਾਸ ਨਾਮੁ ਧਿਆਵਹਿ ਸੇਇ ॥

سُمت گیان دھیان جِن دے ۔ جن داس نام دھیاویہہ سے

جنہیں رب ہوشیار، علم اور مراقبہ جیسی نعمت سے نوازتے ہیں، اس کے عقیدت مند اور غلام اسی کی ذات میں غور و فکر کرتے رہتے ہیں۔

ਤਿਹੁ ਗੁਣ ਮਹਿ ਜਾ ਕਉ ਭਰਮਾਏ ॥

تہہ گُن مہہ جا کو بھرمائے

جسے رب مایا کی تین خوبیوں میں گمراہ کرتا ہے،

ਜਨਮਿ ਮਰੈ ਫਿਰਿ ਆਵੈ ਜਾਏ ॥

جنم مرےَ پھِر آوےَ جائے

وہ جنم لے کر مرتا رہتا ہے اور آواگون کے چکر میں پڑا رہتا ہے۔

ਊਚ ਨੀਚ ਤਿਸ ਕੇ ਅਸਥਾਨ ॥

اُوچ نیچ تِس کے استھان

بلند پست سب اسی کی جگہیں ہیں۔

ਜੈਸਾ ਜਨਾਵੈ ਤੈਸਾ ਨਾਨਕ ਜਾਨ ॥੩॥

3 ۔ جیسا جناوےَ تیسا نانک جان

اے نانک ! جیسی فہم وہ دیتا ہے، انسان ویسے ہی سمجھنے والا بن جاتا ہے۔

ਨਾਨਾ ਰੂਪ ਨਾਨਾ ਜਾ ਕੇ ਰੰਗ ॥

نانا رُوپ نانا جا کے رنگ

رب کی بہت سی شکلیں اور اس کے کئی رنگ ہیں۔

ਨਾਨਾ ਭੇਖ ਕਰਹਿ ਇਕ ਰੰਗ ॥

نانا بھیکھ کریہہ اِک رنگ

بہت سی روپ بدل کر وہ پھر بھی ایک ہی رہتا ہے۔

ਨਾਨਾ ਬਿਧਿ ਕੀਨੋ ਬਿਸਥਾਰੁ ॥

نانا بِدھ کِنو بِستھار

اس نے مختلف طریقوں سے اپنی تخلیق کو پھیلایا ہوا ہے۔

ਪ੍ਰਭੁ ਅਬਿਨਾਸੀ ਏਕੰਕਾਰੁ ॥

پربھ ابناسی ایکنکار

ہمیشہ سے موجود رب؛ جو ایک ہی ہے،

ਨਾਨਾ ਚਲਿਤ ਕਰੇ ਖਿਨ ਮਾਹਿ ॥

نانا چلت کرے کھِن ماہِ

ایک لمحے میں وہ مختلف کھیل بنادیتا ہے۔

ਪੂਰਿ ਰਹਿਓ ਪੂਰਨੁ ਸਭ ਠਾਇ ॥

پُور رہیو پُورن سبھ ٹھائے

کامل رب تمام جگھوں میں سما رہا ہے۔

ਨਾਨਾ ਬਿਧਿ ਕਰਿ ਬਨਤ ਬਨਾਈ ॥

نانا بِدھ کر بنت بنائی

اس نے مختلف طریقوں دنیا کو وجود بخشا ہے۔

ਅਪਨੀ ਕੀਮਤਿ ਆਪੇ ਪਾਈ ॥

اپنی قیمت آپے پائی

اپنی تشخیص اس نے خود ہی حاصل کی ہے۔

ਸਭ ਘਟ ਤਿਸ ਕੇ ਸਭ ਤਿਸ ਕੇ ਠਾਉ ॥

سبھ گھٹ تِس کے سبھ تِس کے ٹھاؤ

تمام دل اس کے ہیں اور تمام مقامات اسی کے ہیں۔

ਜਪਿ ਜਪਿ ਜੀਵੈ ਨਾਨਕ ਹਰਿ ਨਾਉ ॥੪॥

4 ۔ جپ جپ جیوےَ نانک ہر ناؤ

اے نانک ! میں ہری کا نام من ہی من لے کر ہی جیتا ہوں۔

ਨਾਮ ਕੇ ਧਾਰੇ ਸਗਲੇ ਜੰਤ ॥

نام کے دھارے سگلے جنت

نامِ رب نے ہی تمام جانداروں کو سہارا دیا ہوا ہے۔

ਨਾਮ ਕੇ ਧਾਰੇ ਖੰਡ ਬ੍ਰਹਮੰਡ ॥

نام کے دھارے کھنڈ برہمنڈ

زمین اور کائنات کے حصے نامِ رب نے سے ہی قائم ہیں۔

ਨਾਮ ਕੇ ਧਾਰੇ ਸਿਮ੍ਰਿਤਿ ਬੇਦ ਪੁਰਾਨ ॥

نام کے دھارے

رب کے نام نے ہی اسمرتیوں، ویدوں اور پرانوں کو سہارا دیا ہوا ہے۔

ਨਾਮ ਕੇ ਧਾਰੇ ਸੁਨਨ ਗਿਆਨ ਧਿਆਨ ॥

نام کے دھارے سُنن گیان دھیان

نام کے سہارے انسان علم اور غور و فکر کے بارے میں سنتے ہیں۔

ਨਾਮ ਕੇ ਧਾਰੇ ਆਗਾਸ ਪਾਤਾਲ ॥

نامے کے دھارے آگاس پاتال

رب کا نام ہی آسمانوں اور پاتالوں کا سہارا ہے۔

ਨਾਮ ਕੇ ਧਾਰੇ ਸਗਲ ਆਕਾਰ ॥

نام کے دھارے سگل آکار

رب کا نام تمام جسموں کا سہارا ہے۔

ਨਾਮ ਕੇ ਧਾਰੇ ਪੁਰੀਆ ਸਭ ਭਵਨ ॥

نام کے دھارے پُریا سبھ بھوَن

تینوں عمارتیں اور چودہ جہانیں رب کے نام کی وجہ سے قائم ہیں۔

ਨਾਮ ਕੈ ਸੰਗਿ ਉਧਰੇ ਸੁਨਿ ਸ੍ਰਵਨ ॥

نام کے سنگ اودھرے سُن سرون

نام کے ساتھ جڑ کر اور کانوں سے اسے سن کر انسان پار ہو گئے ہیں۔

ਕਰਿ ਕਿਰਪਾ ਜਿਸੁ ਆਪਨੈ ਨਾਮਿ ਲਾਏ ॥

کر کِرپا جِس آپنےَ نام لائے

جس پر رب فضل و کرم کرکے اپنے نام کے ساتھ جوڑ دیتا ہے،

ਨਾਨਕ ਚਉਥੇ ਪਦ ਮਹਿ ਸੋ ਜਨੁ ਗਤਿ ਪਾਏ ॥੫॥

نانک چوتھے پد مہہ سو جن گت پائے

اے نانک ! وہ آدمی چوتھے مقام پر پہنچ کر نجات حاصل کرلیتا ہے۔

ਰੂਪੁ ਸਤਿ ਜਾ ਕਾ ਸਤਿ ਅਸਥਾਨੁ ॥

رُوپ ست جا کا ست استھان

جس واہے گرو کی صورت سچی ہے، اس کا ٹھکانہ بھی سچا ہے۔

ਪੁਰਖੁ ਸਤਿ ਕੇਵਲ ਪਰਧਾਨੁ ॥

پُرکھ ست کیول پردھان

صرف وہ نیک انسان ہی سربراہ ہے۔

ਕਰਤੂਤਿ ਸਤਿ ਸਤਿ ਜਾ ਕੀ ਬਾਣੀ ॥ਸਤਿ ਪੁਰਖ ਸਭ ਮਾਹਿ ਸਮਾਣੀ ॥

کرتُوت ست ست جا کی بانی ۔ ست پُرکھ سبھ ماہِ سمانی

اس کے اعمال سچے ہیں اور اس کی باتیں سچی ہیں۔ سچی شکل و صورت والا رب سب میں سمایا ہوا ہے۔

ਸਤਿ ਕਰਮੁ ਜਾ ਕੀ ਰਚਨਾ ਸਤਿ ॥

ست کرم جا کی سچنا ست

اس کے اعمال سچے ہیں اور اس کی تخلیق بھی سچی ہے۔

ਮੂਲੁ ਸਤਿ ਸਤਿ ਉਤਪਤਿ ॥

مُول ست ست اوتپت

اس کی جڑ حق ہے اور اس سے پیدا ہونے والی ہر چیز بھی سچی ہے۔

ਸਤਿ ਕਰਣੀ ਨਿਰਮਲ ਨਿਰਮਲੀ ॥

ست کرنی نِرمل نِرملی

اس کے اعمال سچے اور بہت زیادہ پاکیزہ ہیں۔

ਜਿਸਹਿ ਬੁਝਾਏ ਤਿਸਹਿ ਸਭ ਭਲੀ ॥

جِسہہ بُجھائے تِسہہ سبھ بھلی

جسے رب سمجھائے اسے سب اچھا ہی لگتا ہے۔

ਸਤਿ ਨਾਮੁ ਪ੍ਰਭ ਕਾ ਸੁਖਦਾਈ ॥

ست نام پربھ کا سُکھدائی

رب کا حقیقی نام خوشی دینے والا ہے۔

ਬਿਸ੍ਵਾਸੁ ਸਤਿ ਨਾਨਕ ਗੁਰ ਤੇ ਪਾਈ ॥੬॥

6 ۔ بِسواس ست نانک گُرتے پائی

اے نانک ! (انسانوں کو) یہ سچا ایماندار گرو سے ملتا ہے۔

ਸਤਿ ਬਚਨ ਸਾਧੂ ਉਪਦੇਸ ॥

ست بچن سادھو اُپدیس

سادھو کی تعلیمات سچی باتیں ہیں۔

ਸਤਿ ਤੇ ਜਨ ਜਾ ਕੈ ਰਿਦੈ ਪ੍ਰਵੇਸ ॥

ست تے جن جا کے رِدے پرویس

وہ لوگ سچے ہیں، جن کے دل میں سچائی داخل ہو جاتی ہے۔

ਸਤਿ ਨਿਰਤਿ ਬੂਝੈ ਜੇ ਕੋਇ ॥

ست نِرت بُوجھے جے کوئے

اگر کوئی انسان سچائی کو سمجھے اور اس سے محبت کرے۔

ਨਾਮੁ ਜਪਤ ਤਾ ਕੀ ਗਤਿ ਹੋਇ ॥

نام جپت تا کی گت ہوئے

تو نام کا ورد کرنے سے اس کی رفتار حاصل ہو جاتی ہے۔

ਆਪਿ ਸਤਿ ਕੀਆ ਸਭੁ ਸਤਿ ॥

آپ ست کیا سبھ ست

رب خود سچائی کی شکل ہے اور اس کا کیا سب سچ ہے۔

ਆਪੇ ਜਾਨੈ ਅਪਨੀ ਮਿਤਿ ਗਤਿ ॥

آپے جانے اپنی مِت گت

وہ خود ہی اپنے اندازہ اور حالت کو جانتا ہے۔

ਜਿਸ ਕੀ ਸ੍ਰਿਸਟਿ ਸੁ ਕਰਣੈਹਾਰੁ ॥

جِس کی سرِسٹ سو کرنے ہار

جس کی یہ تخلیق ہے وہی اس کا خالق ہے۔

ਅਵਰ ਨ ਬੂਝਿ ਕਰਤ ਬੀਚਾਰੁ ॥

اَور نہ بُوجھ کرت بیچار

کوئی دوسرا اسے نہیں سمجھتا، چاہے وہ کیسے سوچتا ہو۔

ਕਰਤੇ ਕੀ ਮਿਤਿ ਨ ਜਾਨੈ ਕੀਆ ॥

کرتے کی مِت نہ جانے کیا

خالق کی وسعت، اس کو پیدا کرنے والی مخلوق نہیں جان سکتی۔

ਨਾਨਕ ਜੋ ਤਿਸੁ ਭਾਵੈ ਸੋ ਵਰਤੀਆ ॥੭॥

7 ۔ نانک جو تِس بھاوے سو ورتیا

اے نانک ! جو کچھ بھی اسے لبھاتا ہے، صرف وہی ہوتا ہے۔

ਬਿਸਮਨ ਬਿਸਮ ਭਏ ਬਿਸਮਾਦ ॥

بِسمن بِسم گھئے بِسماد

واہے گرو کے کمال حیران کن کاموں کو دیکھ کر میں حیران ہوگیا ہوں۔

ਜਿਨਿ ਬੂਝਿਆ ਤਿਸੁ ਆਇਆ ਸ੍ਵਾਦ ॥

جِن بُوجھیا تِس آئیا سواد

جو رب کی بڑائی کو سمجھتا ہے، وہی خوشی حاصل کرتا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕੈ ਰੰਗਿ ਰਾਚਿ ਜਨ ਰਹੇ ॥

پربھ کے رنگ راچ جن رہے

رب کے خادم اس کی محبت میں مگن رہتے ہیں۔

ਗੁਰ ਕੈ ਬਚਨਿ ਪਦਾਰਥ ਲਹੇ ॥

گُر کےَ بچن پدارتھ لہے

گرو کی تعلیمات سے وہ (نام) مادہ حاصل کر لیتے ہیں۔

ਓਇ ਦਾਤੇ ਦੁਖ ਕਾਟਨਹਾਰ ॥

اوئے داتے دُکھ کاٹنہار

وہ عطا کرنے والے اور پریشانیوں کو دور کرنے والے ہیں۔

ਜਾ ਕੈ ਸੰਗਿ ਤਰੈ ਸੰਸਾਰ ॥

جا کے سنگ ترےَ سنسار

اس کی صحبت میں دنیا کی خیر ہو جاتی ہے۔

ਜਨ ਕਾ ਸੇਵਕੁ ਸੋ ਵਡਭਾਗੀ ॥

جن کا سیوک سو وڈبھاگی

ایسے خادموں کا خادم بہت خوش قسمت ہے۔

ਜਨ ਕੈ ਸੰਗਿ ਏਕ ਲਿਵ ਲਾਗੀ ॥

جن کےَ سنگ ایک لِو لاگی

اس کے خادموں کی صحبت میں انسان کا رویہ ایک رب سے جڑ جاتا ہے۔

ਗੁਨ ਗੋਬਿਦ ਕੀਰਤਨੁ ਜਨੁ ਗਾਵੈ ॥

گُن گوبند کیرتن جن گاوے

واہے گرو کا خادم اُس کی حمد اور تسبیح گاتا ہے۔

ਗੁਰ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਨਾਨਕ ਫਲੁ ਪਾਵੈ ॥੮॥੧੬॥

16۔ 8۔ گُر پرساد نانک پھل پاوے

اے نانک ! گرو کی مہربانی سے وہ نتیجہ حاصل کرلیتا ہے۔

ਸਲੋਕੁ ॥

سلوک

شلوک

ਆਦਿ ਸਚੁ ਜੁਗਾਦਿ ਸਚੁ ॥

آد سچ جُگاد سچ

رب کائنات کی تخلیق سے پہلے سچا تھا، ابتدائے زمانہ میں بھی سچا تھا،

ਹੈ ਭਿ ਸਚੁ ਨਾਨਕ ਹੋਸੀ ਭਿ ਸਚੁ ॥੧॥

1۔ ہے بھی سچ نانک ہوسی بھی سچ

اب حال میں اسی کا وجود ہے۔ اے نانک ! مستقبل میں بھی اس سچے شکل والے رب کا وجود ہوگا۔

ਅਸਟਪਦੀ ॥

اسٹپدی

اشٹپدی

ਚਰਨ ਸਤਿ ਸਤਿ ਪਰਸਨਹਾਰ ॥

چرن ست ست پرسنہار

رب کے قدم سچے ہیں اور سچا وہ ہے، جو اس کے قدموں کو چھوتا ہے۔

ਪੂਜਾ ਸਤਿ ਸਤਿ ਸੇਵਦਾਰ ॥

پُوجا ست ست سیودار

اس کی پوجا برحق ہے اور اس کی پوجا کرنے والا بھی سچا ہے۔

ਦਰਸਨੁ ਸਤਿ ਸਤਿ ਪੇਖਨਹਾਰ ॥

درسن ست ست پیکھنہار

اس کا دیدار حق ہے اور دیکھنے والا بھی سچا ہے۔

ਨਾਮੁ ਸਤਿ ਸਤਿ ਧਿਆਵਨਹਾਰ ॥

نام ست ست دھیاون ہار

اس کا نام سچ ہے اور وہ بھی سچا ہے، جو اس پر غور کرتا ہے۔

ਆਪਿ ਸਤਿ ਸਤਿ ਸਭ ਧਾਰੀ ॥

آپ ست ست سبھ دھاری

وہ خود حق ہے، حق ہر وہ چیز ہے جسے اس نے سہارا دیا ہوا ہے۔

ਆਪੇ ਗੁਣ ਆਪੇ ਗੁਣਕਾਰੀ ॥

آپے گُن آپے گُن کاری

وہ خود ہی خاص ہے اور خود ہی نفع بخش ہے۔

ਸਬਦੁ ਸਤਿ ਸਤਿ ਪ੍ਰਭੁ ਬਕਤਾ ॥

سبد ست ست پربھ بکتا

رب کا کلام سچا ہے اور وہ سچ بولنے والا ہے۔

ਸੁਰਤਿ ਸਤਿ ਸਤਿ ਜਸੁ ਸੁਨਤਾ ॥

سُرت ست ست جس سُنتا

وہ کان سچ ہیں، جو اچھے آدمی کی تعریف سنتے ہیں۔

ਬੁਝਨਹਾਰ ਕਉ ਸਤਿ ਸਭ ਹੋਇ ॥

بُجھنہار کو ست سبھ ہوئے

جو رب کو سمجھتا ہے، اس کے لیے سب کچھ سچ ہی ہے۔

ਨਾਨਕ ਸਤਿ ਸਤਿ ਪ੍ਰਭੁ ਸੋਇ ॥੧॥

1 ۔ نانک ست ست پربھ سوئے

اے نانک ! وہ رب ہمیشہ ہمیشہ کے لیے سچا ہے۔

ਸਤਿ ਸਰੂਪੁ ਰਿਦੈ ਜਿਨਿ ਮਾਨਿਆ ॥

ست سرُوپ رِدے جِن مانیا

جو شخص اپنے دل میں حقیقی رب پر یقین رکھتا ہو،

ਕਰਨ ਕਰਾਵਨ ਤਿਨਿ ਮੂਲੁ ਪਛਾਨਿਆ ॥

کرن کراون تِن مُول پچھانیا

وہ سب کچھ کرنے اور کرانے والے (پیدائش کی) اصلیت کو سمجھ لیتا ہے۔

ਜਾ ਕੈ ਰਿਦੈ ਬਿਸ੍ਵਾਸੁ ਪ੍ਰਭ ਆਇਆ ॥

جا کے رِدے بِسواس پربھ آئیا

جس کے دل میں رب پر یقین کرنا داخل ہوگیا،

ਤਤੁ ਗਿਆਨੁ ਤਿਸੁ ਮਨਿ ਪ੍ਰਗਟਾਇਆ ॥

تت گیان تِس من پرگٹایا

اس کے ذہن میں بنیادی علم ظاہر ہوتا ہے۔

ਭੈ ਤੇ ਨਿਰਭਉ ਹੋਇ ਬਸਾਨਾ ॥

بھے تے نِربھو ہوئے بسانا

خوف کو چھوڑ کر وہ بے خوف ہو کر بستا ہے۔

ਜਿਸ ਤੇ ਉਪਜਿਆ ਤਿਸੁ ਮਾਹਿ ਸਮਾਨਾ ॥

جِس تے اوپجیا تِس ماہِ سمانا

اور جس سے وہ پیدا ہوا تھا، اس میں ہی سما جاتا ہے۔

ਬਸਤੁ ਮਾਹਿ ਲੇ ਬਸਤੁ ਗਡਾਈ ॥ ਤਾ ਕਉ ਭਿੰਨ ਨ ਕਹਨਾ ਜਾਈ ॥

بست ماہِ لے بست گڈائی ۔ تا کو بھِن نہ کہنا جائی

جب کوئی چیز اپنی نوعیت کی کسی دوسری چیز سے مل جاتی ہے، تو اسے اس سے مختلف نہیں کہا جا سکتا۔

ਬੂਝੈ ਬੂਝਨਹਾਰੁ ਬਿਬੇਕ ॥

بُوجھے بُوجھنہار ببیک

اس خیال کو کوئی سمجھدار آدمی ہی سمجھتا ہے۔

ਨਾਰਾਇਨ ਮਿਲੇ ਨਾਨਕ ਏਕ ॥੨॥

2 ۔ نارائن ملے نانک ایک

اے نانک ! جو مخلوق واہے گرو سے مل چکے ہیں، وہ اس کے ساتھ ایک ہو چکے ہیں۔

ਠਾਕੁਰ ਕਾ ਸੇਵਕੁ ਆਗਿਆਕਾਰੀ ॥

ٹھاکُر کا سیوک آگیاکاری

رب کا خادم اس کا فرمانبردار ہوتا ہے۔

ਠਾਕੁਰ ਕਾ ਸੇਵਕੁ ਸਦਾ ਪੂਜਾਰੀ ॥

ٹھاکُر کا سیوک سدا پُوجاری

واہے گرو کا خادم ہمیشہ اسی کی پوجا کرتا رہتا ہے۔

ਠਾਕੁਰ ਕੇ ਸੇਵਕ ਕੈ ਮਨਿ ਪਰਤੀਤਿ ॥

ٹھاکُر کے سیوک کَے من پرتیت

رب کے خادم کے دل میں یقین ہوتا ہے۔

ਠਾਕੁਰ ਕੇ ਸੇਵਕ ਕੀ ਨਿਰਮਲ ਰੀਤਿ ॥

ٹھاکُر کے سیوک کی نِرمل ریِت

واہے گرو کے خادم کی طرزِ زندگی پاک ہوتی ہے۔

ਠਾਕੁਰ ਕਉ ਸੇਵਕੁ ਜਾਨੈ ਸੰਗਿ ॥

ٹھاکُر کو سیوک جانے سنگ

رب کا خادم جانتا ہے کہ اس کا مالک ہمیشہ اس کے ساتھ ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕਾ ਸੇਵਕੁ ਨਾਮ ਕੈ ਰੰਗਿ ॥

پربھ کا سیوک نام کے رنگ

واہے گرو کا خادم اس کے نام کی محبت میں بستا ہے۔

ਸੇਵਕ ਕਉ ਪ੍ਰਭ ਪਾਲਨਹਾਰਾ ॥

سیوک کو پربھ پالنہار

رب اپنے خادم کا پالنے والا ہے۔

ਸੇਵਕ ਕੀ ਰਾਖੈ ਨਿਰੰਕਾਰਾ ॥

سیوک کی راکھے نِرنکار

شکل و صورت سے پاک رب اپنے خادم کا وقار برقرار رکھتے ہیں۔

ਸੋ ਸੇਵਕੁ ਜਿਸੁ ਦਇਆ ਪ੍ਰਭੁ ਧਾਰੈ ॥

سو سیوک جِس دئیا پربھ دھارے

وہی خادم ہے، جس پر رب رحم کرتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਸੋ ਸੇਵਕੁ ਸਾਸਿ ਸਾਸਿ ਸਮਾਰੈ ॥੩॥

3 ۔ نانک سو سیوک ساس ساس سمارَے

اے نانک ! وہ خادم ہر سانس کے ساتھ واہے گرو کو یاد کرتا رہتا ہے۔

ਅਪੁਨੇ ਜਨ ਕਾ ਪਰਦਾ ਢਾਕੈ ॥

اپنے جن کا پردا ڈھاکے

واہے گرو اپنے خادم کا مقام رکھتا ہے۔

ਅਪਨੇ ਸੇਵਕ ਕੀ ਸਰਪਰ ਰਾਖੈ ॥

اپنے سیوک کی سرپر راکھَے

وہ اپنے خادم کی ضرور بالضرور عزت رکھتا ہے۔

ਅਪਨੇ ਦਾਸ ਕਉ ਦੇਇ ਵਡਾਈ ॥

اپنے داس کو دے وڈائی

رب اپنے خادم کو عزت عطا کرتا ہے۔

ਅਪਨੇ ਸੇਵਕ ਕਉ ਨਾਮੁ ਜਪਾਈ ॥

اپنے سیوک کو نام جپائی

وہ اپنے خادم سے اپنے نام کا ذکر کرواتا ہے۔

ਅਪਨੇ ਸੇਵਕ ਕੀ ਆਪਿ ਪਤਿ ਰਾਖੈ ॥

اپنے سیوک کی آپ پت راکھَے

وہ اپنے خادم کی خود ہی عزت رکھتا ہے۔

ਤਾ ਕੀ ਗਤਿ ਮਿਤਿ ਕੋਇ ਨ ਲਾਖੈ ॥

تا کی گت مِت کوئے نہ لاکھَے

اس کی رفتار اور اندازے کو کوئی نہیں جانتا۔

ਪ੍ਰਭ ਕੇ ਸੇਵਕ ਕਉ ਕੋ ਨ ਪਹੂਚੈ ॥

پربھ کے سیوک کو کو نہ پہوُچَے

کوئی شخص رب کے خادم کی برابری نہیں کر سکتا۔

ਪ੍ਰਭ ਕੇ ਸੇਵਕ ਊਚ ਤੇ ਊਚੇ ॥

پربھ کے سیوک اُوچ تے اُوچے

واہے گرو کے خادم اعلیٰ ہیں۔

ਜੋ ਪ੍ਰਭਿ ਅਪਨੀ ਸੇਵਾ ਲਾਇਆ ॥

جو پربھ اپنی سیوا لائیا

رب جسے اپنی خدمت میں لگاتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਸੋ ਸੇਵਕੁ ਦਹ ਦਿਸਿ ਪ੍ਰਗਟਾਇਆ ॥੪॥

4 ۔ نانک سو سیوک دیہہ دِس پرگٹائیا

اے نانک ! وہ خادم دس سمتوں میں مقبول ہو جاتا ہے۔

ਨੀਕੀ ਕੀਰੀ ਮਹਿ ਕਲ ਰਾਖੈ ॥

نی کی کی ری مہہ کل راکھےَ

اگر رب چھوٹی سی چیونٹی میں توانائی عطا کردے،تو

ਭਸਮ ਕਰੈ ਲਸਕਰ ਕੋਟਿ ਲਾਖੈ ॥

بھسم کرےَ لسکر کوٹ لاکھےَ

وہ لاکھوں، کروڑوں لشکروں کو راکھ کر سکتی ہے۔

ਜਿਸ ਕਾ ਸਾਸੁ ਨ ਕਾਢਤ ਆਪਿ ॥

جِس کا ساس نہ کاڈت آپ

جس جان دار کی سانس واہے گرو خود نہیں نکالتا،

ਤਾ ਕਉ ਰਾਖਤ ਦੇ ਕਰਿ ਹਾਥ ॥

تا کو راکھت دے کر ہاتھ

وہ اسے اپنا ہاتھ دے کر بچا لیتا ہے۔

ਮਾਨਸ ਜਤਨ ਕਰਤ ਬਹੁ ਭਾਤਿ ॥

مانس جتن کرت بہو بھات

انسان مختلف طریقوں سے کوشش کرتا ہے،

ਤਿਸ ਕੇ ਕਰਤਬ ਬਿਰਥੇ ਜਾਤਿ ॥

تِس کے کرتب بِرتھے جات

لیکن اس کے کام ناکام ہو جاتے ہیں۔

ਮਾਰੈ ਨ ਰਾਖੈ ਅਵਰੁ ਨ ਕੋਇ ॥ ਸਰਬ ਜੀਆ ਕਾ ਰਾਖਾ ਸੋਇ ॥

مارےَ نہ راکھےَ اورنہ کوئے ۔ سرب جیا کا راکھا سوئے

واہے گرو کے سوا دوسرا کوئی مار اور بچا نہیں س کتا۔ تمام جانداروں کا رب ہی نگہبان ہے۔

ਕਾਹੇ ਸੋਚ ਕਰਹਿ ਰੇ ਪ੍ਰਾਣੀ ॥

کاہے سوچ کریہہ رے پرانی

اے فانی انسان ! تم کیوں فکر کرتے ہو؟

ਜਪਿ ਨਾਨਕ ਪ੍ਰਭ ਅਲਖ ਵਿਡਾਣੀ ॥੫॥

5 ۔ جپ نانک پربھ الکھ وِڈانی

اے نانک ! غیر مرئی اور حیرت انگیز رب کو یاد کر۔

ਬਾਰੰ ਬਾਰ ਬਾਰ ਪ੍ਰਭੁ ਜਪੀਐ ॥

بارنگ بار بار پربھ جپیے

بار بار رب کے نام کا ورد کرنا چاہیے۔

ਪੀ ਅੰਮ੍ਰਿਤੁ ਇਹੁ ਮਨੁ ਤਨੁ ਧ੍ਰਪੀਐ ॥

پی امرت ایہو من تن دھرپیے

نام امرت پی کر یہ دماغ اور جسم مطمئن ہو جاتے ہیں۔

ਨਾਮ ਰਤਨੁ ਜਿਨਿ ਗੁਰਮੁਖਿ ਪਾਇਆ ॥

نام رتن جِن گُرمکھ پائیا

جس گرو کے شاگرد کو قیمتی پتھر حاصل ہوا ہے،

ਤਿਸੁ ਕਿਛੁ ਅਵਰੁ ਨਾਹੀ ਦ੍ਰਿਸਟਾਇਆ ॥

تِس کچھ اوَر ناہی دِرسٹائیا

وہ رب کے سوا کسی دوسرے کو نہیں دیکھتا۔

ਨਾਮੁ ਧਨੁ ਨਾਮੋ ਰੂਪੁ ਰੰਗੁ ॥

نام دھن نامو رُوپ رنگ

نام اس کی دولت ہے اور نام ہی اس کی شکل، رنگ ہے۔

ਨਾਮੋ ਸੁਖੁ ਹਰਿ ਨਾਮ ਕਾ ਸੰਗੁ ॥

نامو سُکھ ہر نام کا سنگ

نام اس کی خوشی ہے اور ہری کا نام ہی اس کا ساتھی ہوتا ہے۔

ਨਾਮ ਰਸਿ ਜੋ ਜਨ ਤ੍ਰਿਪਤਾਨੇ ॥

نام رس جو جن ترِپتانے

جو انسان نام امرت سے مطمئن ہوجاتے ہیں،

ਮਨ ਤਨ ਨਾਮਹਿ ਨਾਮਿ ਸਮਾਨੇ ॥

من تن نامہہ نام سمانے

اس کی روح اور جسم صرف نام میں ہی مگن ہوجاتے ہیں۔

ਊਠਤ ਬੈਠਤ ਸੋਵਤ ਨਾਮ ॥ ਕਹੁ ਨਾਨਕ ਜਨ ਕੈ ਸਦ ਕਾਮ ॥੬॥

6 ۔ اُوٹھت بیٹھت سووَت نام ۔ کہو نانک جن کے سد کام

اے نانک ! اُٹھتے بیٹھتے اور سوتے وقت ہمیشہ رب کا نام یاد رکھنا خادموں کا کام ہوتا ہے۔

ਬੋਲਹੁ ਜਸੁ ਜਿਹਬਾ ਦਿਨੁ ਰਾਤਿ ॥

بولہو جس جیہبا دِن رات

اپنی زبان سے دن رات واہے گرو کی حمد وثنا کرو۔

ਪ੍ਰਭਿ ਅਪਨੈ ਜਨ ਕੀਨੀ ਦਾਤਿ ॥

پربھ اپنےَ جن کینی دات

یہ تحفہ رب نے اپنے خادموں کو عطا کیا ہے۔

ਕਰਹਿ ਭਗਤਿ ਆਤਮ ਕੈ ਚਾਇ ॥

کریہہ بھگت آتم کےَ چائے

وہ دل کے حوصلے سے عبادت کرتا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਅਪਨੇ ਸਿਉ ਰਹਹਿ ਸਮਾਇ ॥

پربھ اپنے سیو رہے سمائے

اور اپنے رب میں ہی مصروف رہتا ہے۔

ਜੋ ਹੋਆ ਹੋਵਤ ਸੋ ਜਾਨੈ ॥ ਪ੍ਰਭ ਅਪਨੇ ਕਾ ਹੁਕਮੁ ਪਛਾਨੈ ॥

جو ہوآ ہووت سو جانےَ۔ پربھ اپنے کا حُکم پچھانےَ

وہ جو کچھ ہورہا ہے، رب کی مرضی و خوشی سے جانتا ہے اور اپنے رب کے حکم کو پہچانتا ہے۔

ਤਿਸ ਕੀ ਮਹਿਮਾ ਕਉਨ ਬਖਾਨਉ ॥

تِس کی مہما کون بکھانو

اس کی شان کون بیان کر سکتا ہے؟

ਤਿਸ ਕਾ ਗੁਨੁ ਕਹਿ ਏਕ ਨ ਜਾਨਉ ॥

تِس کا گُن کہہ ایک نہ جانو

اس کی ایک تعریف کو بھی میں بیان کرنا نہیں جانتا۔

ਆਠ ਪਹਰ ਪ੍ਰਭ ਬਸਹਿ ਹਜੂਰੇ ॥ ਕਹੁ ਨਾਨਕ ਸੇਈ ਜਨ ਪੂਰੇ ॥੭॥

آٹھ پہر پربھ بسہہ ہجوُرے ۔ کہو نانک سیئی جن پُورے ۔7

وہ جو سارا دن رب کے حضور میں رہتا ہے، اے نانک ! وہ کامل آدمی ہے۔

ਮਨ ਮੇਰੇ ਤਿਨ ਕੀ ਓਟ ਲੇਹਿ ॥

مَن میرے تِن کی اوٹ لیہہ

اے میرے دماغ ! تم ان کی پناہ لو۔

ਮਨੁ ਤਨੁ ਅਪਨਾ ਤਿਨ ਜਨ ਦੇਹਿ ॥

من تن اپنا تِن جن دیہہ

اپنا دماغ اور جسم ان لوگوں کے حوالے کردو۔

ਜਿਨਿ ਜਨਿ ਅਪਨਾ ਪ੍ਰਭੂ ਪਛਾਤਾ ॥ ਸੋ ਜਨੁ ਸਰਬ ਥੋਕ ਕਾ ਦਾਤਾ ॥

جِن جَن اپنا پربھوُ پچھاتا ۔ سو جن سرب تھوک کا داتا

جس آدمی نے اپنے رب کو پہچان لیا ہے، وہ انسان ہر چیز کا عطا کرنے والا ہے۔

ਤਿਸ ਕੀ ਸਰਨਿ ਸਰਬ ਸੁਖ ਪਾਵਹਿ ॥

تِس کی سرن سرب سُکھ پاویہہ

اس کی پناہ میں تمہیں ساری خوشیاں مل جائیں گی۔

ਤਿਸ ਕੈ ਦਰਸਿ ਸਭ ਪਾਪ ਮਿਟਾਵਹਿ ॥

تِس کے درس سبھ پاپ مِٹاویہہ

اس کے دیدار سے تمام گناہ مٹ جائیں گے۔

ਅਵਰ ਸਿਆਨਪ ਸਗਲੀ ਛਾਡੁ ॥

اوَر سیانپ سگلی چھاڈ

دوسری چال چھوڑدو،

ਤਿਸੁ ਜਨ ਕੀ ਤੂ ਸੇਵਾ ਲਾਗੁ ॥

تِس جن کی تُو سیوا لاگ

رب کے اس خادم کی خدمت میں خود کو لگا لو۔

ਆਵਨੁ ਜਾਨੁ ਨ ਹੋਵੀ ਤੇਰਾ ॥ ਨਾਨਕ ਤਿਸੁ ਜਨ ਕੇ ਪੂਜਹੁ ਸਦ ਪੈਰਾ ॥੮॥੧੭॥

19 ـ 8 آون جان نہ ہووی تیرا ـ نانک تِس جن کے پُوجوہ سدپیرا ـ

تیرا آواگون مٹ جائے گا ـ اے نانک ! ہمیشہ ہی اس خادم کے قدموں کی پوجا کرو ـ

ਸਲੋਕੁ ॥

سلوک

شلوک

ਸਤਿ ਪੁਰਖੁ ਜਿਨਿ ਜਾਨਿਆ ਸਤਿਗੁਰੁ ਤਿਸ ਕਾ ਨਾਉ ॥

ست پُرکھ جِن جانیا ستگُر تِس کا ناؤ

جس نے حقیقی غیر متشکل رب کو جان لیا ہے، اس کا نام ست گرو ہے ـ

ਤਿਸ ਕੈ ਸੰਗਿ ਸਿਖੁ ਉਧਰੈ ਨਾਨਕ ਹਰਿ ਗੁਨ ਗਾਉ ॥੧॥

1 تِس کے سنگ سِکھ اودھرے نانک ہر گُن گاؤ ـ

اے نانک ! اس کی صحبت میں رب کی تعریف کرنے سے اس کا شاگرد بھی پار ہو جاتا ہے ـ

ਅਸਟਪਦੀ ॥

اسٹپدی

اشٹپدی

ਸਤਿਗੁਰੁ ਸਿਖ ਕੀ ਕਰੈ ਪ੍ਰਤਿਪਾਲ ॥

ستگُر سِکھ کی کرے پرتپال

ست گرو اپنے شاگرد کی پرورش کرتا ہے ـ

ਸੇਵਕ ਕਉ ਗੁਰੁ ਸਦਾ ਦਇਆਲ ॥

سیوک کو گُر سدا دئیال

گرو جی اپنے خادم پر ہمیشہ مہربان رہتے ہیں ـ

ਸਿਖ ਕੀ ਗੁਰੁ ਦੁਰਮਤਿ ਮਲੁ ਹਿਰੈ ॥

سِکھ کی گُر دُرمت مل ہِرے

گرو اپنے شاگرد کی کم عقلی والی میل کو صاف کر دیتے ہیں۔

ਗੁਰ ਬਚਨੀ ਹਰਿ ਨਾਮੁ ਉਚਰੈ ॥

گُر بچنی ہر نام اُچرے

گرو کی ہدایت سے وہ ہری کے نام کا ذکر کرتا ہے۔

ਸਤਿਗੁਰੁ ਸਿਖ ਕੇ ਬੰਧਨ ਕਾਟੈ ॥

ستگُر سِکھ کے بندھن کاٹے

ست گرو اپنے شاگرد کے بندھن کاٹ دیتے ہیں۔

ਗੁਰ ਕਾ ਸਿਖੁ ਬਿਕਾਰ ਤੇ ਹਾਟੈ ॥

گُر کا سِکھ بِکار تے ہاٹے

گرو کا شاگرد برائیوں سے منہ موڑ لیتا ہے۔

ਸਤਿਗੁਰੁ ਸਿਖ ਕਉ ਨਾਮ ਧਨੁ ਦੇਇ ॥

ستگُر سِکھ کو نام دھن دے

ست گرو اپنے شاگرد کو رب کے نام کی شکل میں دولت عطا کرتے ہیں۔

ਗੁਰ ਕਾ ਸਿਖੁ ਵਡਭਾਗੀ ਹੇ ॥

گُر کا سِکھ ودبھاگی ہے

گرو کا شاگرد بہت خوش قسمت ہوتا ہے۔

ਸਤਿਗੁਰੁ ਸਿਖ ਕਾ ਹਲਤੁ ਪਲਤੁ ਸਵਾਰੈ ॥

ستگُر سِکھ کا ہلت پلت سنوارے

ست گرو اپنے شاگرد کی دنیا اور آخرت سنوار دیتے ہیں۔

ਨਾਨਕ ਸਤਿਗੁਰੁ ਸਿਖ ਕਉ ਜੀਅ ਨਾਲਿ ਸਮਾਰੈ ॥੧॥

1 ۔ نانک ستگُر سِکھ کو جیئیہ نال سمارے

اے نانک ! ست گرو اپنے شاگرد کو اپنے دل کے قریب رکھتا ہے۔

ਗੁਰ ਕੈ ਗ੍ਰਿਹਿ ਸੇਵਕੁ ਜੋ ਰਹੈ ॥

گُر کےَ گریہہ سیوک جو رہے

جو خادم گرو کے گھر میں رہتا ہے،

ਗੁਰ ਕੀ ਆਗਿਆ ਮਨ ਮਹਿ ਸਹੈ ॥

گُر کی آگیا من میہہ سہے

وہ گرو کے حکم کو خوش دلی سے قبول کرتا ہے۔

ਆਪਸ ਕਉ ਕਰਿ ਕਛੁ ਨ ਜਨਾਵੈ ॥

آپس کو کر کچھ نہ جناوے

وہ خود کو بڑا نہیں جتلاتا۔

ਹਰਿ ਹਰਿ ਨਾਮੁ ਰਿਦੈ ਸਦ ਧਿਆਵੈ ॥

ہر ہر نام رِدے سد دھیاوے

وہ ہر وقت اپنے دل میں ہری پریشور کے نام کا دھیان کرتا رہتا ہے۔

ਮਨੁ ਬੇਚੈ ਸਤਿਗੁਰ ਕੈ ਪਾਸਿ ॥

من بے چے ستگُر کے پاس

جو اپنا دماغ ست گرو کے سامنے بیچ دیتا ہے،

ਤਿਸੁ ਸੇਵਕ ਕੇ ਕਾਰਜ ਰਾਸਿ ॥

تِس سیوک کے کارج راس

اس خادم کے سارے کام سنور جاتے ہیں۔

ਸੇਵਾ ਕਰਤ ਹੋਇ ਨਿਹਕਾਮੀ ॥

سیوا کرت ہوئے نہکامی

جو خادم بے لوث جذبے سے گرو کی خدمت کرتا ہے،

ਤਿਸ ਕਉ ਹੋਤ ਪਰਾਪਤਿ ਸੁਆਮੀ ॥

تِس کو ہوت پراپت سوامی

وہ رب کو پا لیتا ہے۔

ਅਪਨੀ ਕ੍ਰਿਪਾ ਜਿਸੁ ਆਪਿ ਕਰੇਇ ॥

اپنی کِرپا جِس آپ کرے

اے نانک ! جس پر گرو جی خود مہربانی کرتے ہیں،

ਨਾਨਕ ਸੋ ਸੇਵਕੁ ਗੁਰ ਕੀ ਮਤਿ ਲੇਇ ॥੨॥

2 ۔ نانک سو سیوک گُر کی مت لے

وہ خادم گرو کی تعلیم حاصل کرتا ہے۔

ਬੀਸ ਬਿਸਵੇ ਗੁਰ ਕਾ ਮਨੁ ਮਾਨੈ ॥

بیس بِسوے گُر کا من مانَے

خادم اپنے مالک کے دماغ کو کامل طریقے سے فتح کر لیتا ہے،

ਸੋ ਸੇਵਕੁ ਪਰਮੇਸੁਰ ਕੀ ਗਤਿ ਜਾਨੈ ॥

سو سیوک پرمیسر کی گت جانَے

وہ رب کی حرکت کو جان لیتا ہے۔

ਸੋ ਸਤਿਗੁਰੁ ਜਿਸੁ ਰਿਦੈ ਹਰਿ ਨਾਉ ॥

سو ستگُر جِس رِدےَ ہر ناؤ

ست گرو وہی ہے، جس کے دل میں ہری کا نام ہے۔

ਅਨਿਕ ਬਾਰ ਗੁਰ ਕਉ ਬਲਿ ਜਾਉ ॥

اِنک بار گُر کو بل جاؤ

میں متعدد مرتبہ اپنے گرو پر قربان جاتا ہوں۔

ਸਰਬ ਨਿਧਾਨ ਜੀਅ ਕਾ ਦਾਤਾ ॥

سرب نِدھان جیئیہ کا داتا

گرو جی ہر ایک مادہ کے خزانے اور زندگی دینے والے ہیں۔

ਆਠ ਪਹਰ ਪਾਰਬ੍ਰਹਮ ਰੰਗਿ ਰਾਤਾ ॥

آٹھ پہر پاربرہم رنگ راتا

وہ صرف آٹھ گھنٹے ہی پربرہما کے رنگ میں مگن رہتا ہے۔

ਬ੍ਰਹਮ ਮਹਿ ਜਨੁ ਜਨ ਮਹਿ ਪਾਰਬ੍ਰਹਮੁ ॥

برہم مہہ جن جن مہہ پاربرہم

بھکت برہما میں بستا ہے اور پربرہما بھکت میں بستا ہے۔

ਏਕਹਿ ਆਪਿ ਨਹੀ ਕਛੁ ਭਰਮੁ ॥

ایکیہہ آپ نہی کچھ بھرم

رب ایک ہی ہے، اس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔

ਸਹਸ ਸਿਆਨਪ ਲਇਆ ਨ ਜਾਈਐ ॥

سہس سیانپ لئیا نہ جائیے

اے نانک ! ہزاروں چالاکیوں سے گرو حاصل نہیں ہوتا۔

ਨਾਨਕ ਐਸਾ ਗੁਰੁ ਬਡਭਾਗੀ ਪਾਈਐ ॥੩॥

نانک ایسا گُر بڈبھاگی پائیئے۔ 3

ایسا گرو بڑی قسمت سے ہی ملتا ہے۔

ਸਫਲ ਦਰਸਨੁ ਪੇਖਤ ਪੁਨੀਤ ॥

سپھل درسن پیکھت پُنیت

گرو کا دیدار پھل عطا کرنے والا ہے اور آدمی صرف ان کے دیدار سے پاک ہو جاتا ہے۔

ਪਰਸਤ ਚਰਨ ਗਤਿ ਨਿਰਮਲ ਰੀਤਿ ॥

پرست چرن گت نِرمل رِیت

اس کے قدموں کو چھونے سے انسان کی حالت اور زندگی کا رویہ درست ہو جاتا ہے۔

ਭੇਟਤ ਸੰਗਿ ਰਾਮ ਗੁਨ ਰਵੇ ॥

بھیٹت سنگ رام گُن روے

گرو کی صحبت میں رہنے سے انسان رام کی تعریف کرتی ہے۔

ਪਾਰਬ੍ਰਹਮ ਕੀ ਦਰਗਹ ਗਵੇ ॥

پاربرہم کی درگہہ گوے

اور پربرہما کے دربار میں پہنچ جاتا ہے۔

ਸੁਨਿ ਕਰਿ ਬਚਨ ਕਰਨ ਆਘਾਨੇ ॥

سُن کر بچن کرن آگھانے

گرو کی باتیں سن کر کان مطمئن ہو جاتے ہیں اور

ਮਨਿ ਸੰਤੋਖੁ ਆਤਮ ਪਤੀਆਨੇ ॥

من سنتوکھ آتم پتیانے

ذہن میں اطمینان آتا ہے اور روح مطمئن ہو جاتی ہے۔

ਪੂਰਾ ਗੁਰੁ ਅਖ੍ਯ੍ਯਓ ਜਾ ਕਾ ਮੰਤ੍ਰ ॥

پُورا گُر اکھیو جا کا منتر

گرو کامل آدمی ہے اور اس کا منتر لازوال ہے۔

ਅੰਮ੍ਰਿਤ ਦ੍ਰਿਸਟਿ ਪੇਖੈ ਹੋਇ ਸੰਤ ॥

امرت دِرسٹ پےکھےَ ہوئے سنت

جسے وہ اپنے امرت کی نظر سے دیکھتے ہیں، وہ سنت بن جاتا ہے۔

ਗੁਣ ਬਿਅੰਤ ਕੀਮਤਿ ਨਹੀ ਪਾਇ ॥

گُن بے انت قیمت نہیں پائے

گرو کی خوبیاں غیر محدود ہیں جس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔

ਨਾਨਕ ਜਿਸੁ ਭਾਵੈ ਤਿਸੁ ਲਏ ਮਿਲਾਇ ॥੪॥

4 ۔ نانک جِس بھاوےَ تِس لئے مِلائے

اے نانک ! واہے گرو کو جو شخص اچھا لگتا ہے، وہ اسے گرو سے ملا دیتا ہے۔

ਜਿਹਬਾ ਏਕ ਉਸਤਤਿ ਅਨੇਕ ॥

جِہبا ایک اُستت انیک

زبان ایک ہے؛ لیکن واہے گرو کی خوبیاں لامحدود ہیں۔

ਸਤਿ ਪੁਰਖ ਪੂਰਨ ਬਿਬੇਕ ॥

ست پُرکھ پُورن بِبیک

وہ نیک آدمی کامل سمجھ والا ہے۔

ਕਾਹੂ ਬੋਲ ਨ ਪਹੁਚਤ ਪ੍ਰਾਨੀ ॥

کاہُو بول نہ پہچت پرانی

کسی بھی لفظ کے ذریعے انسان رب کی خوبیوں تک پہنچ نہیں سکتا۔

ਅਗਮ ਅਗੋਚਰ ਪ੍ਰਭ ਨਿਰਬਾਨੀ ॥

اگم اگوچر پربھ نِربانی

رب ناقابل وصول ہستی، پوشیدہ اور بہت مقدس ہے۔

ਨਿਰਾਹਾਰ ਨਿਰਵੈਰ ਸੁਖਦਾਈ ॥

نِراہار نِرویَر سُکھدائی

واہے گرو کو کھانے کی ضرورت نہیں، وہ دشمنی سے پاک ہے اور خوشی عطا کرنے والا ہے۔

ਤਾ ਕੀ ਕੀਮਤਿ ਕਿਨੈ ਨ ਪਾਈ ॥

تا کی قیمت کِنےَ نہ پائی

کوئی بھی انسان اس کا اندازہ نہیں کر پایا۔

ਅਨਿਕ ਭਗਤ ਬੰਦਨ ਨਿਤ ਕਰਹਿ ॥

اَنِک بھگت بندن نِت کریہہ

بہت سے عقیدت مند باقاعدگی سے اس کی عبادت کرتے رہتے ہیں۔

ਚਰਨ ਕਮਲ ਹਿਰਦੈ ਸਿਮਰਹਿ ॥

چرن کمل ہِردےَ سِمریہہ

اس کے کنول کے پاؤں کو وہ اپنے دل میں یاد کرتے ہیں۔

ਸਦ ਬਲਿਹਾਰੀ ਸਤਿਗੁਰ ਅਪਨੇ ॥

سد بلہاری ستگُر اپنے

اے نانک ! اپنے ست گرو پر ہمیشہ قربان جاتا ہوں۔

ਨਾਨਕ ਜਿਸੁ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਐਸਾ ਪ੍ਰਭੁ ਜਪਨੇ ॥੫॥

5 ۔ نانک جِس پرساد ایسا پربھ جپنے

جن کے فضل سے وہ ایسے رب کا نام یاد کرتا ہے۔

ਇਹੁ ਹਰਿ ਰਸੁ ਪਾਵੈ ਜਨੁ ਕੋਇ ॥

ایہہ ہر رس پاوےَ جن کوئے

یہ ہری رس کسی نادر شخص کو ہی ملتا ہے۔

ਅੰਮ੍ਰਿਤੁ ਪੀਵੈ ਅਮਰੁ ਸੋ ਹੋਇ ॥

امِرت پِیوے امَر ہوئے

جو اس امرت کو پیتا ہے، وہ امر ہو جاتا ہے۔

ਉਸੁ ਪੁਰਖ ਕਾ ਨਾਹੀ ਕਦੇ ਬਿਨਾਸ ॥

اُس پُرکھ کا ناہی کدے بِناس

اس انسان کا کبھی خاتمہ نہیں ہوتا،

ਜਾ ਕੈ ਮਨਿ ਪ੍ਰਗਟੇ ਗੁਨਤਾਸ ॥

جا کے من پرگٹے گُنتاس

جس کے دل میں خوبیوں کا ذخیرہ آشکارہ ہو جاتا ہے۔

ਆਠ ਪਹਰ ਹਰਿ ਕਾ ਨਾਮੁ ਲੇਇ ॥

آٹھ پہر ہر کا نام لے

آٹھ وقت ہی وہ ہری کا نام لیتا ہے اور

ਸਚੁ ਉਪਦੇਸੁ ਸੇਵਕ ਕਉ ਦੇਇ ॥

سچ اُپدیس سیوک کو دے

اپنے خادم کو سچی ہدایت دیتا ہے۔

ਮੋਹ ਮਾਇਆ ਕੈ ਸੰਗਿ ਨ ਲੇਪੁ ॥

موہ مائیا کے سنگ نہ لیپ

ممتا کے ساتھ اس کا کبھی میل نہیں ہوتا۔

ਮਨ ਮਹਿ ਰਾਖੈ ਹਰਿ ਹਰਿ ਏਕੁ ॥

من مہہ راکھے ہرہر ایک

وہ اپنے دل میں ایک ہری پرمیشور کو ہی بساتا ہے۔

ਅੰਧਕਾਰ ਦੀਪਕ ਪਰਗਾਸੇ ॥

اندھکار دیپک پرگاسے

جہالت کے اندھیرے میں اس کے لیے نام کا چراغ روشن ہو جاتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਭਰਮ ਮੋਹ ਦੁਖ ਤਹ ਤੇ ਨਾਸੇ ॥੬॥

6 ۔ نانک بھرم موہ دُکھ تہہ تے ناسے

اے نانک ! پش وپیش، ناسمجھی اور دکھ اس سے دور ہو جاتے ہیں۔

ਤਪਤਿ ਮਾਹਿ ਠਾਢਿ ਵਰਤਾਈ ॥

تپت ماہِ ٹھاڈھ ورتائی

گرو کی کامل تعلیمات نے ممتا کی آگ میں ٹھنڈک داخل کرادی ہے،

ਅਨਦੁ ਭਇਆ ਦੁਖ ਨਾਠੇ ਭਾਈ ॥

اند بھئیا دُکھ ناٹھے بھائی

خوشی پیدا ہو گئی ہے اور دکھ دور ہو گیا ہے۔

ਜਨਮ ਮਰਨ ਕੇ ਮਿਟੇ ਅੰਦੇਸੇ ॥

جنم مرن کے مٹے اندسے

پیدائش اور موت کا خوف ختم ہو گیا ہے۔

ਸਾਧੂ ਕੇ ਪੂਰਨ ਉਪਦੇਸੇ ॥

سادھُو کے پُورن اُپدسے

گرو کی مکمل ہدایت سے

ਭਉ ਚੂਕਾ ਨਿਰਭਉ ਹੋਇ ਬਸੇ ॥

بھو چُوکا نِربھو ہوئے بسے

خوف مٹ گیا ہے اور بے خوف رہتے ہیں۔

ਸਗਲ ਬਿਆਧਿ ਮਨ ਤੇ ਖੈ ਨਸੇ ॥

سگل بیادھ من تے کھے َنسے

تمام بیماریاں ختم ہو کر دل سے مٹ گئی ہیں۔

ਜਿਸ ਕਾ ਸਾ ਤਿਨਿ ਕਿਰਪਾ ਧਾਰੀ ॥

جِس کا سا تِن کِرپا دھاری

جس گرو کے تھے، اس نے مہربانی کی ہے۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਜਪਿ ਨਾਮੁ ਮੁਰਾਰੀ ॥

سادھ سنگ جپ نام مُراری

صادقین کی جماعت میں یہ مراری کے نام کا ذکر کرتا ہے۔

ਥਿਤਿ ਪਾਈ ਚੂਕੇ ਭ੍ਰਮ ਗਵਨ ॥

تِھت پائی چوُکے بھرم گوَن

خوف اور الجھن مٹ گئے ہیں۔

ਸੁਨਿ ਨਾਨਕ ਹਰਿ ਹਰਿ ਜਸੁ ਸ੍ਰਵਨ ॥੭॥

سُن نانک ہرہر جس سروَن ۔ 7

اے نانک ! ہری پریشور کی شان کو کانوں سے سن کر سکون مل گیا ہے۔

ਨਿਰਗੁਨੁ ਆਪਿ ਸਰਗੁਨੁ ਭੀ ਓਹੀ ॥

نِرگُن آپ سرگُن بھی اوہی

وہ خود بے شکل سوامی ہے اور وہی شکل والا ہے۔

ਕਲਾ ਧਾਰਿ ਜਿਨਿ ਸਗਲੀ ਮੋਹੀ ॥

کلا دھار جِن سگلی موہی

جس نے اپنے فن (طاقت) کو ظاہر کر کے پوری دنیا کو مسحور کیا ہوا ہے۔

ਅਪਨੇ ਚਰਿਤ ਪ੍ਰਭਿ ਆਪਿ ਬਨਾਏ ॥

اپنے چرِت پربھ آپ بنائے

اپنی تقدیر رب نے خود ہی تخلیق کی ہے۔

ਅਪੁਨੀ ਕੀਮਤਿ ਆਪੇ ਪਾਏ ॥

اپنی قیمت آپے پائے

وہ اپنا اندازہ خود ہی جانتا ہے۔

ਹਰਿ ਬਿਨੁ ਦੂਜਾ ਨਾਹੀ ਕੋਇ ॥

ہر بِن دُوجا ناہی کوئے

خدا کے سوا دوسرا کوئی نہیں۔

ਸਰਬ ਨਿਰੰਤਰਿ ਏਕੋ ਸੋਇ ॥

سرب نِرنتر ایکو سوئے

سب کے اندر وہ شکل و صورت سے پاک رب موجود ہے۔

ਓਤਿ ਪੋਤਿ ਰਵਿਆ ਰੂਪ ਰੰਗ ॥

اوت پوت رویا رُوپ رنگ

تانے بانے کی طرح، وہ تمام شکلوں اور رنگوں میں سما رہا ہے۔

ਭਏ ਪ੍ਰਗਾਸ ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗ ॥

بھئے پرگاس سادھ کے سنگ

سنتوں کی صحبت میں رہنے سے وہ ظاہر ہوتا ہے۔

ਰਚਿ ਰਚਨਾ ਅਪਨੀ ਕਲ ਧਾਰੀ ॥

رچ رچنا اپنی کل دھاری

کائنات کی تخلیق کر کے رب نے اپنی قدرت کو قائم رکھا ہے۔

ਅਨਿਕ ਬਾਰ ਨਾਨਕ ਬਲਿਹਾਰੀ ॥੮॥੧੮॥

18 ـ 8 انِکَ بار نانک بلِہاری۔

اے نانک ! میں متعدد مرتبہ اس (رب) پر قربان جاتا ہوں۔

ਸਲੋਕੁ ॥

لوک

شلوک

ਸਾਥਿ ਨ ਚਾਲੈ ਬਿਨੁ ਭਜਨ ਬਿਖਿਆ ਸਗਲੀ ਛਾਰੁ ॥

ساتھ نہ چالےَ بِن بھجن بِکھیا سگلی چھار

اے لوگو ! رب کی عبادت کے سوا کچھ بھی ساتھ نہیں جاتا، تمام خواہشات نفسانی خاک ہیں۔

ਹਰਿ ਹਰਿ ਨਾਮੁ ਕਮਾਵਨਾ ਨਾਨਕ ਇਹੁ ਧਨੁ ਸਾਰੁ ॥੧॥

1 ہرہر نام کماونا نانک ایہہ دھن سار۔

اے نانک ! ہری پریشور کا نام یاد کرکے پیسہ کمانا بہترین دولت ہے۔

ਅਸਟਪਦੀ ॥

سٹپدی

اشٹپدی

ਸੰਤ ਜਨਾ ਮਿਲਿ ਕਰਹੁ ਬੀਚਾਰੁ ॥

سنت جنا مِل کروہ بیچار

سنتوں کی صحبت میں مل کر یہی سوچو۔

ਏਕੁ ਸਿਮਰਿ ਨਾਮ ਆਧਾਰੁ ॥

ایک سِمر نام آدھار

ایک رب کو یاد کرو اور نام کا سہارا لو۔

ਅਵਰਿ ਉਪਾਵ ਸਭਿ ਮੀਤ ਬਿਸਾਰਹੁ ॥

اوَر اُپاو سبھ مِیت بِسارہُو

اے میرے دوست ! باقی تمام کوششوں کو بھلا دو۔

ਚਰਨ ਕਮਲ ਰਿਦ ਮਹਿ ਉਰਿ ਧਾਰਹੁ ॥

چرن کمل رِد مہہ اُر دھارو

واہے گرو کے کنول قدموں کو اپنے دل و دماغ میں بساؤ۔

ਕਰਨ ਕਾਰਨ ਸੋ ਪ੍ਰਭੁ ਸਮਰਥੁ ॥

کرن کارن سو پربھ سمرتھ

وہ رب ہر کام کرنے اور انسان سے کروانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

ਦ੍ਰਿੜੁ ਕਰਿ ਗਹਹੁ ਨਾਮੁ ਹਰਿ ਵਥੁ ॥

دِرڑ کر گہو نام ہر وتھ

واہے گرو کے نام کو مضبوطی سے پکڑو۔

ਇਹੁ ਧਨੁ ਸੰਚਹੁ ਹੋਵਹੁ ਭਗਵੰਤ ॥

ایہہ دھن سنچو ہووو بھگونت

اس (رب کے نام پر) مال و دولت جمع کرو اور خوش قسمت بن جاؤ۔

ਸੰਤ ਜਨਾ ਕਾ ਨਿਰਮਲ ਮੰਤ ॥

سنت جنا کا نرمل منت

سنتوں کا منتر بہت مقدس ہے۔

ਏਕ ਆਸ ਰਾਖਹੁ ਮਨ ਮਾਹਿ ॥

ایک آس راکھو من ماہِ

اپنے دل میں ایک رب کی امید رکھو !

ਸਰਬ ਰੋਗ ਨਾਨਕ ਮਿਟਿ ਜਾਹਿ ॥੧॥

1 ۔ سرب روگ نانک مِٹ جاہِ

اے نانک ! اس طرح آپ کی تمام بیماریاں ختم ہو جائیں گی۔

ਜਿਸੁ ਧਨ ਕਉ ਚਾਰਿ ਕੁੰਟ ਉਠਿ ਧਾਵਹਿ ॥

جِس دھن کو چار کُنٹ اُٹھ دھاویہہ

اے دوست !) جس دولت کے لیے تم چاروں طرف بھاگتے رہتے ہو،)"

ਸੋ ਧਨੁ ਹਰਿ ਸੇਵਾ ਤੇ ਪਾਵਹਿ ॥

نسو دھن ہر سیوا تے پاویہہ

وہ دولت تجھے واہے گرو کی خدمت سے حاصل ہوگا۔

ਜਿਸੁ ਸੁਖ ਕਉ ਨਿਤ ਬਾਛਹਿ ਮੀਤ ॥

جِس سُکھ کو نِت باچھہہ میِت

اے میرے دوست ! جس خوشی کی تو ہمیشہ خواہش کرتا ہے،

ਸੋ ਸੁਖੁ ਸਾਧੂ ਸੰਗਿ ਪਰੀਤਿ ॥

سو سُکھ سادُھو سنگ پرِیت

وہ خوشی تمہیں سنتوں کی صحبت میں محبت کرنے سے ملے گا۔

ਜਿਸੁ ਸੋਭਾ ਕਉ ਕਰਹਿ ਭਲੀ ਕਰਨੀ ॥

جِس سوبھا کو کریہہ بھلی کرنی

جس شان کے لیے تم اچھے کام کرتے ہو،

ਸਾ ਸੋਭਾ ਭਜੁ ਹਰਿ ਕੀ ਸਰਨੀ ॥

سا سوبھا بھج ہر کی سرنی

وہ شان رب کی پناہ لینے سے حاصل ہوتی ہے۔

ਅਨਿਕ ਉਪਾਵੀ ਰੋਗੁ ਨ ਜਾਇ ॥

اِنک اُپاوی روگ نہ جائے

جو بیماری بہت کوششوں سے ٹھیک نہیں ہوتی،

ਰੋਗੁ ਮਿਟੈ ਹਰਿ ਅਵਖਧੁ ਲਾਇ ॥

روگ مٹے ہر اوکھد لائے

وہ بیماری ہری نامی دوا لینے سے ٹھیک ہو جاتی ہے۔

ਸਰਬ ਨਿਧਾਨ ਮਹਿ ਹਰਿ ਨਾਮੁ ਨਿਧਾਨੁ ॥

سرب نِدھان مہہ ہر نام نِدھان

واہے گرو کا نام تمام خزانوں میں بہترین خزانہ ہے۔

ਜਪਿ ਨਾਨਕ ਦਰਗਹਿ ਪਰਵਾਨੁ ॥੨॥

2 ۔ جپ نانک درگہہ پروان

اے نانک ! اس کے نام کا ذکر کر، رب کر دربار میں مقبول ہو جاؤ گے۔

ਮਨੁ ਪਰਬੋਧਹੁ ਹਰਿ ਕੈ ਨਾਇ ॥

من پربودھوہ ہر کَے نائے

اپنے دماغ کو رب کے نام سے بیدار کر۔

ਦਹ ਦਿਸਿ ਧਾਵਤ ਆਵੈ ਠਾਇ ॥

ندہِ دِس دھاوت آوَے ٹھائے

دس سمتوں میں بھٹکنے والا یہ ذہن اسی طرح اپنے گھر آجائے گا۔

ਤਾ ਕਉ ਬਿਘਨੁ ਨ ਲਾਗੈ ਕੋਇ ॥

تا کو بِگھن نہ لاگَے کوئے

اسے کوئی آفت نہیں آتی،

ਜਾ ਕੈ ਰਿਦੈ ਬਸੈ ਹਰਿ ਸੋਇ ॥

جا کے رِدے بسے ہر سوئے

جس کے دل میں وہ واہے گرو رہتا ہے،

ਕਲਿਤਾਤੀ ਠਾਂਢਾ ਹਰਿ ਨਾਉ ॥

کل تاتی ٹھانڈا ہر ناؤ

یہ کل یوگ گرم (آگ) ہے اور ہری کا نام ٹھنڈا ہے۔

ਸਿਮਰਿ ਸਿਮਰਿ ਸਦਾ ਸੁਖ ਪਾਉ ॥

سِمر سِمر سدا سُکھ پاؤ

اسے ہمیشہ یاد کرو اور خوشیاں پاؤ۔

ਭਉ ਬਿਨਸੈ ਪੂਰਨ ਹੋਇ ਆਸ ॥

بھو بنسے پُورن ہوئے آس

نام کے ورد سے خوف ختم ہوتا ہے اور امید پوری ہو جاتی ہے۔

ਭਗਤਿ ਭਾਇ ਆਤਮ ਪਰਗਾਸ ॥

بھگت بھائے آتم پرگاس

رب کی عبادت کے ساتھ محبت کرنے سے روح روشن ہو جاتی ہے۔

ਤਿਤੁ ਘਰਿ ਜਾਇ ਬਸੈ ਅਬਿਨਾਸੀ ॥

تِت گھر جائے بسے ابناسی

جو نام کو یاد کرتا ہے، اس کے دل کے گھر میں غیر فانی رب رہتا ہے۔

ਕਹੁ ਨਾਨਕ ਕਾਟੀ ਜਮ ਫਾਸੀ ॥੩॥

کہو نانک کاٹی جم پھاسی ۔ 3

اے نانک ! (نام کا ورد کرنے سے) یم کی پھانسی کٹ جاتی ہے۔

ਤਤੁ ਬੀਚਾਰੁ ਕਹੈ ਜਨੁ ਸਾਚਾ ॥

تت بیچار کہے جن ساچا

وہی سچا آدمی ہے، جو جوہر کی یاد کی تعلیم دیتا ہے۔

ਜਨਮਿ ਮਰੈ ਸੋ ਕਾਚੋ ਕਾਚਾ ॥

جنم مرے سو کاچو کاچا

وہ بالکل کچا (جھوٹا) ہے، جو آواگون (پیدائش اور موت کے چکر) میں پڑتا ہے۔

ਆਵਾ ਗਵਨੁ ਮਿਟੈ ਪ੍ਰਭ ਸੇਵ ॥

آواگون مٹے پربھ سیو

رب کی خدمت سے آواگون ختم ہو جاتا ہے۔

ਆਪੁ ਤਿਆਗਿ ਸਰਨਿ ਗੁਰਦੇਵ ॥

آپ تیاگ سرن گُردیو

اپنی گھمنڈ چھوڑو اور گرودیو میں پناہ لو۔

ਇਉ ਰਤਨ ਜਨਮ ਕਾ ਹੋਇ ਉਧਾਰੁ ॥

ایہہ تن جنم کا ہوئے اُدھار

اس طرح انمول جان کو نجات مل جاتی ہے۔

ਹਰਿ ਹਰਿ ਸਿਮਰਿ ਪ੍ਰਾਨ ਆਧਾਰੁ ॥

ہر ہر سمر پران آدھار

ہری پریشور کی پوجا کر، جو آپ کی زندگی کی بنیاد ہے۔

ਅਨਿਕ ਉਪਾਵ ਨ ਛੂਟਨਹਾਰੇ ॥

اِنک اُپاو نہ چھوُٹنہارے

بہت سی ترکیب کرنے سے چھٹکارا نہیں ہوتا۔

ਸਿੰਮ੍ਰਿਤਿ ਸਾਸਤ ਬੇਦ ਬੀਚਾਰੇ ॥

سِمرت ساست بید بیچارے

چاہے اسمرتیوں، شاستروں اور ویدوں پر غور کر کے دیکھ لو۔

ਹਰਿ ਕੀ ਭਗਤਿ ਕਰਹੁ ਮਨੁ ਲਾਇ ॥

ہر کی بھگت کہو من لائے

دل لگا کر صرف رب ہی کی عبادت کرو۔

ਮਨਿ ਬੰਛਤ ਨਾਨਕ ਫਲ ਪਾਇ ॥੪॥

4 ۔ من بنچھت نانک پھل پائے

اے نانک! (جو بندگی کرتا ہے) اسے مطلوبہ پھل ملتا ہے۔

ਸੰਗਿ ਨ ਚਾਲਸਿ ਤੇਰੈ ਧਨਾ ॥

سنگ نہ چالس تیرےَ دھنا

مال و دولت تیرے ساتھ نہیں جانے والا،

ਤੂੰ ਕਿਆ ਲਪਟਾਵਹਿ ਮੂਰਖ ਮਨਾ ॥

تُوں کیا لپٹاویہہ مُورکھ منا

پھر اے نادان دماغ! تو کیوں اس میں پھنسا ہوا ہے۔

ਸੁਤ ਮੀਤ ਕੁਟੰਬ ਅਰੁ ਬਨਿਤਾ ॥

سُت میت کُٹنب ار بنِتا

بیٹا، دوست، خاندان اور بیوی

ਇਨ ਤੇ ਕਹਹੁ ਤੁਮ ਕਵਨ ਸਨਾਥਾ ॥

اِن تے کہو تُم کوَن سناتھا

ان میں سے تو بتا، کون تیرا مددگار ہے؟

ਰਾਜ ਰੰਗ ਮਾਇਆ ਬਿਸਥਾਰ ॥

راج رنگ مائیا بِستھار

سلطنت کا لطف و مزا اور مال و دولت کی توسیع،

ਇਨ ਤੇ ਕਹਹੁ ਕਵਨ ਛੁਟਕਾਰ ॥

اِن تے کہو کوَن چھُٹکار

ان میں سے بتا کون کب بچا ہے؟

ਅਸੁ ਹਸਤੀ ਰਥ ਅਸਵਾਰੀ ॥

اَس ہستی رتھ اسواری

گھوڑا، ہاتھی اور بیل گاڑی کی سواری کرنی

ਝੂਠਾ ਡੰਫੁ ਝੂਠੁ ਪਾਸਾਰੀ ॥

جھُوٹھا ڈنف جھُوٹھ پاساری

یہ سب جھوٹا نمود و نمائش ہے۔

ਜਿਨਿ ਦੀਏ ਤਿਸੁ ਬੁਝੈ ਨ ਬਿਗਾਨਾ ॥

جن دیے تِس بُجھے نَہ بِگانا

بے وقوف انسان اس رب کو نہیں جانتا، جس نے یہ ساری چیزیں عطا کی ہیں۔

ਨਾਮੁ ਬਿਸਾਰਿ ਨਾਨਕ ਪਛੁਤਾਨਾ ॥੫॥

5 ۔ نام بِسار نانک پچھتانا

اے نانک! نام بھول کر انسان آخر میں کر افسوس ملتا ہے۔

ਗੁਰ ਕੀ ਮਤਿ ਤੂੰ ਲੇਹਿ ਇਆਨੇ ॥

گُر کی مت تُوں لیہہ ایانے

اے نادان انسان! تو گرو سے تعلیم حاصل کر۔

ਭਗਤਿ ਬਿਨਾ ਬਹੁ ਡੂਬੇ ਸਿਆਨੇ ॥

بھگت بِنا بہُ ڈوبے سیانے

رب کی بندگی کے بغیر، بڑے ذہین لوگ بھی ڈوب گئے ہیں۔

ਹਰਿ ਕੀ ਭਗਤਿ ਕਰਹੁ ਮਨ ਮੀਤ ॥

ہر کی بھگت کروہُ من میِت

اے میرے دوست ! اپنے دل میں واہے گرو کی عبادت کر،

ਨਿਰਮਲ ਹੋਇ ਤੁਮ੍ਹ੍ਹਾਰੋ ਚੀਤ ॥

نِرمل ہوئے تُمہارو

اس سے تیرا دماغ صاف ہو جائے گا۔

ਚਰਨ ਕਮਲ ਰਾਖਹੁ ਮਨ ਮਾਹਿ ॥

چرن کمل راکھو من ماہِ

رب کے کنول قدم کو اپنے دل میں بسا،

ਜਨਮ ਜਨਮ ਕੇ ਕਿਲਬਿਖ ਜਾਹਿ ॥

جنم جنم کے کِلبِکھ جاہِ

تیرے کئی جنموں کے گناہ مٹ جائیں گے۔

ਆਪਿ ਜਪਹੁ ਅਵਰਾ ਨਾਮੁ ਜਪਾਵਹੁ ॥

آپ جپہُ اورا نام جپاوہَ

خود رب کے نام کا ورد کر اور دوسروں سے بھی نام کی ورد کروا۔

ਸੁਨਤ ਕਹਤ ਰਹਤ ਗਤਿ ਪਾਵਹੁ ॥

سُنت کہت رہت گت پاوہُ

سننے،کہنے اور اس طرز عمل میں رہنے سے نجات مل جائے گی۔

ਸਾਰ ਭੂਤ ਸਤਿ ਹਰਿ ਕੋ ਨਾਉ ॥

سار بھُوت ست ہر کو ناؤ

سب میں اچھا ہری کا سچا نام ہے۔

ਸਹਜਿ ਸੁਭਾਇ ਨਾਨਕ ਗੁਨ ਗਾਉ ॥੬॥

سہج سُبھائے نانک گُن گاؤ۔ 6

نانک ! کھلے من سے رب کی تعریف کر۔

ਗੁਨ ਗਾਵਤ ਤੇਰੀ ਉਤਰਸਿ ਮੈਲੁ ॥

گُن گاوت تیری اُترس میَل

اے لوگو !) رب کی تسبیح بیان کر تیرے گناہوں کی گندگی دور ہو جائے گی۔)

ਬਿਨਸਿ ਜਾਇ ਹਉਮੈ ਬਿਖੁ ਫੈਲੁ ॥

بِنس جائے ہومے بِکھ پھیَل

اور غرور نما زہر کا پھیلاؤ بھی ختم ہو جائے گا۔

ਹੋਹਿ ਅਚਿੰਤੁ ਬਸੈ ਸੁਖ ਨਾਲਿ ॥

ہور اچِنت بسےَ سُکھ نال

وہ بے فکر ہوجائے گا اور خوشی سے بسے گا۔

ਸਾਸਿ ਗ੍ਰਾਸਿ ਹਰਿ ਨਾਮੁ ਸਮਾਲਿ ॥

ساس گراس ہر نام سمال

جو اپنی ہر سانس اور نوالے کے ساتھ ہری کے نام کی پوجا کرے گا۔

ਛਾਡਿ ਸਿਆਨਪ ਸਗਲੀ ਮਨਾ ॥

چھاڈ سیانپ سگلی منا

اے من ! اپنی ساری چالاکی چھوڑ دو۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਪਾਵਹਿ ਸਚੁ ਧਨਾ ॥

سادھسنگ پاوہِ سچ دھنا

اچھی صحبت کرنے سے حقیقی دولت مل جائے گی۔

ਹਰਿ ਪੂੰਜੀ ਸੰਚਿ ਕਰਹੁ ਬਿਉਹਾਰੁ ॥

ہر پُونجی سنچ کرہو بیوہار

واہے گرو کے نام پر سرمایہ جمع کر اور اسی کی تجارت کر۔

ਈਹਾ ਸੁਖੁ ਦਰਗਹ ਜੈਕਾਰੁ ॥

ایہا سُکھ درگہہ جیکار

اس طرح اس زندگی میں خوشیاں ہوں گی اور واہے گرو کے دربار میں مہمان نوازی ہوگی۔

ਸਰਬ ਨਿਰੰਤਰਿ ਏਕੋ ਦੇਖੁ ॥

سرب نِرنتر ایکو دیکھ

"وہ ایک رب کو ہر جگہ دیکھتا ہے،

ਕਹੁ ਨਾਨਕ ਜਾ ਕੈ ਮਸਤਕਿ ਲੇਖੁ ॥੭॥

کہو نانک جا کے مستک لیکھ ۔ 7

اے نانک ! جس کی تقدیر میں حصہ لکھا ہوا ہے۔

ਏਕੋ ਜਪਿ ਏਕੋ ਸਾਲਾਹਿ ॥

ایکو جپ ایکو صالاہِ

ایک رب کے نام کا ورد کر اور صرف اسی کی تعریف کر۔

ਏਕੁ ਸਿਮਰਿ ਏਕੋ ਮਨ ਆਹਿ ॥

ایک سِمر ایکو من ماہِ

ایک رب کی ذات میں غور و فکر کر اور صرف اسی کو اپنے دل میں جگہ دے۔

ਏਕਸ ਕੇ ਗੁਨ ਗਾਉ ਅਨੰਤ ॥

ایکس کے گُن گاؤ اننت

اس ایک ابدی رب کی حمد وثنا بیان کیا کر۔

ਮਨਿ ਤਨਿ ਜਾਪਿ ਏਕ ਭਗਵੰਤ ॥

من تن جاپ ایک بھگونت

دل اور جسم سے ایک رب کا ذکر کر۔

ਏਕੋ ਏਕੁ ਏਕੁ ਹਰਿ ਆਪਿ ॥

ایکو ایک ایک ہر آپ

وہ رب آپ ہی آپ ہے۔

ਪੂਰਨ ਪੂਰਿ ਰਹਿਓ ਪ੍ਰਭੁ ਬਿਆਪਿ ॥

پُورن پُور رہیو پربھ بیاپ

جانداروں میں شامل ہو کر رب ہر جگہ بسا ہوا ہے۔

ਅਨਿਕ ਬਿਸਥਾਰ ਏਕ ਤੇ ਭਏ ॥

اِنِک بِستھار ایک تے بھئے

ایک رب سے بہت سی وسعتیں ہوئی ہیں۔

ਏਕੁ ਅਰਾਧਿ ਪਰਾਛਤ ਗਏ ॥

ایک ارادھ پراچھت گئے

واہے گرو کی عبادت کرنے سے گناہ مٹ جاتے ہیں۔

ਮਨ ਤਨ ਅੰਤਰਿ ਏਕੁ ਪ੍ਰਭੁ ਰਾਤਾ ॥

من تن انتر ایک پربھ راتا

میرا دماغ اور جسم ایک رب میں مصروف ہیں۔

ਗੁਰ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਨਾਨਕ ਇਕੁ ਜਾਤਾ ॥੮॥੧੯॥

19 ۔ 8 ۔ گُر پرساد نانک اِک جاتا

اے نانک ! گرو کی مہربانی سے اس نے صرف ایک رب کو ہی جانا ہے۔

ਸਲੋਕੁ ॥

سلوک

شلوک

ਫਿਰਤ ਫਿਰਤ ਪ੍ਰਭ ਆਇਆ ਪਰਿਆ ਤਉ ਸਰਨਾਇ ॥

پھِرت پھِرت پربھ آئیا پریا تو سرنائے

اے معبود رب ! میں بھٹک بھٹک کر تیری ہی پناہ میں آیا ہوں۔

ਨਾਨਕ ਕੀ ਪ੍ਰਭ ਬੇਨਤੀ ਅਪਨੀ ਭਗਤੀ ਲਾਇ ॥੧॥

1 ۔ نانک کی پربھ بینتی اپنی بھگتی لائے

اے رب ! نانک صرف ایک ہی درخواست کرتا ہے کہ آپ مجھے اپنی عبادت میں مشغول کرلے۔

ਅਸਟਪਦੀ ॥

اسٹپدی

اشٹپدی

ਜਾਚਕ ਜਨੁ ਜਾਚੈ ਪ੍ਰਭ ਦਾਨੁ ॥

جاچک جن جاچے پربھ دان

اے رب ! میں فقیر تیرے نام کا صدقہ مانگتا ہوں۔

ਕਰਿ ਕਿਰਪਾ ਦੇਵਹੁ ਹਰਿ ਨਾਮੁ ॥

کر کِرپا دیوہُ ہر نام

اے ہری ! براہِ مہربانی مجھے اپنا نام بتائیں۔

ਸਾਧ ਜਨਾ ਕੀ ਮਾਗਉ ਧੂਰਿ ॥

سادھ جنا کی مانگو دھُور

میں تو سادھوؤں کے قدموں کی خاک ہی مانگتا ہوں۔

ਪਾਰਬ੍ਰਹਮ ਮੇਰੀ ਸਰਧਾ ਪੂਰਿ ॥

پاربرہم میری سردھا پُور

اے پربرہما ! میری خوشی پوری کیجیے۔

ਸਦਾ ਸਦਾ ਪ੍ਰਭ ਕੇ ਗੁਨ ਗਾਵਉ ॥

سدا سدا پربھ کے گُن گاوو

میں ہمیشہ ہی رب کی حمد وثنا بیان کرتا رہوں۔

ਸਾਸਿ ਸਾਸਿ ਪ੍ਰਭ ਤੁਮਹਿ ਧਿਆਵਉ ॥

ساس ساس پربھ تُمہیں دھیاوو

اے رب ! میں ہر سانس کے ساتھ تیری عبادت کروں۔

ਚਰਨ ਕਮਲ ਸਿਉ ਲਾਗੈ ਪ੍ਰੀਤਿ ॥

چرن کمل سیو لاگےَ پریت

مجھے رب کے قدموں میں پیار ہوگیا ہے۔

ਭਗਤਿ ਕਰਉ ਪ੍ਰਭ ਕੀ ਨਿਤ ਨੀਤਿ ॥

بھگت کرو پربھ کی نِت نیت

میں ہمیشہ ہی رب کی عبادت کرتا رہوں۔

ਏਕ ਓਟ ਏਕੋ ਆਧਾਰੁ ॥

ایک اوَٹ ایکو آدھار

اے رب ! تم ہی میری ایک آڑ اور ایک سہارا ہو۔

ਨਾਨਕੁ ਮਾਗੈ ਨਾਮੁ ਪ੍ਰਭ ਸਾਰੁ ॥੧॥

1 ۔ نانک ماگےَ نام پربھ سار

اے میرے رب ! نانک تیرے بہترین نام کا سوال کرتا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕੀ ਦ੍ਰਿਸਟਿ ਮਹਾ ਸੁਖੁ ਹੋਇ ॥

پربھ کی دِرسٹ مہا سُکھ ہوئے

رب کی شفقت و ہمدردی سے اعلیٰ خوشی حاصل ہوتی ہے۔

ਹਰਿ ਰਸੁ ਪਾਵੈ ਬਿਰਲਾ ਕੋਇ ॥

ہر رس پاوےَ بِرلا کوئے

کوئی نادر انسان ہی ہری رس کو پاتا ہے۔

ਜਿਨ ਚਾਖਿਆ ਸੇ ਜਨ ਤ੍ਰਿਪਤਾਨੇ ॥

جِن چاکھیا سے جن ترِپتانے

جو اسے چکھتے ہیں، وہ مخلوق سیر ہوجاتی ہیں۔

ਪੂਰਨ ਪੁਰਖ ਨਹੀ ਡੋਲਾਨੇ ॥

پُورن پُرکھ نہیں ڈولانے

وہ کامل آدمی بن جاتے ہیں اور کبھی (ممتا میں) ڈگمگاتے نہیں۔

ਸੁਭਰ ਭਰੇ ਪ੍ਰੇਮ ਰਸ ਰੰਗਿ ॥

سُبھر بھرے پریم رس رنگ

وہ رب کی محبت کی مٹھاس اور خوشی سے مکمل بھرے رہتے ہیں۔

ਉਪਜੈ ਚਾਉ ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗਿ ॥

اُپجےَ چاؤ سادھ کےَ سنگ

سادھوؤں کی صحبت میں ان کے ذہن میں روحانی جذبہ پیدا ہوجاتا ہے۔

ਪਰੇ ਸਰਨਿ ਆਨ ਸਭ ਤਿਆਗਿ ॥

پرے سرن آن سبھ تیاگ

باقی سب کچھ چھوڑ کر وہ رب کی پناہ لیتے ہیں۔

ਅੰਤਰਿ ਪ੍ਰਗਾਸ ਅਨਦਿਨੁ ਲਿਵ ਲਾਗਿ ॥

انتر پرگاس اندن لِو لاگ

اس کا دل روشن ہو جاتا ہے اور وہ اپنے دن رات کا کام رب کے لیے وقف کرتا ہے۔

ਬਡਭਾਗੀ ਜਪਿਆ ਪ੍ਰਭੁ ਸੋਇ ॥

بڈبھاگی جپیا پربھ سوئے

خوش قسمت مردوں نے ہی رب کا ذکر کیا ہے۔

ਨਾਨਕ ਨਾਮਿ ਰਤੇ ਸੁਖੁ ਹੋਇ ॥੨॥

2 ۔ نانک نام رتے سُکھ ہوئے

اے نانک ! جو لوگ رب کے نام میں مشغول رہتے ہیں، وہ خوشی پاتے ہیں۔

ਸੇਵਕ ਕੀ ਮਨਸਾ ਪੂਰੀ ਭਈ ॥

سیوک کی منسا پُوری بھئی

خادم کی خواہش پوری ہو گئی ہے،

ਸਤਿਗੁਰ ਤੇ ਨਿਰਮਲ ਮਤਿ ਲਈ ॥

ستگُر تے نِرمل مت لئی

جب سے ست گرو سے خالص تعلیم لیا ہے۔

ਜਨ ਕਉ ਪ੍ਰਭੁ ਹੋਇਓ ਦਇਆਲੁ ॥

جن کو پربھ ہوئیو دئیال

رب اپنے خادم پر مہربان ہو گیا ہے۔

ਸੇਵਕੁ ਕੀਨੋ ਸਦਾ ਨਿਹਾਲੁ ॥

سیوک کی نو سدا نِہال

اس نے اپنے خادم کو ہمیشہ کے لیے شکر گزار بنادیا ہے۔

ਬੰਧਨ ਕਾਟਿ ਮੁਕਤਿ ਜਨੁ ਭਇਆ ॥

بندھن کاٹ مُکت جن بھئیا

خادم کے (ممتا کے) بندھن کٹ گئے ہیں اور اس نے نجات حاصل کرلیا ہے۔

ਜਨਮ ਮਰਨ ਦੂਖੁ ਭ੍ਰਮੁ ਗਇਆ ॥

جنم مرن دُوکھ بھرم گئیا

اس کی پیدائش، موت، دکھ اور شک و شبہ دور ہو گیا ہے۔

ਇਛ ਪੁਨੀ ਸਰਧਾ ਸਭ ਪੂਰੀ ॥

اِچھ پُنی سردھا سبھ پُوری

اس کی خواہش پوری ہوگئی ہے اور خوشی بھی پوری ہو گئی ہے۔

ਰਵਿ ਰਹਿਆ ਸਦ ਸੰਗਿ ਹਜੂਰੀ ॥

رو رہیا سد سنگ ہجُوری

رب ہمیشہ ساتھ رہتا ہے۔

ਜਿਸ ਕਾ ਸਾ ਤਿਨਿ ਲੀਆ ਮਿਲਾਇ ॥

جِس کا سا تِن لیا مِلائے

جس کا تھا، اس نے اپنے ساتھ ملالیا ہے۔

ਨਾਨਕ ਭਗਤੀ ਨਾਮਿ ਸਮਾਇ ॥੩॥

3 ۔ نانک بھگتی نام سمائے

اے نانک ! رب کی پوجا سے خادم نام میں مگن ہوگیا ہے۔

ਸੋ ਕਿਉ ਬਿਸਰੈ ਜਿ ਘਾਲ ਨ ਭਾਨੈ ॥

سو کیو بِسرےَ جہ گھال نہ بھانےَ

اس رب کو کیوں بھلائیں، جو انسانوں کی خدمتِ بندگی کو نظر انداز نہیں کرتا۔

ਸੋ ਕਿਉ ਬਿਸਰੈ ਜਿ ਕੀਆ ਜਾਨੈ ॥

سو کیو بِسرےَ جہ کیا جانےَ

اس واہے گرو کو کیوں بھلائیں، جو کیے کو جانتا ہے۔

ਸੋ ਕਿਉ ਬਿਸਰੈ ਜਿਨਿ ਸਭੁ ਕਿਛੁ ਦੀਆ ॥

سو کیو بِسرےَ جِن سبھ کِچھ دیا

اس رب کو کیوں بھول جائیں، جس نے ہمیں سب کچھ دیا ہے۔

ਸੋ ਕਿਉ ਬਿਸਰੈ ਜਿ ਜੀਵਨ ਜੀਆ ॥

سو کیو بِسرےَ جہ جیون جیا

یہ رب کیوں بھلایا جائے، جو جانداروں کی زندگی کی بنیاد ہے۔

ਸੋ ਕਿਉ ਬਿਸਰੈ ਜਿ ਅਗਨਿ ਮਹਿ ਰਾਖੈ ॥

سو کیو بِسرےَ جہ اگن مہہ راکھےَ

اس شکل و صورت سے پاک رب کو کیوں بھلائیں، جو رحم کی آگ میں ہماری حفاظت کرتا ہے۔

ਗੁਰ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਕੋ ਬਿਰਲਾ ਲਾਖੈ ॥

گُرپرساد کو بِرلا لاکھےَ

گرو کی مہربانی سے کوئی نایاب آدمی ہی اس کو دیکھتا ہے۔

ਸੋ ਕਿਉ ਬਿਸਰੈ ਜਿ ਬਿਖੁ ਤੇ ਕਾਢੈ ॥

سو کیو بِسرےَ جہ بِکھ تے کاڈھے

اس رب کو کیوں بھلائیں، جو انسان کو گناہوں سے بچاتا ہے۔

ਜਨਮ ਜਨਮ ਕਾ ਟੂਟਾ ਗਾਢੈ ॥

جنم جنم کا ٹوٹا گاڑھے

اور خود سے کئی جنموں سے بچھڑے ہوئے کو اپنے ساتھ ملا لیتا ہے۔

ਗੁਰਿ ਪੂਰੈ ਤਤੁ ਇਹੈ ਬੁਝਾਇਆ ॥

گُرپُورے تت اِہے بُجھایا

کامل گرو نے مجھے یہ حقیقت سمجھائی ہے۔

ਪ੍ਰਭੁ ਅਪਨਾ ਨਾਨਕ ਜਨ ਧਿਆਇਆ ॥੪॥

4 ۔ پربھ اپنا نانک جن دھیایا

اے نانک ! اس نے تو اپنے رب کا ہی ذکر کیا ہے۔

ਸਾਜਨ ਸੰਤ ਕਰਹੁ ਇਹੁ ਕਾਮੁ ॥

ساجن سنت کروہُ اِہ کام

اے شریف سنت ! یہ کام کرو۔

ਆਨ ਤਿਆਗਿ ਜਪਹੁ ਹਰਿ ਨਾਮੁ ॥

آن تیاگ جپوہُ ہر نام

باقی سب کچھ چھوڑ کر رب کے نام کا ورد کرو۔

ਸਿਮਰਿ ਸਿਮਰਿ ਸਿਮਰਿ ਸੁਖ ਪਾਵਹੁ ॥

سِمر سِمر سِمر سُکھ پاوہُ

واہے گرو کے نام کا ذکر کرکے خوشی پاؤ۔

ਆਪਿ ਜਪਹੁ ਅਵਰਹ ਨਾਮੁ ਜਪਾਵਹੁ ॥

آپ جپہُ اورہ نام جپاوہ

آپ بھی نام کا ورد کرو اور دوسروں سے بھی نام کا ورد کرواؤ۔

ਭਗਤਿ ਭਾਇ ਤਰੀਐ ਸੰਸਾਰੁ ॥

بھگت بھائے تریۓ سنسار

رب کی پوجا سے یہ دنیاوی سمندر پار کیا جاتا ہے۔

ਬਿਨੁ ਭਗਤੀ ਤਨੁ ਹੋਸੀ ਛਾਰੁ ॥

بِن بھگت تن ہوسی چھار

یہ جسم پوجا کے بغیر جل کر راکھ ہو جائے گا۔

ਸਰਬ ਕਲਿਆਣ ਸੂਖ ਨਿਧਿ ਨਾਮੁ ॥

سرب کلیان سُوکھ نِدھ نام

رب کا نام تمام خیر اور خوشیوں کا خزانہ ہے۔

ਬੂਡਤ ਜਾਤ ਪਾਏ ਬਿਸ੍ਰਾਮੁ ॥

بُوڈت جات پائے بِسرام

ڈوبنے والی مخلوق بھی اس میں خوشی پا لیتے ہیں۔

ਸਗਲ ਦੂਖ ਕਾ ਹੋਵਤ ਨਾਸੁ ॥

سگل دُوکھ کا ہووت ناس

ساری پریشانیاں ختم ہوجاتی ہیں۔

ਨਾਨਕ ਨਾਮੁ ਜਪਹੁ ਗੁਨਤਾਸੁ ॥੫॥

5 ۔ نانک نام جپہو گُنتاس

اے نانک ! خوبیوں کے خزانے کے نام کا ورد کرتے رہو۔

ਉਪਜੀ ਪ੍ਰੀਤਿ ਪ੍ਰੇਮ ਰਸੁ ਚਾਉ ॥

اوپجی پریت پریم رس چاؤ

خدا کی محبت اور چاہت رس کی تمناپیدا ہوئی ہے۔

ਮਨ ਤਨ ਅੰਤਰਿ ਇਹੀ ਸੁਆਉ ॥

من تن انتر اِیہی سُوآؤ

دماغ اور جسم کے اندر یہ ذائقہ بھر گیا ہے۔

ਨੇਤ੍ਰਹੁ ਪੇਖਿ ਦਰਸੁ ਸੁਖੁ ਹੋਇ ॥

نیترہُو پیکھ درس سُکھ ہوئے

اپنی آنکھوں سے رب کا دیدار کر کے میں سکھ پاتا ہوں۔

ਮਨੁ ਬਿਗਸੈ ਸਾਧ ਚਰਨ ਧੋਇ ॥

من بگسے سادھ چرن دھوئے

سنتوں کے پاؤں دھو کر میرا من خوش ہو گیا ہے۔

ਭਗਤ ਜਨਾ ਕੈ ਮਨਿ ਤਨਿ ਰੰਗੁ ॥

بھگت جنا کے من تن رنگ

واہے گرو کی محبت خادموں کی روح اور جسم میں موجود ہے۔

ਬਿਰਲਾ ਕੋਊ ਪਾਵੈ ਸੰਗੁ ॥

بِرلا کوُو پاوے سنگ

کوئی نادر آدمی ہی ان کی صحبت حاصل کرتا ہے۔

ਏਕ ਬਸਤੁ ਦੀਜੈ ਕਰਿ ਮਇਆ ॥

ایک بست دیجے کَر مئیا

(اے رب ! برائے مہربانی ہمیں ایک نام والی چیز عطا کیجیے؛ (تاکہ

ਗੁਰ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਨਾਮੁ ਜਪਿ ਲਇਆ ॥

گُر پرساد نام جپ لئیا

گرو کی مہربانی سے تیرا نام کا ورد کر سکے۔

ਤਾ ਕੀ ਉਪਮਾ ਕਹੀ ਨ ਜਾਇ ॥

تا کی اُپما کہی نہ جائے

اس کی تشبیہ بیان نہیں کی جا سکتی

ਨਾਨਕ ਰਹਿਆ ਸਰਬ ਸਮਾਇ ॥੬॥

6 ۔ نانک رہیا سرب سمائے

اے نانک ! رب تو ہر طرف پھیلا ہوا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਬਖਸੰਦ ਦੀਨ ਦਇਆਲ ॥

پربھ بکھسند دِین دئیال

واہے گرو بخشنے والا اور مہربان ہے۔

ਭਗਤਿ ਵਛਲ ਸਦਾ ਕਿਰਪਾਲ ॥

بھگت وچھل سدا کِرپال

وہ اپنے خادموں پر مہربانی کرنے والا اور ہمیشہ مہربان ہے۔

ਅਨਾਥ ਨਾਥ ਗੋਬਿੰਦ ਗੁਪਾਲ ॥

اناتھ ناتھ گوبِند گوپال

وہ گووند، گوپال یتیموں کا رب ہے۔

ਸਰਬ ਘਟਾ ਕਰਤ ਪ੍ਰਤਿਪਾਲ ॥

سرب گھٹا کرت پرتپال

وہ تمام جانداروں کی پرورش کرتا ہے۔

ਆਦਿ ਪੁਰਖ ਕਾਰਣ ਕਰਤਾਰ ॥

آدپُرکھ کارن کرتار

وہ رب اور کائنات کا خالق ہے۔

ਭਗਤ ਜਨਾ ਕੇ ਪ੍ਰਾਨ ਅਧਾਰ ॥

بھگت جنا کے پران ادھار

وہ اپنے خادموں کی زندگیوں کا سہارا ہے۔

ਜੋ ਜੋ ਜਪੈ ਸੁ ਹੋਇ ਪੁਨੀਤ ॥

جو جو جپے سو ہوئے پُنِیت

جو کوئی بھی اس کا ذکر کرتا ہے، وہ پاک ہو جاتا ہے۔

ਭਗਤਿ ਭਾਇ ਲਾਵੈ ਮਨ ਹੀਤ ॥

بھگت بھائے لاوے من ہیت

وہ اپنے دل کی محبت رب کی عبادت پر مرکوز کرتا ہے۔

ਹਮ ਨਿਰਗੁਨੀਆਰ ਨੀਚ ਅਜਾਨ ॥

ہم نِر گُنیار نِیچ اجان

"ہم بے معیار، گھٹیا اور بے وقوف ہیں،

ਨਾਨਕ ਤੁਮਰੀ ਸਰਨਿ ਪੁਰਖ ਭਗਵਾਨ ॥੭॥

7 ۔ نانک تُمری سرن پُرکھ بھگوان

نانک کا بیان ہے کہ اے قادر مطلق رب ! تیری پناہ میں آئے ہیں۔

ਸਰਬ ਬੈਕੁੰਠ ਮੁਕਤਿ ਮੋਖ ਪਾਏ ॥

سرب بے کُنٹھ مُکت موکھ پائے

"اس نے تمام جنت اور نجات حاصل کرلی ہیں۔

ਏਕ ਨਿਮਖ ਹਰਿ ਕੇ ਗੁਨ ਗਾਏ ॥

ایک نِمکھ ہر کے گُن گائے

جس انسان نے ایک لمحے کے لیے بھی واہے گرو کی تسبیح بیان کی ہے۔

ਅਨਿਕ ਰਾਜ ਭੋਗ ਬਡਿਆਈ ॥

اِنک راج بھوگ بڈئیائی

وہ بہت سی سلطنتیں، آسائشیں اور کامیابیاں حاصل کرتا ہے۔

ਹਰਿ ਕੇ ਨਾਮ ਕੀ ਕਥਾ ਮਨਿ ਭਾਈ ॥

ہر کے نام کی کتھا من بھائی

جس کے من کو ہری کے نام کی کہانی پسند آتی ہے۔

ਬਹੁ ਭੋਜਨ ਕਾਪਰ ਸੰਗੀਤ ॥

بہہ بھوجن کاپر سنگیت

وہ مختلف قسم کے کھانے، کپڑے اور موسیقی سے لطف اندوز ہوتا ہے۔

ਰਸਨਾ ਜਪਤੀ ਹਰਿ ਹਰਿ ਨੀਤ ॥

رسنا جپتی ہر ہر نِیت

جس کی زبان ہر وقت ہری پریشور کے نام کا ورد کرتی رہتی ہے۔

ਭਲੀ ਸੁ ਕਰਨੀ ਸੋਭਾ ਧਨਵੰਤ ॥

رسنا جپتی ہر ہر نِیت

اس کے اعمال مبارک ہیں، اس کی تعریف کی جاتی ہے اور وہ غنی ہے۔

ਹਿਰਦੈ ਬਸੇ ਪੂਰਨ ਗੁਰ ਮੰਤ ॥

ہِردے بسے پُورن گُر منت

جس کے دل میں مکمل گرو کا منتر بستا ہے۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਪ੍ਰਭ ਦੇਹੁ ਨਿਵਾਸ ॥

سادھ سنگ پربھ دیہہ نِواس

اے رب ! اپنے سنتوں کی صحبت میں جگہ دیجیے۔

ਸਰਬ ਸੁਖ ਨਾਨਕ ਪਰਗਾਸ ॥੮॥੨੦॥

20-8 ۔ سرب سُوکھ نانک پرگاس

اے نانک ! اچھی صحبت میں رہنے سے تمام خوشیاں روشن ہوجاتی ہیں۔

ਸਲੋਕੁ ॥

سلوک

شلوک

ਸਰਗੁਨ ਨਿਰਗੁਨ ਨਿਰੰਕਾਰ ਸੁੰਨ ਸਮਾਧੀ ਆਪਿ ॥

سرگُن نِرگن نِرنکار سُن سمادھی آپ

شکل و صورت سے پاک رب خود ہی سرگن اور نرگون ہے۔ وہ خود بھی تنہا مراقبے کی اعلیٰ حالت میں رہتا ہے۔

ਆਪਨ ਕੀਆ ਨਾਨਕਾ ਆਪੇ ਹੀ ਫਿਰਿ ਜਾਪਿ ॥੧॥

1 ۔ آپن کیا نانکا آپے ہی پھِر جاپ

اے نانک ! شکل و صورت سے پاک رب نے خود ہی کائنات کی تخلیق کی ہے اور پھر خود ہی(جانداروں کے ذریعہ) ذکر کرتا ہے۔

ਅਸਟਪਦੀ ॥

اسٹپدی

اشٹپدی

ਜਬ ਅਕਾਰੁ ਇਹੁ ਕਛੁ ਨ ਦ੍ਰਿਸਟੇਤਾ ॥

جب اکار ایہہ کچھ نہ دِرسٹیتا

جب اس تخلیق کا پھیلاؤ کچھ بھی نظر نہیں دیتا تھا،

ਪਾਪ ਪੁੰਨ ਤਬ ਕਹ ਤੇ ਹੋਤਾ ॥

پاپ پُن تب کہہ تے ہوتا

تب گناہ یا نیکی کس (مخلوق) سے ہو سکتا تھا؟

ਜਬ ਧਾਰੀ ਆਪਨ ਸੁੰਨ ਸਮਾਧਿ ॥

جب دھاری آپن سُن سمادھ

جب رب خود تنہا مراقبے کی اعلیٰ حالت میں تھا،

ਤਬ ਬੈਰ ਬਿਰੋਧ ਕਿਸੁ ਸੰਗਿ ਕਮਾਤਿ ॥

تب بیَر بِرودھ کِس سنگ کمات

تب کوئی کس سے دشمنی کرتا تھا؟

ਜਬ ਇਸ ਕਾ ਬਰਨੁ ਚਿਹਨੁ ਨ ਜਾਪਤ ॥

جب اِس کا برن چِہن نہ جاپت

جب (دنیا کا) کوئی رنگ یا نشان نظر نہیں دیتا تھا،

ਤਬ ਹਰਖ ਸੋਗ ਕਹੁ ਕਿਸਹਿ ਬਿਆਪਤ ॥

تب ہرکھ سوگ کہو کِسہہ بیاپت

تب بتاؤ خوشی اور غم کسے چھو سکتا تھا؟

ਜਬ ਆਪਨ ਆਪ ਆਪਿ ਪਾਰਬ੍ਰਹਮ ॥

جب آپن آپ آپ پاربرہم

جب اعلیٰ برہمن ہی سب کچھ تھا،

ਤਬ ਮੋਹ ਕਹਾ ਕਿਸੁ ਹੋਵਤ ਭਰਮ ॥

تب موہ کہا کِس ہووت بھرم

تب نا سمجھی کہاں ہو سکتی تھی اور شک و شبہ کسے ہو سکتی تھی؟

ਆਪਨ ਖੇਲੁ ਆਪਿ ਵਰਤੀਜਾ ॥

آپن کھیل آپ ورتیجا

اے نانک ! (تخلیق کی شکل میں) غیر متشکل رب نے خود ہی اپنے مشاغل بنائے ہیں،

ਨਾਨਕ ਕਰਨੈਹਾਰੁ ਨ ਦੂਜਾ ॥੧॥

1 ۔ نانک کرنےہار نہ دُوجا

اس کے علاوہ دوسرا کوئی خالق نہیں۔

ਜਬ ਹੋਵਤ ਪ੍ਰਭ ਕੇਵਲ ਧਨੀ ॥

جب ہووت پربھ کیول دھنی

جب دنیا کا رب صرف خود ہی تھا،

ਤਬ ਬੰਧ ਮੁਕਤਿ ਕਹੁ ਕਿਸ ਕਉ ਗਨੀ ॥

تب بندھ مُکت کہو کِس کو گنی

پھر بتاؤ کسے آزاد اور کسے پابند سمجھا گیا؟

ਜਬ ਏਕਹਿ ਹਰਿ ਅਗਮ ਅਪਾਰ ॥

جب ایکہہ ہر اگم اپار

جب صرف غیر ممکن الوصول اور بے پناہ ہری ہی تھا،

ਤਬ ਨਰਕ ਸੁਰਗ ਕਹੁ ਕਉਨ ਅਉਤਾਰ ॥

تب نَرک سُرگ کہو کوَن اوتار

پھر بتاؤ جہنم اور جنت میں کون سی مخلوق آئی تھی؟

ਜਬ ਨਿਰਗੁਨ ਪ੍ਰਭ ਸਹਜ ਸੁਭਾਇ ॥

جب نِرگُن پربھ سہج سُبھائے

جب نرگونا رب اپنی قدرتی فطرت کے ساتھ تھا،

ਤਬ ਸਿਵ ਸਕਤਿ ਕਹਹੁ ਕਿਤੁ ਠਾਇ ॥

تب سِو سکت کہو کِت ٹھائے

پھر بتاؤ شیو شکتی کس جگہ پر تھے؟

ਜਬ ਆਪਹਿ ਆਪਿ ਅਪਨੀ ਜੋਤਿ ਧਰੈ ॥

جب آپہہ آپ اپنی جوت دھرَے

جب واہے گرو خود ہی اپنا نور روشن کیے بیٹھا تھا۔

ਤਬ ਕਵਨ ਨਿਡਰੁ ਕਵਨ ਕਤ ਡਰੈ ॥

تب کَوَن نِڈر کَوَن کت ڈرَے

تب کون بے خوف تھا اور کون کس سے ڈرتا تھا؟

ਆਪਨ ਚਲਿਤ ਆਪਿ ਕਰਨੈਹਾਰ ॥

آپن چلت آپ کرنےہار

اے نانک! خدا غیر ممکن الوصول اور لامحدود ہے۔

ਨਾਨਕ ਠਾਕੁਰ ਅਗਮ ਅਪਾਰ ॥੨॥

2 ۔ نانک ٹھاکُر اگم اپار

اپنی تعریف خود ہی کرنے والا ہے۔

ਅਬਿਨਾਸੀ ਸੁਖ ਆਪਨ ਆਸਨ ॥

ابناسی سُکھ آپن آسن

جب لافانی رب اپنی آرام دہ نشست پر بیٹھا تھا،

ਤਹ ਜਨਮ ਮਰਨ ਕਹੁ ਕਹਾ ਬਿਨਾਸਨ ॥

تہہ جنم مرن کہو کہا بِناسن

بتاؤ تب پیدائش موت اور فنا (کال) کہاں تھے؟

ਜਬ ਪੂਰਨ ਕਰਤਾ ਪ੍ਰਭੁ ਸੋਇ ॥

جب پُورن کرتا پربھ سوئے

جب شکل و صورت سے پاک کامل ایک ہی خالق تھا۔

ਤਬ ਜਮ ਕੀ ਤ੍ਰਾਸ ਕਹਹੁ ਕਿਸੁ ਹੋਇ ॥

تب جم کی تراس کہو کِس ہوئے

بتاؤ تب موت کا ڈر کسے ہو سکتا تھا

ਜਬ ਅਬਿਗਤ ਅਗੋਚਰ ਪ੍ਰਭ ਏਕਾ ॥

جب اِبگت اگوچر پربھ ایکا

جب صرف نظروں سے اوجھل اور پوشیدہ خدا ہی تھا۔

ਤਬ ਚਿਤ੍ਰ ਗੁਪਤ ਕਿਸੁ ਪੂਛਤ ਲੇਖਾ ॥

تب چِتر گُپت کِس پُوچھت لیکھا

تب چترگپت کس سے حساب پوچھتے تھے؟

ਜਬ ਨਾਥ ਨਿਰੰਜਨ ਅਗੋਚਰ ਅਗਾਧੇ ॥

جب ناتھ نِرنجن اگوچر اگادھے

جب صرف بے داغ، غیر مرئی اور بے حد لطیف (رب) ہی تھا،

ਤਬ ਕਉਨ ਛੁਟੇ ਕਉਨ ਬੰਧਨ ਬਾਧੇ ॥

تب کَون چھُٹے کَون بندھن بادے

پھر ممتا کی غلامی سے کون آزاد تھے اور کون غلامی میں جکڑے ہوئے تھے؟

ਆਪਨ ਆਪ ਆਪ ਹੀ ਅਚਰਜਾ ॥

آپن آپ آپ ہی اچرجا

رب خود سے ہی سب کچھ ہے، وہ خود ہی کمال ہے۔

ਨਾਨਕ ਆਪਨ ਰੂਪ ਆਪ ਹੀ ਉਪਰਜਾ ॥੩॥

نانک آپن رُوپ آپ ہی اُپرجا

اے نانک ! اس نے اپنی شکل خود ہی بنائی ہے۔

ਜਹ ਨਿਰਮਲ ਪੁਰਖੁ ਪੁਰਖ ਪਤਿ ਹੋਤਾ ॥

جہہ نِرمل پُرکھ پُرکھ پت ہوتا

جہاں خالص مرد ہی مردوں کا شوہر ہوتا تھا۔

ਤਹ ਬਿਨੁ ਮੈਲੁ ਕਹਹੁ ਕਿਆ ਧੋਤਾ ॥

تہہ بِن مَیل کہو کیا دھوتا

اور وہاں کوئی گندگی نہیں تھی، بتاؤ ! پھر وہاں صاف کرنے کو کیا تھا۔

ਜਹ ਨਿਰੰਜਨ ਨਿਰੰਕਾਰ ਨਿਰਬਾਨ ॥

جہہ نر نجن نِرنکار نِربان

جہاں صرف بے داغ رب اور کسی سے لگاؤ نہ رکھنے والا رب ہی تھا۔

ਤਹ ਕਉਨ ਕਉ ਮਾਨ ਕਉਨ ਅਭਿਮਾਨ ॥

تہہ کون کو مان کون ابھمان

وہاں کس کی عزت اور کس کا غرور ہوتا تھا؟

ਜਹ ਸਰੂਪ ਕੇਵਲ ਜਗਦੀਸ ॥

جہہ سرُوپ کیول جگدیس

وہاں صرف کائنات کے مالک جگدیش کی ہی شکل تھی،

ਤਹ ਛਲ ਛਿਦ੍ਰ ਲਗਤ ਕਹੁ ਕੀਸ ॥

تہہ چھل چھِدر لگت کہو کِیس

بتاؤ وہاں دھوکا دھڑی اور گناہ کس کو تکلیف میں مبتلا کرتے تھے؟

ਜਹ ਜੋਤਿ ਸਰੂਪੀ ਜੋਤਿ ਸੰਗਿ ਸਮਾਵੈ ॥

جہہ جوت سرُوپی جوت سنگ سماوے

جہاں روشنی کی شکل اپنی روشنی سے ہی جذب ہوتی تھی،

ਤਹ ਕਿਸਹਿ ਭੂਖ ਕਵਨੁ ਤ੍ਰਿਪਤਾਵੈ ॥

تہہ کسے بھوُکھ کوَن ترِپتاوے

تب وہاں کسے بھوک لگتی تھی اور کسے سکون محسوس ہوتی تھی؟

ਕਰਨ ਕਰਾਵਨ ਕਰਨੈਹਾਰੁ ॥

کرن کراون کرنے ہار

خالق کائنات کرتار خود ہی سب کچھ کرنے والا اور جانداروں سے کروانے والا ہے۔

ਨਾਨਕ ਕਰਤੇ ਕਾ ਨਾਹਿ ਸੁਮਾਰੁ ॥੪॥

4 ۔ نانک کرتے کا ناہِ سُمار

اے نانک ! دنیا کو بنانے والے رب کی کوئی انتہا نہیں ہے۔

ਜਬ ਅਪਨੀ ਸੋਭਾ ਆਪਨ ਸੰਗਿ ਬਨਾਈ ॥

جب اپنی سوبھا آپن سوبھا آپن سنگ بنائی

جب رب نے اپنی خوبصورتی اپنے ساتھ ہی بنائی تھی،

ਤਬ ਕਵਨ ਮਾਇ ਬਾਪ ਮਿਤ੍ਰੁ ਸੁਤ ਭਾਈ ॥

تب کوَن مائے باپ مِتر سُت بھائی

تب ماں، باپ، دوست، بیٹے اور بھائی کون تھے؟

ਜਹ ਸਰਬ ਕਲਾ ਆਪਹਿ ਪਰਬੀਨ ॥

جہہ سرب کلا آپہہ پربین

جب وہ خود ہی تمام فنون میں مکمل مہارت حاصل کر چکے تھے۔

ਤਹ ਬੇਦ ਕਤੇਬ ਕਹਾ ਕੋਊ ਚੀਨ ॥

تہہ بید کتیب کہا کوُ چین

تب وید اور کاتب کو کہاں کوئی پہچانتا تھا۔

ਜਬ ਆਪਨ ਆਪੁ ਆਪਿ ਉਰਿ ਧਾਰੈ ॥

جب آپن آپ آپ اُر دھارے

جب غیر متشکل رب اپنے آپ کو اپنے دل میں ہی بسا کر رکھتا تھا،

ਤਉ ਸਗਨ ਅਪਸਗਨ ਕਹਾ ਬੀਚਾਰੈ ॥

تو سگن اپسگن کہا بیچارے

پھر شگن (اچھا) اور اپشگون (برے لگنوں) کا کون سوچتا تھا؟

ਜਹ ਆਪਨ ਊਚ ਆਪਨ ਆਪਿ ਨੇਰਾ ॥

جہہ آپن اوُچ آپن آپ نیرا

جہاں واہے گرو خود ہی بلند اور خود ہی قریب تھا،

ਤਹ ਕਉਨ ਠਾਕੁਰੁ ਕਉਨੁ ਕਹੀਐ ਚੇਰਾ ॥

تہہ کون ٹھاکُر کون کہیے چیرا

وہاں کون مالک اور کون خادم کہا جا سکتا تھا۔

ਬਿਸਮਨ ਬਿਸਮ ਰਹੇ ਬਿਸਮਾਦ ॥

بِسمن بِسم رہے بِسماد

میں رب کی شاندار چمک دیکھ کر حیران ہو رہا ہوں۔

ਨਾਨਕ ਅਪਨੀ ਗਤਿ ਜਾਨਹੁ ਆਪਿ ॥੫॥

5 ۔ نانک اپنی گت جانوہ آپ

نانک کا بیان ہے کہ اے واہے گرو ! آپ خود ہی اپنی رفتار جانتے ہیں۔

ਜਹ ਅਛਲ ਅਛੇਦ ਅਭੇਦ ਸਮਾਇਆ ॥

جہہ اچھل اچھید ابھید سمئیا

جہاں فریب خوردہ اور ایک رب اپنی ذات میں سما گیا تھا،

ਊਹਾ ਕਿਸਹਿ ਬਿਆਪਤ ਮਾਇਆ ॥

اُوہا کِسہہ بیاپت مائیا

وہاں ممتا کس کو متاثر کرتی تھی؟

ਆਪਸ ਕਉ ਆਪਹਿ ਆਦੇਸੁ ॥

آپن کو آپہہ آدیس

جب رب خود اپنے آپ کو سلام کرتا تھا،

ਤਿਹੁ ਗੁਣ ਕਾ ਨਾਹੀ ਪਰਵੇਸੁ ॥

تہہ گُن کا ناہی پرویس

تب (ممتا کے) تین گنا کا (دنیا میں) دخل نہیں ہوا تھا۔

ਜਹ ਏਕਹਿ ਏਕ ਏਕ ਭਗਵੰਤਾ ॥

جہہ ایکہہ ایک ایک بھگونت

جہاں صرف ایک آپ ہی رب تھے،

ਤਹ ਕਉਨੁ ਅਚਿੰਤੁ ਕਿਸੁ ਲਾਗੈ ਚਿੰਤਾ ॥

تہہ کَون اچنت کِس لاگے چِنتا

وہاں کون بے فکر تھا اور کون پریشان لگتا تھا۔

ਜਹ ਆਪਨ ਆਪੁ ਆਪਿ ਪਤੀਆਰਾ ॥

جہہ آپن آپ آپ پتیارا

جہاں رب اپنے آپ سے خود مطمئن تھا،

ਤਹ ਕਉਨੁ ਕਥੈ ਕਉਨੁ ਸੁਨਨੈਹਾਰਾ ॥

تہہ کون کتھےَ کون سُنہارا

وہاں کون کہنے والا اور کون سننے والا تھا۔

ਬਹੁ ਬੇਅੰਤ ਊਚ ਤੇ ਊਚਾ ॥

بوہُ بے انت اوُچ تے اوُچا

اے نانک ! واہے گرو بڑا ابدی اور اعلیٰ ہے۔

ਨਾਨਕ ਆਪਸ ਕਉ ਆਪਹਿ ਪਹੂਚਾ ॥੬॥

6 نانک آپس کو آپہہ پہُوچا۔

صرف وہی خودتک پہنچتا ہے۔

ਜਹ ਆਪਿ ਰਚਿਓ ਪਰਪੰਚੁ ਅਕਾਰੁ ॥

جہہ آپ رچیو پرپنچ اکار

جب رب نے خود کائنات کی تخلیق کی

ਤਿਹੁ ਗੁਣ ਮਹਿ ਕੀਨੋ ਬਿਸਥਾਰੁ ॥

تہہ گُن مہہ کِینو بِستھار

اور مایا کے تین گنوں کا دنیا میں پھیلاؤ کردیا،

ਪਾਪੁ ਪੁੰਨੁ ਤਹ ਭਈ ਕਹਾਵਤ ॥

پاپ پُن تہہ بھئی کہاوت

تو یہ مشہور ہوا کہ یہ گناہ ہے یا نیکی۔

ਕੋਊ ਨਰਕ ਕੋਊ ਸੁਰਗ ਬੰਛਾਵਤ ॥

کوُ نرک سُرگ بنچھاوت

کوئی جہنم میں جانے لگا اور کوئی جنت کی آرزو کرنے لگا۔

ਆਲ ਜਾਲ ਮਾਇਆ ਜੰਜਾਲ ॥

آل جال مائیا جنجال

رب نے دنیاوی جھگڑے، مال و دولت کے جال،

ਹਉਮੈ ਮੋਹ ਭਰਮ ਭੈ ਭਾਰ ॥

ہومے موہ بھرم بھے بَھار

گھمنڈ، ممتا، شک و شبہ اور خوف کا بوجھ پیدا کیا۔

ਦੂਖ ਸੂਖ ਮਾਨ ਅਪਮਾਨ ॥

دُوکھ سُوکھ مان اپمان

غم-خوشی، عزت-ذلت

ਅਨਿਕ ਪ੍ਰਕਾਰ ਕੀਓ ਬਖੵਾਨ ॥

اَنِک پرکار کیو بکھیان

ابتدا میں ہی بہت سے طریقوں سے وضاحتیں ہوگئی۔

ਆਪਨ ਖੇਲੁ ਆਪਿ ਕਰਿ ਦੇਖੈ ॥

آپن کھیل آپ کر دیکھے

رب اپنے مشاغل خود ہی تخلیق کرتا اور دیکھتا ہے۔

ਖੇਲੁ ਸੰਕੋਚੈ ਤਉ ਨਾਨਕ ਏਕੈ ॥੭॥

7 ۔ کھیل سنکوچے تو نانک ایکے

اے نانک ! جب رب اپنے مشاغل کو جمع کرلیتا ہے، تو صرف وہی رہ جاتا ہے۔

ਜਹ ਅਬਿਗਤੁ ਭਗਤੁ ਤਹ ਆਪਿ ॥

جہہ اِبگت بھگت تہہ آپ

جہاں پر ابدی رب ہے، وہاں اس کا خادم ہے، جہاں خادم ہے، وہیں واہے گرو خود ہے۔

ਜਹ ਪਸਰੈ ਪਾਸਾਰੁ ਸੰਤ ਪਰਤਾਪਿ ॥

جہہ پسارے پاسار سنت پرتاپ

جہاں کہیں وہ مخلوق کو پھیلاتا ہے، وہ اس کے سنت کے شان کے لیے ہے۔

ਦੁਹੂ ਪਾਖ ਕਾ ਆਪਹਿ ਧਨੀ ॥

دُہوُ پاکھ کا آپہہ دھنی

دونوں اطراف کا وہ خود ہی مالک ہے۔

ਉਨ ਕੀ ਸੋਭਾ ਉਨਹੂ ਬਨੀ ॥

اُن کی سوبھا اُنہوُ بنی

اس کی خوبصورتی صرف اسی کو ہی زیبا دیتی ہے۔

ਆਪਹਿ ਕਉਤਕ ਕਰੈ ਅਨਦ ਚੋਜ ॥

آپہہ کوتک کرے اند چوج

رب خود ہی مشاغل اور کھیل کرتا ہے۔

ਆਪਹਿ ਰਸ ਭੋਗਨ ਨਿਰਜੋਗ ॥

آپہہ رس بھوگن نِرجوگ

وہ خود ہی لطف اندوز ہوتا ہے اور پھر بھی الگ رہتا ہے۔

ਜਿਸੁ ਭਾਵੈ ਤਿਸੁ ਆਪਨ ਨਾਇ ਲਾਵੈ ॥

جِس بھاوے تِس آپن نائے لاوے

وہ جسے چاہتا ہے، اسے اپنے نام کے ساتھ جوڑ دیتا ہے۔

ਜਿਸੁ ਭਾਵੈ ਤਿਸੁ ਖੇਲ ਖਿਲਾਵੈ ॥

جِس بھاوے تِس کھیل کِھلاوے

وہ جسے چاہتا ہے، اسے دنیا کا کھیل کھلاتا ہے۔

ਬੇਸੁਮਾਰ ਅਥਾਹ ਅਗਨਤ ਅਤੋਲੈ ॥

بے سُمار اتھاہ اگنت اتولے

! نانک کا بیان ہے کہ اے ابدی ! اے عظیم ! اے لا محدود، بے مثال رب

ਜਿਉ ਬੁਲਾਵਹੁ ਤਿਉ ਨਾਨਕ ਦਾਸ ਬੋਲੈ ॥੮॥੨੧॥

جیو بُلاوہُ تیو نانک داس بولے ۔ 8 ۔ 21

جیسے تم بلاتے ہو، ویسے ہی یہ غلام بولتا ہے۔

ਸਲੋਕੁ ॥

سلوک

شلوک

ਜੀਅ ਜੰਤ ਕੇ ਠਾਕੁਰਾ ਆਪੇ ਵਰਤਣਹਾਰ ॥

جی جنت کے ٹھاکرا آپے ورتنہار

اے مخلوقات کے پالنہار رب ! تو خود ہی ہر سو پھیلا ہوا ہے۔

ਨਾਨਕ ਏਕੋ ਪਸਰਿਆ ਦੂਜਾ ਕਹ ਦ੍ਰਿਸਟਾਰ ॥੧॥

نانک ایکو پسریا دُوجا کہہ درِسٹار ۔ 1

اے نانک ! ایک رب ہی ہمہ گیر ہے۔ اس کے علاوہ دوسرا کوئی کہاں نظر آتا ہے۔

ਅਸਟਪਦੀ ॥

اسٹپدی

اشٹپدی

ਆਪਿ ਕਥੈ ਆਪਿ ਸੁਨਨੈਹਾਰੁ ॥

آپ کتھے آپ سُننےہار

وہ خود ہی بولتا ہے اور خود ہی سننے والا ہے۔

ਆਪਹਿ ਏਕੁ ਆਪਿ ਬਿਸਥਾਰੁ ॥

آپہہ ایک آپ بِستھار

وہ خود ہی ایک ہے اور خود ہی اس کی توسیع ہے۔

ਜਾ ਤਿਸੁ ਭਾਵੈ ਤਾ ਸ੍ਰਿਸਟਿ ਉਪਾਏ ॥

جا تِس بھاوے تا سرِسٹ اوپائے

جب اسے اچھا لگتا ہے، تو وہ کائنات کو تخلیق کر دیتا ہے۔

ਆਪਨੈ ਭਾਣੈ ਲਏ ਸਮਾਏ ॥

آپنے بھانے لئے سمائے

وہ اپنی مرضی کے مطابق اسے اپنے اندر سما لیتا ہے۔

ਤੁਮ ਤੇ ਭਿੰਨ ਨਹੀ ਕਿਛੁ ਹੋਇ ॥

تُم تے بھِن نہیں کِچھ ہوئے

اے رب ! تمہارے بغیر کچھ بھی کیا نہیں جا سکتا۔

ਆਪਨ ਸੂਤਿ ਸਭੁ ਜਗਤੁ ਪਰੋਇ ॥

آپن سُوت سبھ جگت پروئے

تو نے پوری کائنات کو ایک دھاگے میں پرویا ہوا ہے۔

ਜਾ ਕਉ ਪ੍ਰਭ ਜੀਉ ਆਪਿ ਬੁਝਾਏ ॥

جا کو پربھ کیو آپ بُجھائے

جسے معبود رب خود علم دیتا ہے،

ਸਚੁ ਨਾਮੁ ਸੋਈ ਜਨੁ ਪਾਏ ॥

سچ نام سوئی جن پائے

وہ انسان حقیقی نام حاصل کر لیتا ہے۔

ਸੋ ਸਮਦਰਸੀ ਤਤ ਕਾ ਬੇਤਾ ॥

سو سمدرسی تت کا بے تا

وہ ساری مخلوقات کو ایک نظر سے دیکھنے والا اور فلسفی ہے۔

ਨਾਨਕ ਸਗਲ ਸ੍ਰਿਸਟਿ ਕਾ ਜੇਤਾ ॥੧॥

1 ۔ نانک سگل سرِسٹ کا جیتا

اے نانک ! وہ پوری دنیا کو فتح کرنے والا ہے۔

ਜੀਅ ਜੰਤ੍ਰ ਸਭ ਤਾ ਕੈ ਹਾਥ ॥

جئیہ جنتر سبھ تا کےَہاتھ

تمام جاندار اس رب کے کنٹرول میں ہیں۔

ਦੀਨ ਦਇਆਲ ਅਨਾਥ ਕੋ ਨਾਥੁ ॥

دین دئیال اناتھ کو ناتھ

وہ متواضع اور یتیموں کا مالک ہے۔

ਜਿਸੁ ਰਾਖੈ ਤਿਸੁ ਕੋਇ ਨ ਮਾਰੈ ॥

جِس راکھےَ تِس کوئے نہ مارے

جس کی رب حفاظت کرتا ہے، اسے کوئی بھی مار نہیں سکتا۔

ਸੋ ਮੂਆ ਜਿਸੁ ਮਨਹੁ ਬਿਸਾਰੈ ॥

سو مُوآ جِس منہو بِسارے

جسے وہ اپنے دل سے بھلا دیتا ہے، وہ پہلے ہی مردہ ہے۔

ਤਿਸੁ ਤਜਿ ਅਵਰ ਕਹਾ ਕੋ ਜਾਇ ॥

تِس تج اور کہا کو جائے

کوئی آدمی اسے چھوڑ کر دوسرے کے پاس کیوں جائے؟

ਸਭ ਸਿਰਿ ਏਕੁ ਨਿਰੰਜਨ ਰਾਇ ॥

سبھ سِر ایک نِرنجن رائے

ہر ایک کے سر پر ایک بے عیب رب ہے۔

ਜੀਅ ਕੀ ਜੁਗਤਿ ਜਾ ਕੈ ਸਭ ਹਾਥਿ ॥

جئیہ کی جُگت جا کےَ سبھ ہاتھ

جس کے کنٹرول میں مخلوق کی تمام طاقتیں ہیں

ਅੰਤਰਿ ਬਾਹਰਿ ਜਾਨਹੁ ਸਾਥਿ ॥

انتر باہر جانوہُ ساتھ

جان لو کہ وہ اندر اور باہر تمہارے ساتھ ہے۔

ਗੁਨ ਨਿਧਾਨ ਬੇਅੰਤ ਅਪਾਰ ॥

گُن نِدھان بے انت اپار

اس خوبیوں کے خزانے، لامحدود اور لافانی واہے گرو پر

ਨਾਨਕ ਦਾਸ ਸਦਾ ਬਲਿਹਾਰ ॥੨॥

2 نانک داس سدا بلہار۔

غلام نانک ہمیشہ قربان جاتا ہے۔

ਪੂਰਨ ਪੂਰਿ ਰਹੇ ਦਇਆਲ ॥

پُورن پُور رہے دئیال

مہربان رب ہر جگہ موجود ہے اور

ਸਭ ਊਪਰਿ ਹੋਵਤ ਕਿਰਪਾਲ ॥

سبھ اُوپر ہووت کِرپال

وہ تمام جانداروں پر مہربان ہوتا ہے۔

ਅਪਨੇ ਕਰਤਬ ਜਾਨੈ ਆਪਿ ॥

اپنے کرتب جانےَ آپ

وہ اپنے مشاغل کو خود ہی جانتا ہے۔

ਅੰਤਰਜਾਮੀ ਰਹਿਓ ਬਿਆਪਿ ॥

انترجامی رہیوبیاپ

دل کی بات کا علم رکھنے والا رب سب میں سمیا ہوا ہے۔

ਪ੍ਰਤਿਪਾਲੈ ਜੀਅਨ ਬਹੁ ਭਾਤਿ ॥

پرتپالےَ جیئن بہہُ بھات

وہ اپنے طریقوں سے جانداروں کی پرورش کرتا ہے۔

ਜੋ ਜੋ ਰਚਿਓ ਸੁ ਤਿਸਹਿ ਧਿਆਤਿ ॥

جو جو رچیو سو تِسہہ دھیات

جس کسی کو بھی اس نےپیدا کیا ہے، وہ اس پر غور کرتا رہتا ہے۔

ਜਿਸੁ ਭਾਵੈ ਤਿਸੁ ਲਏ ਮਿਲਾਇ ॥

تِس بھاوےَ تِس لئے مِلائے

جو کوئی بھی رب کو اچھا لگتا ہے، وہ اسے اپنے ساتھ ملا لیتا ہے۔

ਭਗਤਿ ਕਰਹਿ ਹਰਿ ਕੇ ਗੁਣ ਗਾਇ ॥

بھگت کریہہ ہر کے گُن گائے

ایسا عقیدت مند رب ہری کی پوجا اور تعریف کرتا ہے۔

ਮਨ ਅੰਤਰਿ ਬਿਸ੍ਵਾਸੁ ਕਰਿ ਮਾਨਿਆ ॥

من انترِ بسواس کر مانیا

اے نانک ! جس نے من میں ایمان ویقین کرکے رب کو مانا ہے،

ਕਰਨਹਾਰੁ ਨਾਨਕ ਇਕੁ ਜਾਨਿਆ ॥੩॥

3 ۔ کرنہار نانک اِک جانیا

اس نے ایک خالق رب کو ہی جانا ہے۔

ਜਨੁ ਲਾਗਾ ਹਰਿ ਏਕੈ ਨਾਇ ॥

جن لاگا ہر ایکےَ نائے

جو خادم رب کے ایک نام میں مشغول ہے،

ਤਿਸ ਕੀ ਆਸ ਨ ਬਿਰਥੀ ਜਾਇ ॥

تِس کی آس نہ بِرتھی جائے

اس کی امید بے کار نہیں جاتی۔

ਸੇਵਕ ਕਉ ਸੇਵਾ ਬਨਿ ਆਈ ॥

سیوک کو سیوا بن آئی

خادم کو خدمت کرنا ہی زیب دیتا ہے۔

ਹੁਕਮੁ ਬੂਝਿ ਪਰਮ ਪਦੁ ਪਾਈ ॥

حُکم بُوجھ پرم پد پائی

رب کے حکم پر عمل کر کے وہ اعلیٰ مقام (نجات) حاصل کر لیتا ہے۔

ਇਸ ਤੇ ਊਪਰਿ ਨਹੀ ਬੀਚਾਰੁ ॥

اِس تے اُوپر نہیں بیچار

اس کے پاس اس کے علاوہ کوئی خیال نہیں آتا۔

ਜਾ ਕੈ ਮਨਿ ਬਸਿਆ ਨਿਰੰਕਾਰੁ ॥

جا کے من بسیا نِرنکار

جس کے دل میں شکل و صورت سے پاک رب رہتا ہے۔

ਬੰਧਨ ਤੋਰਿ ਭਏ ਨਿਰਵੈਰ ॥

بندھن تور بھئے نِرویر

وہ اپنے بندھن توڑ کر بے خوف ہو جاتا ہے۔

ਅਨਦਿਨੁ ਪੂਜਹਿ ਗੁਰ ਕੇ ਪੈਰ ॥

اندِن پُوجہہ گُر کے پَیر

اور دن رات گرو کے پیروں کی چڑھاوا رکھ کر پوجا کرتا ہے۔

ਇਹ ਲੋਕ ਸੁਖੀਏ ਪਰਲੋਕ ਸੁਹੇਲੇ ॥

ایہہ لوک سُکھیے پرلوک سُہیلے

وہ دنیا میں خوش ہے اور آخرت میں بھی خوش ہوتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਹਰਿ ਪ੍ਰਭਿ ਆਪਹਿ ਮੇਲੇ ॥੪॥

4 نانک ہر پربھ آپہہ میلے۔

اے نانک ! ہری رب اسے اپنے ساتھ جوڑلیتا ہے۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਮਿਲਿ ਕਰਹੁ ਅਨੰਦ ॥

سادھ سنگ مِل کروہُ انند

ہم آہنگی میں مل کر لطف اٹھاؤ

ਗੁਨ ਗਾਵਹੁ ਪ੍ਰਭ ਪਰਮਾਨੰਦ ॥

گُن گاوہُ پربھ پرمانند

اور روحِ اعلیٰ رب کی حمد وثنا کرتے رہو۔

ਰਾਮ ਨਾਮ ਤਤੁ ਕਰਹੁ ਬੀਚਾਰੁ ॥

رام نام تت کروہُ بیچار

رام کے نام کی حقیقت پر غور کرو۔

ਦੁਲਭ ਦੇਹ ਕਾ ਕਰਹੁ ਉਧਾਰੁ ॥

دُرلبھ دیہہ کا کروہ اُدھار

انسانی جسم کا سکھ حاصل کرلو۔ اس طرح مشکل الحصول

ਅੰਮ੍ਰਿਤ ਬਚਨ ਹਰਿ ਕੇ ਗੁਨ ਗਾਉ ॥

اِمرت بچن ہر کے گُن گاؤ

واہے گرو کی شان کے امرت الفاظ گایا کرو۔

ਪ੍ਰਾਨ ਤਰਨ ਕਾ ਇਹੈ ਸੁਆਉ ॥

پران ترن کا اہے سوآؤ

اپنی روح کے ساتھ اچھا کرنے کا یہی طریقہ ہے۔

ਆਠ ਪਹਰ ਪ੍ਰਭ ਪੇਖਹੁ ਨੇਰਾ ॥

آٹھ پہر پربھ پےکھو نیرا

آٹھ بجے رب کو قریب دیکھو۔

ਮਿਟੈ ਅਗਿਆਨੁ ਬਿਨਸੈ ਅੰਧੇਰਾ ॥

مٹے اگیان بنسے اندھیرا

(اس سے) جہالت مٹ جائے گی اور تاریکی ختم ہو جائے گی۔)

ਸੁਨਿ ਉਪਦੇਸੁ ਹਿਰਦੈ ਬਸਾਵਹੁ ॥

سُن اُپدیس ہردے بساوہ

گرو کی تعلیمات سن کر اسے اپنے دل میں بساؤ۔

ਮਨ ਇਛੇ ਨਾਨਕ ਫਲ ਪਾਵਹੁ ॥੫॥

5 ۔ من اِچھے نانک پھل پاوہ

اے نانک ! اس طرح تجھے مطلوبہ نتیجہ حاصل ہوگا۔

ਹਲਤੁ ਪਲਤੁ ਦੁਇ ਲੇਹੁ ਸਵਾਰਿ ॥

ہلت پلت دوئے لہہ سوار

دنیا اور آخرت دونوں کو سنوار لو

ਰਾਮ ਨਾਮੁ ਅੰਤਰਿ ਉਰਿ ਧਾਰਿ ॥

رام نام انتر اُر دھار

رام کے نام کو اپنے دل میں بسا لو۔

ਪੂਰੇ ਗੁਰ ਕੀ ਪੂਰੀ ਦੀਖਿਆ ॥

پُورے گُر کی پُوری دِیکھیا

کامل گرو کی پوری تعلیم ہے۔

ਜਿਸੁ ਮਨਿ ਬਸੈ ਤਿਸੁ ਸਾਚੁ ਪਰੀਖਿਆ ॥

جِس من بسے تِس ساچ پریکھیا

جس کے دل میں یہ بستا ہے، وہ سچ کو دیکھ لیتا ہے۔

ਮਨਿ ਤਨਿ ਨਾਮੁ ਜਪਹੁ ਲਿਵ ਲਾਇ ॥

من تن نام جپوہُ لِو لائے

اپنے دماغ اور جسم کو یکسو کر کے رب کے نام کا ورد کرو۔

ਦੂਖੁ ਦਰਦੁ ਮਨ ਤੇ ਭਉ ਜਾਇ ॥

دُوکھ درد من تے بھو جائے

اس طرح غم، درد اور خوف ذہن سے ختم ہو جائیں گے۔

ਸਚੁ ਵਾਪਾਰੁ ਕਰਹੁ ਵਾਪਾਰੀ ॥

سچ واپار کروہ واپاری

اے تاجر! تو سچا کاروبار کر۔

ਦਰਗਹ ਨਿਬਹੈ ਖੇਪ ਤੁਮਾਰੀ ॥

درگہہ نبہے کھیپ تُماری

تیری تجارت رب کی بارگاہ میں سلامت پہنچ جائے گی۔

ਏਕਾ ਟੇਕ ਰਖਹੁ ਮਨ ਮਾਹਿ ॥

ایکا ٹیک رکھوہُ من ماہِ

ایک رب کا سہارا اپنے دل میں قائم کر۔

ਨਾਨਕ ਬਹੁਰਿ ਨ ਆਵਹਿ ਜਾਹਿ ॥੬॥

نانک بہُر نہ آوہِ جاہِ

اے نانک! تیرا آواگون (پیدائش اور موت کا چکر) دوبارہ نہیں ہوگا۔

ਤਿਸ ਤੇ ਦੂਰਿ ਕਹਾ ਕੋ ਜਾਇ ॥

تِس تے دُور کہا کو جائے

انسان اس سے دور کہاں جا سکتا ہے۔

ਉਬਰੈ ਰਾਖਨਹਾਰੁ ਧਿਆਇ ॥

اُبرے راکھنہا دھیائے

محافظ رب کی ذات میں غور و فکر کرنے سے انسان نجات پاتا ہے۔

ਨਿਰਭਉ ਜਪੈ ਸਗਲ ਭਉ ਮਿਟੈ ॥

نِربھو جپے سگل بھو مٹے

اس بے خوف رب کا ذکر کرنے سے سارے خوف ختم ہو جاتے ہیں۔

ਪ੍ਰਭ ਕਿਰਪਾ ਤੇ ਪ੍ਰਾਣੀ ਛੂਟੈ ॥

پربھ کِرپا تے پرانی چھُٹے

رب کے فضل و کرم سے انسان کی آزادی ہو جاتی ہے۔

ਜਿਸੁ ਪ੍ਰਭੁ ਰਾਖੈ ਤਿਸੁ ਨਾਹੀ ਦੂਖ ॥

جِس پربھ راکھے تِس ناہی دُوکھ

رب جس کی حفاظت کرتا ہے، اسے کوئی غم نہیں ہوتا۔

ਨਾਮੁ ਜਪਤ ਮਨਿ ਹੋਵਤ ਸੂਖ ॥

نام جپت من ہووت سُوکھ

نام کی پوجا کرنے سے دماغ کو خوشی ملتی ہے۔

ਚਿੰਤਾ ਜਾਇ ਮਿਟੈ ਅਹੰਕਾਰੁ ॥

چِنتا جائے مٹے اہنکار

اس سے فکر دور ہو جاتی ہے اور کبر ختم ہو جاتا ہے۔

ਤਿਸੁ ਜਨ ਕਉ ਕੋਇ ਨ ਪਹੁਚਨਹਾਰੁ ॥

تِس جن کو کوئے نہ پُہچنہار

اس رب کے خادم کی کوئی برابری نہیں کر سکتا۔

ਸਿਰ ਊਪਰਿ ਠਾਢਾ ਗੁਰੁ ਸੂਰਾ ॥

سِر اُوپر ٹھاڈا گُر سُورا

اے نانک ! جس کے سر پر بہادر گرو کھڑا ہو،

ਨਾਨਕ ਤਾ ਕੇ ਕਾਰਜ ਪੂਰਾ ॥੭॥

7 ۔ نانک تا کے کارج پُورا

اس کے سارے کام پورے ہو جاتے ہیں۔

ਮਤਿ ਪੂਰੀ ਅੰਮ੍ਰਿਤੁ ਜਾ ਕੀ ਦ੍ਰਿਸਟਿ ॥

مت پُوری امرت جا کی دِرسٹ

جس (گرو) کی عقل کامل ہو اور جس کی نظر سے امرت کی بارش ہوتی رہتی ہے،

ਦਰਸਨੁ ਪੇਖਤ ਉਧਰਤ ਸ੍ਰਿਸਟਿ

درسن پےکھت اُدھرت سرِسٹ

ان کا دیدار کرکے دنیا کا بھلا ہوجاتا ہے۔

ਚਰਨ ਕਮਲ ਜਾ ਕੇ ਅਨੂਪ ॥

چرن کمل جا کے انُوپ

ان کے کمل پاؤں بے مثال ہیں۔

ਸਫਲ ਦਰਸਨੁ ਸੁੰਦਰ ਹਰਿ ਰੂਪ ॥

سپھل درسن سُندر ہر رُوپ

اس کا دیدار کامیاب ہیں اور رب کریم کی طرح اس کی شکل حسین ہے۔

ਧੰਨੁ ਸੇਵਾ ਸੇਵਕੁ ਪਰਵਾਨੁ ॥

دھن سیوا سیوک پروان

ان کی خدمت خوش قسمتی ہے اور ان کا خادم مقبول ہے۔

ਅੰਤਰਜਾਮੀ ਪੁਰਖੁ ਪ੍ਰਧਾਨੁ ॥

انترجامی پُرکھ پردھان

وہ (گرو) دل کی باتوں کو جاننے والا اور رئیس انسان ہے۔

ਜਿਸੁ ਮਨਿ ਬਸੈ ਸੁ ਹੋਤ ਨਿਹਾਲੁ ॥

جِس من بسےَ سو ہوت نِہال

جس کے دل میں گرو رہتا ہے، وہ نیک ہو جاتا ہے۔

ਤਾ ਕੈ ਨਿਕਟਿ ਨ ਆਵਤ ਕਾਲੁ ॥

تا کے نِکٹ نہ آوت کال

کال (موت) اس کے قریب نہیں آتی۔

ਅਮਰ ਭਏ ਅਮਰਾ ਪਦੁ ਪਾਇਆ ॥

امر بھئے امر پد پائیا

وہ ابدی ہو گئے ہیں اور کبھی نہ مرنے والوں کا درجہ حاصل کر چکے ہیں۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਨਾਨਕ ਹਰਿ ਧਿਆਇਆ ॥੮॥੨੨॥

22 ۔ 8 ۔ سادھ سنگ نانک ہر دھیائیا

اے نانک ! جنہوں نے سادھوؤں کی صحبت میں واہے گرو کا دھیان کیا ہے۔

ਸਲੋਕੁ ॥

سلوک

شلوک

ਗਿਆਨ ਅੰਜਨੁ ਗੁਰਿ ਦੀਆ ਅਗਿਆਨ ਅੰਧੇਰ ਬਿਨਾਸੁ ॥

گیان انجن گُر دیا اگیان اندھیر

گرو نے علمی سرمہ عطا کیا ہے، جس سے جہالت کا اندھیرا ختم ہو گیا ہے۔

ਹਰਿ ਕਿਰਪਾ ਤੇ ਸੰਤ ਭੇਟਿਆ ਨਾਨਕ ਮਨਿ ਪਰਗਾਸੁ ॥੧॥

1 ۔ ہر کِرپا تے سنت بھیٹیا نانک من پر گاس

اے نانک ! رب کے فضل سے سنت گرو ملا ہے، جس سے من میں علم کی روشنی ہو گئی ہے۔

ਅਸਟਪਦੀ ॥

اسٹپدی

اشٹپدی

ਸੰਤਸੰਗਿ ਅੰਤਰਿ ਪ੍ਰਭੁ ਡੀਠਾ ॥

سنت سنگ انتر پربھ ڈیٹھا

سنتوں کی صحبت میں باطن می ہی رب کا دیدار کرلیا ہے۔

ਨਾਮੁ ਪ੍ਰਭੂ ਕਾ ਲਾਗਾ ਮੀਠਾ ॥

نام پربھوُ کا لاگا مِیٹھا

رب کا نام مجھے بہت زیادہ میٹھا لگتا ہے۔

ਸਗਲ ਸਮਿਗ੍ਰੀ ਏਕਸੁ ਘਟ ਮਾਹਿ ॥

سگل سمگری ایکس گھٹ ماہِ

ساری مخلوق ایک رب کی شکل میں ہے،

ਅਨਿਕ ਰੰਗ ਨਾਨਾ ਦ੍ਰਿਸਟਾਹਿ ॥

اَنِک رنگ نانا دِرسٹاہِ

جس کے مختلف قسم کے کئی رنگ دکھائی دے رہے ہیں۔

ਨਉ ਨਿਧਿ ਅੰਮ੍ਰਿਤੁ ਪ੍ਰਭ ਕਾ ਨਾਮੁ ॥

نو نِدھ امرت پربھ کا نام

رب کا امرت نام نوندھی ہے۔

ਦੇਹੀ ਮਹਿ ਇਸ ਕਾ ਬਿਸ੍ਰਾਮੁ ॥

دیہی مہہ اِس کا بِسرام

انسانی جسم میں ہی اس کا مسکن ہے۔

ਸੁੰਨ ਸਮਾਧਿ ਅਨਹਤ ਤਹ ਨਾਦ ॥

سُن سمادھ انہت تہہ ناد

وہاں محض مراقبے کی اعلیٰ حالت میں لامتناہی لفظ ہوتا ہے۔

ਕਹਨੁ ਨ ਜਾਈ ਅਚਰਜ ਬਿਸਮਾਦ ॥

کہن نہ جائی اچرج بِسماد

اس حیران کن اور حیرت انگیزی کو بیان نہیں کیا جا سکتا۔

ਤਿਨਿ ਦੇਖਿਆ ਜਿਸੁ ਆਪਿ ਦਿਖਾਏ ॥

تِن دیکھیا جِس آپ دِکھائے

جس کو وا ہے گرو خود دکھاتا ہے، وہی اسے دیکھتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਤਿਸੁ ਜਨ ਸੋਝੀ ਪਾਏ ॥੧॥

1 ۔ نانک تِس جن سوجھی پائے

اے نانک ! ایسا شخص علم حاصل کر لیتا ہے۔

ਸੋ ਅੰਤਰਿ ਸੋ ਬਾਹਰਿ ਅਨੰਤ ॥

سو انتر سو باہر اننت

وہ لا متناہی رب باطن میں بھی ہے اور باہر بھی موجود ہے۔

ਘਟਿ ਘਟਿ ਬਿਆਪਿ ਰਹਿਆ ਭਗਵੰਤ ॥

گھٹ گھٹ بیاپ رہیا بھگونت

رب ذرے ذرے میں موجود ہے۔

ਧਰਨਿ ਮਾਹਿ ਆਕਾਸ ਪਇਆਲ ॥

دھرن ماہِ آکاس پئیال

وہ زمین، آسمان اور پاتال میں موجود ہے۔

ਸਰਬ ਲੋਕ ਪੂਰਨ ਪ੍ਰਤਿਪਾਲ ॥

سرب لوک پُورن پرتپال

تمام جہانوں کا وہ کامل پالنہار ہے۔

ਬਨਿ ਤਿਨਿ ਪਰਬਤਿ ਹੈ ਪਾਰਬ੍ਰਹਮੁ ॥

بن تن پربت ہے پاربرہم

پربرہما-رب جنگلوں، گھاسوں اورپہاڑوں میں پھیلا ہوا ہے۔

ਜੈਸੀ ਆਗਿਆ ਤੈਸਾ ਕਰਮੁ ॥

جےَسی آگیا تیسا کرم

جیسا اس کا حکم ہوتا ہے، ویسے ہی انسان کے اعمال ہیں۔

ਪਉਣ ਪਾਣੀ ਬੈਸੰਤਰ ਮਾਹਿ ॥

پون پانی بیَسنتر

واہے گرو ہوا، پانی اور آگ میں موجود ہے۔

ਚਾਰਿ ਕੁੰਟ ਦਹ ਦਿਸੇ ਸਮਾਹਿ ॥

چار کُنٹ دہ دِسے سماہِ

وہ چاروں طرف اوردس سمتوں میں سمایا ہوا ہے۔

ਤਿਸ ਤੇ ਭਿੰਨ ਨਹੀ ਕੋ ਠਾਉ ॥

تِس تے بھِن نہیں کو ٹھاؤ

اس کے علاوہ کوئی جگہ نہیں۔

ਗੁਰ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਨਾਨਕ ਸੁਖੁ ਪਾਉ ॥੨॥

گُرپرسادنانک سُکھ پاؤ ـ 2

نانک نے گرو کی مہربانی سے خوشی حاصل کی ہے۔

ਬੇਦ ਪੁਰਾਨ ਸਿੰਮ੍ਰਿਤਿ ਮਹਿ ਦੇਖੁ ॥

بیدپُران سِمرت مہہ دیکھ

اس واہے گرو کو وید، پران اور اسمرتیوں میں دیکھیں۔

ਸਸੀਅਰ ਸੂਰ ਨਖ੍ਯ੍ਰ ਮਹਿ ਏਕੁ ॥

سسیئر سُور سکھہتر مہہ ایک

چاند، سورج اور ستاروں میں وہی ایک رب ہے۔

ਬਾਣੀ ਪ੍ਰਭ ਕੀ ਸਭੁ ਕੋ ਬੋਲੈ ॥

بانی پربھ کی سبھ کو بولے

ہر جاندار رب کی آواز بولتا ہے۔

ਆਪਿ ਅਡੋਲੁ ਨ ਕਬਹੂ ਡੋਲੈ ॥

آپ اڈول نہ کبہُو ڈولے

وہ ثابت ہے اور کبھی متزلزل نہیں ہوتا۔

ਸਰਬ ਕਲਾ ਕਰਿ ਖੇਲੈ ਖੇਲ ॥

سرب کلا کر کھیلےَ کھیل

تمام فن تخلیق کر کے (کائنات کا) کھیل کھیلتا ہے۔

ਮੋਲਿ ਨ ਪਾਈਐ ਗੁਣਹ ਅਮੋਲ ॥

مول نہ پائے گُنہہ امول

اس کی تشخیص نہیں کی جا سکتی، (کیونکہ) اس کی خوبیاں انمول ہیں۔

ਸਰਬ ਜੋਤਿ ਮਹਿ ਜਾ ਕੀ ਜੋਤਿ ॥

سرب جوت مہہ جا کی جوت

واہے گرو کا نور تمام نوروں میں روشن ہے۔

ਧਾਰਿ ਰਹਿਓ ਸੁਆਮੀ ਓਤਿ ਪੋਤਿ ॥

دھار رہیو سوامی اوت پوت

رب نے دنیا کی ساخت کو اپنے کنٹرول میں کیا ہوا ہے۔

ਗੁਰ ਪਰਸਾਦਿ ਭਰਮ ਕਾ ਨਾਸੁ ॥

گُر پرساد بھرم کا ناس

اے نانک ! گرو کی مہربانی سے جس کے شک و شبہ کا خاتمہ ہو جاتا ہے،

ਨਾਨਕ ਤਿਨ ਮਹਿ ਏਹੁ ਬਿਸਾਸੁ ॥੩॥

3 ۔ نانک تِن مہہ ایہہ بِساس

اس کے اندر یہ قوت و شواس بن جاتا ہے۔

ਸੰਤ ਜਨਾ ਕਾ ਪੇਖਨੁ ਸਭੁ ਬ੍ਰਹਮ ॥

سنت جنا کا پیکھن سبھ برہم

سنت حضرات ہر جگہ پر رب کو ہی دیکھتے ہیں۔

ਸੰਤ ਜਨਾ ਕੈ ਹਿਰਦੈ ਸਭਿ ਧਰਮ ॥

سنت جنا کے ہِردے سبھ دھرم

سنتوں کے من میں تمامی مذہب ہوتا ہے۔

ਸੰਤ ਜਨਾ ਸੁਨਹਿ ਸੁਭ ਬਚਨ ॥

سنت جنا سُنہہ سبھ بچن

سنت حضرات مبارک کلام سنتے ہیں۔

ਸਰਬ ਬਿਆਪੀ ਰਾਮ ਸੰਗਿ ਰਚਨ ॥

سرب بیاپی رام سنگ رچن

وہ ہمہ گیر رام میں غرق رہتے ہیں۔

ਜਿਨਿ ਜਾਤਾ ਤਿਸ ਕੀ ਇਹ ਰਹਤ ॥

جِن جاتا تِس کی ایہہ رہت

جس جس مقدس ہستی نے (خدا کو) سمجھ لیا ہے، اس کی زندگی کا طرز عمل ہی یہ بن جاتا ہے۔

ਸਤਿ ਬਚਨ ਸਾਧੂ ਸਭਿ ਕਹਤ ॥

ست بچن سادھو سبھ کہت

سادھو ہمیشہ سچ بات بولتا ہے۔

ਜੋ ਜੋ ਹੋਇ ਸੋਈ ਸੁਖੁ ਮਾਨੈ ॥

جو جو ہوئے سوئی سُکھ مانئے

جو کچھ بھی ہوتا ہے، وہ اسے سُکھ مانتا ہے۔

ਕਰਨ ਕਰਾਵਨਹਾਰੁ ਪ੍ਰਭੁ ਜਾਨੈ ॥

کرن کراونہار پربھ جانئے

یہ جانتا ہے کہ رب تمام کام کرنے والا اور کرانے والا ہے۔

ਅੰਤਰਿ ਬਸੇ ਬਾਹਰਿ ਭੀ ਓਹੀ ॥

انتر بسے باہر بھی اوہی

سنتوں کے لیے رب اندر اور باہر ہر جگہ بستا ہے۔

ਨਾਨਕ ਦਰਸਨੁ ਦੇਖਿ ਸਭ ਮੋਹੀ ॥੪॥

4 ۔ نانک درسن دیکھ سبھ موہی

اے نانک ! اس کے دیدار سے ہر ایک شخص مسحور ہو جاتا ہے۔

ਆਪਿ ਸਤਿ ਕੀਆ ਸਭੁ ਸਤਿ ॥

آپ ست کیا سبھ ست

واہے گرو حق ہے اور اس کی تخلیقِ کائنات بھی سچی ہے۔

ਤਿਸੁ ਪ੍ਰਭ ਤੇ ਸਗਲੀ ਉਤਪਤਿ ॥

تِس پربھ تے سگلی اُتپت

اس رب سے ساری دنیا کا وجود ہوا ہے۔

ਤਿਸੁ ਭਾਵੈ ਤਾ ਕਰੇ ਬਿਸਥਾਰੁ ॥

تِس بھاوے تا کرے بِستھار

جب اسے اچھا لگتا ہے، تو وہ کائنات کو پھیلا دیتا ہے۔

ਤਿਸੁ ਭਾਵੈ ਤਾ ਏਕੰਕਾਰੁ ॥

تِس بھاوے تا ایکنکار

اگر ایک رب کو مناسب لگے، تو وہ خود ہی ایک شکل بن جاتا ہے۔

ਅਨਿਕ ਕਲਾ ਲਖੀ ਨਹ ਜਾਇ ॥

اِنک کلا لکھی نہہ جائے

اس کی بہت سے فنون (قوتیں) ہیں، جنہیں بیان نہیں کیا جا سکتا۔

ਜਿਸੁ ਭਾਵੈ ਤਿਸੁ ਲਏ ਮਿਲਾਇ ॥

جِس بھاوے تِس لئے مِلائے

وہ جسے چاہتا ہے، اسے اپنے ساتھ ملا لیتا ہے۔

ਕਵਨ ਨਿਕਟਿ ਕਵਨ ਕਹੀਐ ਦੂਰਿ ॥

کوَن نِکٹ کون کہیئے دُور

وہ پربرہما کسی سے دور اور کسی سے قریب کہا جا سکتا ہے؟

ਆਪੇ ਆਪਿ ਆਪ ਭਰਪੂਰਿ ॥

آپے آپ آپ بھرپُور

لیکن واہے گرو خود ہی ہمہ گیر ہے۔

ਅੰਤਰਗਤਿ ਜਿਸੁ ਆਪਿ ਜਨਾਏ ॥

انترگت جِس آپ جنائے

اے نانک ! وہ اس آدمی کو (اپنی ہمہ گیریت سے) آگاہ کرتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਤਿਸੁ ਜਨ ਆਪਿ ਬੁਝਾਏ ॥੫॥

5 نانکؔ تِس جن آپ بُجھائے۔

جسے (رب) خود باطنی اعلیٰ حالت تجویز کرادیتا ہے۔

ਸਰਬ ਭੂਤ ਆਪਿ ਵਰਤਾਰਾ ॥

سرب بھُوت آپ اوتارا

ساری دنیا کے لوگوں میں رب خود ہی موجود ہے۔

ਸਰਬ ਨੈਨ ਆਪਿ ਪੇਖਨਹਾਰਾ ॥

سرب نیَن آپ پےکھنہارا

ساری آنکھوں سے وہ خود ہی دیکھ رہا ہے۔

ਸਗਲ ਸਮਗ੍ਰੀ ਜਾ ਕਾ ਤਨਾ ॥

سگل سمگری جا کا تنا

یہ پوری دنیا کی تخلیق اس کا جسم ہے۔

ਆਪਨ ਜਸੁ ਆਪ ਹੀ ਸੁਨਾ ॥

آپن جس آپ ہی سُنا

وہ اپنی حمدوثنا خود ہی سنتا ہے۔

ਆਵਨ ਜਾਨੁ ਇਕੁ ਖੇਲੁ ਬਨਾਇਆ ॥

آون جان اِک کھیل بنائیا

لوگوں کا آواگون (پیدائش موت) رب کا بنایا ہوا ایک کھیل ہے۔

ਆਗਿਆਕਾਰੀ ਕੀਨੀ ਮਾਇਆ ॥

آگیاکاری کی نی مائیا

اس نے ممتا کو اپنا فرمانبردار بنایا ہوا ہے۔

ਸਭ ਕੈ ਮਧਿ ਅਲਿਪਤੋ ਰਹੈ ॥

سبھ کےَ مدھ الپتو رہےَ

واہے گرو ہر ایک کے اندر ہوتے ہوئے بھی بے نیاز رہتا ہے۔

ਜੋ ਕਿਛੁ ਕਹਣਾ ਸੁ ਆਪੇ ਕਹੈ ॥

جو کِچھ کہنا سو آپے کہےَ

جو کچھ کہنا ہوتا ہے وہ خود ہی کہتا ہے۔

ਆਗਿਆ ਆਵੈ ਆਗਿਆ ਜਾਇ ॥

آگیا آوےَ آگیا جائے

اس کے حکم کے مطابق مخلوق (دنیا میں) جنم لیتی ہے اور اس کے حکم کے مطابق زندگی ختم ہوتی ہے۔

ਨਾਨਕ ਜਾ ਭਾਵੈ ਤਾ ਲਏ ਸਮਾਇ ॥੬॥

6 ۔ نانک جا بھاوےَ تا لئے سمائے

اے نانک ! جب اسے لُبھاتا ہے تو وہ مخلوق کو اپنے ساتھ ملا لیتا ہے۔

ਇਸ ਤੇ ਹੋਇ ਸੁ ਨਾਹੀ ਬੁਰਾ ॥

اِس تے ہوئے سو ناہی بُرا

رب کی طرف سے جو کچھ بھی ہوتا ہے، دنیا کے لیے بُرا نہیں ہوتا۔

ਓਰੈ ਕਹਹੁ ਕਿਨੈ ਕਛੁ ਕਰਾ ॥

اورےَ کہو کِنےَ کچھ کرا

کہو ! اس رب کے سوا کبھی کسی نے کچھ کیا ہے؟

ਆਪਿ ਭਲਾ ਕਰਤੂਤਿ ਅਤਿ ਨੀਕੀ ॥

آپ بھلا کرتوت ات نیکی

رب خود اچھا ہے اور اس کے اعمال سب سے بہترین ہیں۔

ਆਪੇ ਜਾਨੈ ਅਪਨੇ ਜੀ ਕੀ ॥

آپے جانےَ اپنے جی کی

وہ اپنے دل کی بات خود ہی جانتا ہے۔

ਆਪਿ ਸਾਚੁ ਧਾਰੀ ਸਭ ਸਾਚੁ ॥

آپ ساچ دھاری سبھ ساچ

وہ خود حق ہے اور اس کی تخلیق کائنات بھی حق ہے۔

ਓਤਿ ਪੋਤਿ ਆਪਨ ਸੰਗਿ ਰਾਚੁ ॥

اوت پوت آپن سنگ راچ

تانے بانے کی طرح اس نے خود تخلیق کو اپنے ساتھ ملایا ہوا ہے۔

ਤਾ ਕੀ ਗਤਿ ਮਿਤਿ ਕਹੀ ਨ ਜਾਇ ॥

تا کی گت مِت کہی نہ جائے

اس کی رفتار اور وسعت بیان نہیں کی جا سکتی۔

ਦੂਸਰ ਹੋਇ ਤ ਸੋਝੀ ਪਾਇ ॥

دُوسر ہوئے تا سوجھی پائے

اگر کوئی دوسرا اس جیسا ہوتا، تو وہ اس کو سمجھ سکتا۔

ਤਿਸ ਕਾ ਕੀਆ ਸਭੁ ਪਰਵਾਨੁ ॥

تِس کا کیا سبھ پروان

واہے گرو کا کیا ہوا لوگوں کو قبول کرنا پڑتا ہے۔

ਗੁਰ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਨਾਨਕ ਇਹੁ ਜਾਨੁ ॥੭॥

7 ۔ گُرپرساد نانک ایہہ جان

اے نانک ! گرو کی مہربانی سے اس حقیقت کو سمجھو۔

ਜੋ ਜਾਨੈ ਤਿਸੁ ਸਦਾ ਸੁਖੁ ਹੋਇ ॥

جو جانے تِس سدا سُکھ ہوئے۔

جو شخص رب کو سمجھتا ہے، اسے ہمیشہ خوشی ملتی ہے۔

ਆਪਿ ਮਿਲਾਇ ਲਏ ਪ੍ਰਭੁ ਸੋਇ ॥

آپ مِلائے لئے پربھ سوئے

وہ رب اسے اپنے ساتھ ملا لیتا ہے۔

ਓਹੁ ਧਨਵੰਤੁ ਕੁਲਵੰਤੁ ਪਤਿਵੰਤੁ ॥

اوہ دھنونت کُلونت پتونت

وہ دولت مند، نیک خاندان اور شہرت یافتہ بن جاتا ہے۔

ਜੀਵਨ ਮੁਕਤਿ ਜਿਸੁ ਰਿਦੈ ਭਗਵੰਤੁ

جیون مُکت جِس رِدے بھگونت

جس جاندار کے دل میں رب بستا ہے، وہ زندہ رہتے ہوئے نجات پا لیتا ہے۔

ਧੰਨੁ ਧੰਨੁ ਧੰਨੁ ਜਨੁ ਆਇਆ ॥

دھن دھن دھن جن آئیا

اس عظیم انسان کا دنیا میں پیدا ہونا بہت مبارک ہو۔

ਜਿਸੁ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਸਭੁ ਜਗਤੁ ਤਰਾਇਆ ॥

جِس پرساد سبھ جگت ترائیا

جس کی مہربانی سے ساری دنیا کی نجات ہوتی ہے۔

ਜਨ ਆਵਨ ਕਾ ਇਹੈ ਸੁਆਉ ॥

جن آون کا اِہے سوآؤ

عظیم انسان کے آمد کی یہی تمنا ہے کہ

ਜਨ ਕੈ ਸੰਗਿ ਚਿਤਿ ਆਵੈ ਨਾਉ ॥

جن کے سنگ چِت آوے ناؤ

اس کی صحبت میں رہ کر دوسری مخلوق کو واہے گرو کا نام یاد آتا ہے۔

ਆਪਿ ਮੁਕਤੁ ਮੁਕਤੁ ਕਰੈ ਸੰਸਾਰੁ ॥

آپ مُکت مُکت کرے سنسار

ایسا عظیم انسان خود آزاد ہو کر دنیا کو بھی آزاد کرا دیتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਤਿਸੁ ਜਨ ਕਉ ਸਦਾ ਨਮਸਕਾਰੁ ॥੮॥੨੩॥

نانک تِس جن کو سدا نمسکار ۔ 8 ۔ 23

اے نانک ! ہم ایسے عظیم انسان کو ہمارا ہمیشہ سلام ہے۔

ਸਲੋਕੁ ॥

شلوک

شلوک

ਪੂਰਾ ਪ੍ਰਭੁ ਆਰਾਧਿਆ ਪੂਰਾ ਜਾ ਕਾ ਨਾਉ ॥

پُورا پربھ آرادھیا پُرا جا کا ناؤ

اس کامل نام والے کامل واہے گرو کی پوجا کی ہے۔

ਨਾਨਕ ਪੂਰਾ ਪਾਇਆ ਪੂਰੇ ਕੇ ਗੁਨ ਗਾਉ ॥੧॥

نانک پُورا پائیا پُورے کے گُن گاؤ ۔ 1

اے نانک ! میں نے کامل رب کو پا لیا ہے، تم بھی کامل رب کی حمد و تسبیح بیان کرو۔

ਅਸਟਪਦੀ ॥

اسٹپدی

اشٹپدی

ਪੂਰੇ ਗੁਰ ਕਾ ਸੁਨਿ ਉਪਦੇਸੁ ॥

پُورے گُر کا سُن اُپدیس

کامل گرو کی تعلیمات سنو اور

ਪਾਰਬ੍ਰਹਮੁ ਨਿਕਟਿ ਕਰਿ ਪੇਖੁ ॥

پاربرہم نِکٹ کر پیکھ

پربرہما کو قریب سمجھ کر دیکھو۔

ਸਾਸਿ ਸਾਸਿ ਸਿਮਰਹੁ ਗੋਬਿੰਦ ॥

ساس ساس سِمروہُ گوبِند

اپنی ہر سانس سے گووند کا ذکر کرو،

ਮਨ ਅੰਤਰ ਕੀ ਉਤਰੈ ਚਿੰਦ ॥

من انتر کی اُترےَ چِند

اس سے تیرے دماغ کے اندر کی پریشانی دور ہو جائے گی۔

ਆਸ ਅਨਿਤ ਤਿਆਗਹੁ ਤਰੰਗ ॥

آس اِنت تیاگوہ ترنگ

خواہشات کی شدت کو چھوڑنا

ਸੰਤ ਜਨਾ ਕੀ ਧੂਰਿ ਮਨ ਮੰਗ ॥

سنت جنا کی دھُور من منگ

سنتوں کے قدموں کی خاک کی دل سے مانگ کرو۔

ਆਪੁ ਛੋਡਿ ਬੇਨਤੀ ਕਰਹੁ ॥

آپ چھوڑ بینتی کروہُ

اپنا گھمنڈ چھوڑ کر دعا کرو۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਅਗਨਿ ਸਾਗਰੁ ਤਰਹੁ ॥

سادھ سنگ اگن ساگر تروُہ

اچھی صحبت میں رہ کر (خرابیوں کی) آگ کے سمندر سے پار ہو جاؤ۔

ਹਰਿ ਧਨ ਕੇ ਭਰਿ ਲੇਹੁ ਭੰਡਾਰ ॥

ہر دھن کے بھر لیہو بھنڈار

واہے گرو کے غنی نام سے اپنے خزانے بھر لو۔

ਨਾਨਕ ਗੁਰ ਪੂਰੇ ਨਮਸਕਾਰ ॥੧॥

1 ۔ نانک گُر پوُرے نمسکار

اے نانک ! کامل گرو کو سلام کرو۔

ਖੇਮ ਕੁਸਲ ਸਹਜ ਆਨੰਦ ॥

کھیم کُسل سہج آنند

تجھے آزادی، مسرت اور حقیقی خوشی حاصل ہوگی۔

ਸਾਧਸੰਗਿ ਭਜੁ ਪਰਮਾਨੰਦ ॥

سادھ سانگ بھج پرمانند

سنتوں کی صحبت میں اعلیٰ رب کی عبادت کرو۔

ਨਰਕ ਨਿਵਾਰਿ ਉਧਾਰਹੁ ਜੀਉ ॥

نرک نِوار اُدھاروہُ جیو

اس سے جہنم میں جانے سے بچ جاؤ گے گا اور روح پار ہو جائے گی۔

ਗੁਨ ਗੋਬਿੰਦ ਅੰਮ੍ਰਿਤ ਰਸੁ ਪੀਉ ॥

گُن گوبند امرت رس پیو

گوبند کی خوبیوں کی تعریف کر کے نام امرت کا مزا لو۔

ਚਿਤਿ ਚਿਤਵਹੁ ਨਾਰਾਇਣ ਏਕ ॥

چِت چِتووہ نارائن ایک

اپنے دماغ میں ایک رب کا دھیان کرو،

ਏਕ ਰੂਪ ਜਾ ਕੇ ਰੰਗ ਅਨੇਕ ॥

ایک رُوپ جا کے رنگ انیک

جس کی شکل ایک اور رنگ کئی ہیں۔

ਗੋਪਾਲ ਦਾਮੋਦਰ ਦੀਨ ਦਇਆਲ ॥

گوپال دامودر دین دئیال

وہ گوپال، دامودر، دین دیالو،

ਦੁਖ ਭੰਜਨ ਪੂਰਨ ਕਿਰਪਾਲ ॥

دُکھ بھنجن پُورن کِرپال

اداس اور بے حد رحم کرنے والا ہے۔

ਸਿਮਰਿ ਸਿਮਰਿ ਨਾਮੁ ਬਾਰੰ ਬਾਰ ॥

سِمر سِمر نام بارنگ بار

ارے نانک ! بار بار اس کے نام کو پڑھتے رہو؛ کیونکہ

ਨਾਨਕ ਜੀਅ ਕਾ ਇਹੈ ਅਧਾਰ ॥੨॥

2 ۔ نانک جئیہ کا ایہہ آدھار

انسان کا صرف یہی ایک سہارا ہے۔

ਉਤਮ ਸਲੋਕ ਸਾਧ ਕੇ ਬਚਨ ॥

اُتم سلوک سادھ کے بچن

سادھو کی بات بہترین کلام ہے۔

ਅਮੁਲੀਕ ਲਾਲ ਏਹਿ ਰਤਨ ॥

املیک لال ایہہ رتن

یہی انمول جواہر اور موتی ہے۔

ਸੁਨਤ ਕਮਾਵਤ ਹੋਤ ਉਧਾਰ ॥

سُنت کماوَت ہوت اودھار

جو شخص ان الفاظ کو سنتا اور عمل کرتا ہے وہ دنیا سے نجات پا جاتا ہے۔

ਆਪਿ ਤਰੈ ਲੋਕਹ ਨਿਸਤਾਰ ॥

آپ ترےَ لوکہہ نِستار

وہ خود دنیا سے پار ہو جاتا ہے اور دوسرے لوگوں کے ساتھ بھی اچھا کر دیتا ہے۔

ਸਫਲ ਜੀਵਨੁ ਸਫਲੁ ਤਾ ਕਾ ਸੰਗੁ ॥

سپھل جیوَن سپھل تا کا سنگ

اس کی زندگی کامیاب ہو جاتی ہے اور اس کی صحبت دوسروں کی خواہشات پوری کرتی ہیں،

ਜਾ ਕੈ ਮਨਿ ਲਾਗਾ ਹਰਿ ਰੰਗੁ ॥

جا کے من لاگا ہر رنگ

جس کے دل میں واہے گرو کی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔

ਜੈ ਜੈ ਸਬਦੁ ਅਨਾਹਦੁ ਵਾਜੈ ॥

جےَ جےَ سبد اناہد واجےَ

اس کی جے جے ہو، جس کے لیے قلب کی آواز گونج جاتی ہے۔

ਸੁਨਿ ਸੁਨਿ ਅਨਦ ਕਰੇ ਪ੍ਰਭੁ ਗਾਜੈ ॥

سُن سُن اند کرے پربھ گاجےَ

جسے سن کر خوش ہوتا ہے اور رب کی شان کا اعلان کرتا ہے۔

ਪ੍ਰਗਟੇ ਗੁਪਾਲ ਮਹਾਂਤ ਕੈ ਮਾਥੇ ॥

پرگٹے گوپال مہانت

اسے عظیم انسانوں کے ماتھے پر رب نظر آتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਉਧਰੇ ਤਿਨ ਕੈ ਸਾਥੇ ॥੩॥

3 ۔ نانک اودھرے تِن کے ساتھے

اے نانک ! اسے عظیم انسان کی صحبت سے بہت سے لوگ نجات پاتے ہیں۔

ਸਰਨਿ ਜੋਗੁ ਸੁਨਿ ਸਰਨੀ ਆਏ ॥

سرن جوگ سُن سرنی آئے

اے رب ! یہ سن کر کہ آپ جانداروں کو پناہ دینے پر قادر ہیں، ہم آپ کی پناہ میں آئے ہیں۔

ਕਰਿ ਕਿਰਪਾ ਪ੍ਰਭ ਆਪ ਮਿਲਾਏ ॥

کر کِرپا پربھ آپ مِلائے

رب نے مہربانی کرکے ہمیں اپنے ساتھ ملا لیا ہے۔

ਮਿਟਿ ਗਏ ਬੈਰ ਭਏ ਸਭ ਰੇਨ ॥

مِٹ گئے بیَر بھئے سبھ رین

اب ہماری دشمنی ختم ہو گئی ہے اور ہم سب کے پاؤں کی دھول ہو گئے ہیں۔

ਅੰਮ੍ਰਿਤ ਨਾਮੁ ਸਾਧਸੰਗਿ ਲੈਨ ॥

امرت نام سادھ سنگ لیَن

سادھو کی صحبت سے نام امرت لینے والے ہوئے ہیں۔

ਸੁਪ੍ਰਸੰਨ ਭਏ ਗੁਰਦੇਵ ॥

سوپرسن بھئے گُردیو

گرودیو ہم سے بہت خوش ہو گئے ہیں اور

ਪੂਰਨ ਹੋਈ ਸੇਵਕ ਕੀ ਸੇਵ ॥

پُورن ہوئی سیوک کی سیو

خادم کی خدمت کامیاب ہوگئی ہے۔

ਆਲ ਜੰਜਾਲ ਬਿਕਾਰ ਤੇ ਰਹਤੇ ॥

آل جنجال بِکار تے رہتے

ہم دنیاوی مشاغل اور برائیوں سے بچ گئے ہیں،

ਰਾਮ ਨਾਮ ਸੁਨਿ ਰਸਨਾ ਕਹਤੇ ॥

رام نام سُن رسنا کہتے

رام کا نام سن کر اور اپنی زبان سے اس کا تلفظ کرنے سے۔

ਕਰਿ ਪ੍ਰਸਾਦੁ ਦਇਆ ਪ੍ਰਭਿ ਧਾਰੀ ॥

کر پرساد دئیا پربھ دھاری

واہے گرو نے مہربانی سے (ہم پر) یہ شفقت کی ہے اور

ਨਾਨਕ ਨਿਬਹੀ ਖੇਪ ਹਮਾਰੀ ॥੪॥

4 ۔ نانک نبہی کھیپ ہماری

اے نانک ! ہماری کی ہوئی محنت رب کے دربار میں کامیاب ہوگیا ہے۔

ਪ੍ਰਭ ਕੀ ਉਸਤਤਿ ਕਰਹੁ ਸੰਤ ਮੀਤ ॥

پربھ کی اُستت کروہ سنت میت

اے سنت کے دوستو ! رب کی حمد و تشبیح

ਸਾਵਧਾਨ ਏਕਾਗਰ ਚੀਤ ॥

ساودھان ایکاگر چیت

احتیاط اور پوری لگن سے کرو۔

ਸੁਖਮਨੀ ਸਹਜ ਗੋਬਿੰਦ ਗੁਨ ਨਾਮ ॥

سُکھمنی سہج گوبند گُن نام

سکونِ دل میں بے ساختہ خوشی اور گووند کی شان اور نام ہے۔

ਜਿਸੁ ਮਨਿ ਬਸੈ ਸੁ ਹੋਤ ਨਿਧਾਨ ॥

جِس من بسے سو ہوت نِدھان

جس کے ذہن میں یہ بستا ہے، وہ امیر ہو جاتا ہے۔

ਸਰਬ ਇਛਾ ਤਾ ਕੀ ਪੂਰਨ ਹੋਇ ॥

سرب ایچھا تا کی پُورن ہوئے

اس کی تمام تر خواہشات پوری ہو جاتی ہیں۔

ਪ੍ਰਧਾਨ ਪੁਰਖੁ ਪ੍ਰਗਟੁ ਸਭ ਲੋਇ ॥

پردھان پُرکھ پرگٹ سبھ لوئے

وہ ممتاز شخص بن جاتا ہے اور پوری دنیا میں مقبول ہو جاتا ہے۔

ਸਭ ਤੇ ਊਚ ਪਾਏ ਅਸਥਾਨੁ ॥

سبھ تے اوچ پائے استھان

وہ اعلیٰ مقام حاصل کر لیتا ہے۔

ਬਹੁਰਿ ਨ ਹੋਵੈ ਆਵਨ ਜਾਨੁ ॥

بہُر نہ ہووے آون جان

اسے دوبارہ زندگی اور موت کے چکر سے گزرنا نہیں پڑتا۔

ਹਰਿ ਧਨੁ ਖਾਟਿ ਚਲੈ ਜਨੁ ਸੋਇ ॥

ہر دھن کھاٹ چلے جن سوئے

وہ شخص ہری نام کی دولت حاصل کر دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਜਿਸਹਿ ਪਰਾਪਤਿ ਹੋਇ ॥੫॥

5 ۔ نانک جِسہہ پراپت ہوئے

اے نانک ! جس شخص کو (سکونِ دل کا) یہ تحفہ (پریشور کی طرف سے) ملتا ہے۔

ਖੇਮ ਸਾਂਤਿ ਰਿਧਿ ਨਵ ਨਿਧਿ ॥

کھیم سانت رِدھ نَو نِدھ

خوشی و مسرت، امن، کامیابیاں، نو ندھیاں،

ਬੁਧਿ ਗਿਆਨੁ ਸਰਬ ਤਹ ਸਿਧਿ ॥

بُدھ گیان سرب تہہ سِدھ

عقلمندی، علم اور تمام کامیابیاں اسی مخلوق کو دی جاتی ہیں،

ਬਿਦਿਆ ਤਪੁ ਜੋਗੁ ਪ੍ਰਭ ਧਿਆਨੁ ॥

بِدیا تپ جوگ پربھ دھیان

علم، مراقبہ، یوگا، رب کا دھیان،

ਗਿਆਨੁ ਸ੍ਰੇਸਟ ਊਤਮ ਇਸਨਾਨੁ ॥

گیان سریسٹ اُوتم اِسنان

افضل علم، سب سے بہترین غسل،

ਚਾਰਿ ਪਦਾਰਥ ਕਮਲ ਪ੍ਰਗਾਸ ॥

چار پدارتھ کمل پرگاس

چاروں چیزیں (مذہب، زمین، کام، نجات)، دل کے کنول کا کھلنا،

ਸਭ ਕੈ ਮਧਿ ਸਗਲ ਤੇ ਉਦਾਸ ॥

سبھ کَے مدھ سگل تے اُداس

سب میں رہتے ہوئے سب سے قریب رہنا،

ਸੁੰਦਰੁ ਚਤੁਰੁ ਤਤ ਕਾ ਬੇਤਾ ॥

سُندر چتُر تت کا بے تا

خوبصورتی، ذہانت اور فلسفی،

ਸਮਦਰਸੀ ਏਕ ਦ੍ਰਿਸਟੇਤਾ ॥

سمدرسی ایک دِرسٹیتا

ایک جیسا برتاؤ کرنے والا اور ایک نظر سے رب کو دیکھنا،

ਇਹ ਫਲ ਤਿਸੁ ਜਨ ਕੈ ਮੁਖਿ ਭਨੇ ॥

ایہہ پھل تِس جن کے مُکھ بھنے

اے نانک! یہ تمام پھل اسے ملتے ہیں،

ਗੁਰ ਨਾਨਕ ਨਾਮ ਬਚਨ ਮਨਿ ਸੁਨੇ ॥੬॥

6۔ گُر نانک نام بچن من سُنے

وہ جو اپنے منہ سے (سکونِ دل) کی خوشی کے جوہر کا ذکر کرتا ہے اور گرو کے الفاظ اور اپنے دل سے رب کے نام کی شان کو سنتا ہے۔

ਇਹੁ ਨਿਧਾਨੁ ਜਪੈ ਮਨਿ ਕੋਇ ॥

ایہہ نِدھان جپے من کوئے

کوئی بھی انسان اس خوبیوں کے خزانے کا دل سے ذکر کرتا ہے،

ਸਭ ਜੁਗ ਮਹਿ ਤਾ ਕੀ ਗਤਿ ਹੋਇ ॥

سبھ جُگ مہہ تا کی گت ہوئے

اس کی تمام یوگوں میں رفتار ہوجاتی ہے۔

ਗੁਣ ਗੋਬਿੰਦ ਨਾਮ ਧੁਨਿ ਬਾਣੀ ॥

گُن گوبند نام دھُن بانی

یہ بات گوبند کی شان اور نام کی آواز ہے،

ਸਿਮ੍ਰਿਤਿ ਸਾਸਤ੍ਰ ਬੇਦ ਬਖਾਣੀ ॥

سِمرت ساستربید بکھانی

جس کے بارے میں اسمرتیوں، شاستر اور ویدبیان کرتے ہیں۔

ਸਗਲ ਮਤਾਂਤ ਕੇਵਲ ਹਰਿ ਨਾਮ ॥

سگل متانت کیول ہر نام

تمام متوں(مذاہب) کا نچوڑ واہے گرو کا نام ہی ہے۔

ਗੋਬਿੰਦ ਭਗਤ ਕੈ ਮਨਿ ਬਿਸ੍ਰਾਮ ॥

گوبند بھگت کےَ من بِسرام

یہ نام گووند کے عقیدت مند کے دل میں بستا ہے۔

ਕੋਟਿ ਅਪ੍ਰਾਧ ਸਾਧਸੰਗਿ ਮਿਟੈ ॥

کوٹ اپرادھ سادھ سنگ مٹے

کروڑوں ہی جرائم سنتوں کی صحبت سے ختم ہو جاتے ہیں۔

ਸੰਤ ਕ੍ਰਿਪਾ ਤੇ ਜਮ ਤੇ ਛੁਟੈ ॥

سنت کِرپا تے جم تے چھُٹے

سنتوں کی مہربانی سے انسان موت کے دیوتا سے آزاد ہو جاتا ہے۔

ਜਾ ਕੈ ਮਸਤਕਿ ਕਰਮ ਪ੍ਰਭਿ ਪਾਏ ॥

جا کےَ مستک کرم پربھ پائے

اے نانک ! جس شخص کے سر پر واہے گرو نے تقدیر لکھ دیا ہے،

ਸਾਧ ਸਰਣਿ ਨਾਨਕ ਤੇ ਆਏ ॥੭॥

7 ۔ سادھ سرن نانک تے آئے

وہی شخص سادھو کی پناہ میں آتا ہے۔

ਜਿਸੁ ਮਨਿ ਬਸੈ ਸੁਨੈ ਲਾਇ ਪ੍ਰੀਤਿ ॥

جِس من بسے سُنےَ لائے پریت

وہ شخص جس کے دل میں (سکھمنی) داخل ہوتا ہے اور جو اسے پیار سے سنتا ہے۔

ਤਿਸੁ ਜਨ ਆਵੈ ਹਰਿ ਪ੍ਰਭੁ ਚੀਤਿ ॥

تِس جن آوے ہر پربھ چیت

وہی ہری پرمیشور کو یاد کرتا ہے۔

ਜਨਮ ਮਰਨ ਤਾ ਕਾ ਦੂਖੁ ਨਿਵਾਰੈ ॥

جنم مرن تا کا دُوکھ نِوارے

اس کی پیدائش اور موت کی تکلیف ختم ہوجاتی ہے۔

ਦੁਲਭ ਦੇਹ ਤਤਕਾਲ ਉਧਾਰੈ ॥

دُلبھ دیہہ تتکال اودھارے

وہ اس مشکل سے حاصل ہونے والے جسم کو فوری خرابی سے بچالیتا ہے۔

ਨਿਰਮਲ ਸੋਭਾ ਅੰਮ੍ਰਿਤ ਤਾ ਕੀ ਬਾਨੀ ॥

نِرمل سوبھا امرت تا کی بانی

اس کا حسن پاکیزہ ہے اور اس کی بات امرت کی طرح ہوتی ہے۔

ਏਕੁ ਨਾਮੁ ਮਨ ਮਾਹਿ ਸਮਾਨੀ ॥

ایک نام من ماہِ سمانی

ایک رب کا نام ہی اس کے ذہن میں سمایا رہتا ہے۔

ਦੂਖ ਰੋਗ ਬਿਨਸੇ ਭੈ ਭਰਮ ॥

دُوکھ روگ بنسے بھے بَھرم

دکھ،بیماری، خوف اور شک و شبہ اس سے دور ہوجاتے ہیں۔

ਸਾਧ ਨਾਮ ਨਿਰਮਲ ਤਾ ਕੇ ਕਰਮ ॥

سادھ نام نِرمل تا کے کرم

اس کا نام سادھو ہو جاتا ہے اور اس کے اعمال صالح ہوتے ہیں۔

ਸਭ ਤੇ ਊਚ ਤਾ ਕੀ ਸੋਭਾ ਬਨੀ ॥

سبھ تے اُوچ تا کی سوبھا بنی

اس کی شان اعلیٰ ہو جاتی ہے۔

ਨਾਨਕ ਇਹ ਗੁਣਿ ਨਾਮੁ ਸੁਖਮਨੀ ॥੮॥੨੪॥

نانک ایہہ گُن نام سُکھمنی ۔ 8 ۔ 24

اے نانک ! ان خوبیوں کی وجہ سے (واہے گرو کے) اس کلام کا نام سکھمنی ہے۔